﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد 17 | جمعۃ المبارک 14 مئی 2010ء | 29 جمادی الاوّل 1431 ہجری قمری ❁ 14 ہجرت 1389 ہجری شمسی | شمارہ 20

انسان کی امیدیں اور موت

حضرت انسؓ بن مالک فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین پر کچھ لکیریں کھینچیں اور فرمایا یہ انسان کی اُمیدیں ہیں اور یہ انسان کی اجل یعنی موت ہے۔ انسان ابھی اُمیدوں میں مشغول ہوتا ہے کہ یہ لکیر یعنی موت انسان کو آ لیتی ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الرقاق باب فی الامل وطوله حدیث نمبر 5938)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دورہ یورپ مارچ واپریل 2010ء کی مختصر رپورٹ

مسجد بشارت پیدروآباد سپین میں ورود مسعود اور احباب جماعت کی طرف سے والہانہ استقبال۔ لائبریری و نمائش کا معائنہ۔ خطبہ جمعہ۔ انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ تقریب بیعت

جذبات کا احترام ایک ایسا خلق ہے جو معاشرے میں محبت اور پیار پھیلانے اور امن کی ضمانت بن جاتا ہے

جلسہ سالانہ سپین کے اختتامی خطاب میں اسلامی تعلیم اور آنحضرتؐ کے اسوۂ حسنہ کے حوالے سے مختلف اخلاقِ حسنہ کے اپنانے کی نہایت مؤثر نصائح

مسجد بشارت کے مضافاتی علاقہ اور قرطبہ اور دریائے وادی الکبیر کے منبع کی سیر

(سپین میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر جھلکیاں)

(رپورٹ: منیر احمد جاوید۔ پرائیویٹ سیکرٹری)

دوسری قسط

جیسا کہ قبل ازیں بیان کیا جاچکا ہے کہ 29 مارچ 2010ء کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 9 بجکر 20 منٹ پر فرانس اور سپین کے بارڈر سے 5 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہوٹل اطلیہ میں قیام کے لئے ورود فرما ہوئے اور کچھ ہی دیر کے بعد ہوٹل کے ایک ہال میں نماز مغرب وعشاء پڑھانے کے لئے تشریف لائے۔ نمازوں کے بعد حضورِ انور نے طلوع آفتاب اور نمازِ فجر کے ٹائم کے متعلق پوچھا۔ جس پر آپ کو بتایا گیا کہ سورج نکلنے سے ایک گھنٹہ بیس منٹ پہلے فجر کا ٹائم رکھا گیا ہے۔ حضورِ انور نے ارشاد فرمایا کہ نماز کا ٹائم طلوعِ آفتاب سے ایک گھنٹہ تیس منٹ پہلے ہونا چاہیئے ۔ حضورِ انور نے فرمایا جوں جوں مشرق کی طرف بڑھتے جائیں فرق پڑتا جاتا ہے۔ حضورِ انور نے ایک مصری سکالر کی اوقاتِ نماز کے متعلق تحقیق کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اس کی تحقیق کے مطابق بھی ایک گھنٹہ تیس منٹ ہی وقت ہونا چاہیے۔ حضورِ انور نے فرمایا اور میرے نزدیک بھی یہی صحیح ہے۔ اس کے بعد حضورِ انور نے اگلے دن روانگی کے وقت کے بارہ میں بتایا اور پھر ہوٹل کے اپنے کمرہ میں تشریف لے گئے۔

30 مارچ 2010ء

30 مارچ کو صبح 6 بج کر 45 منٹ پر حضورِ انور نے نمازِ فجر پڑھائی اور اس کے بعد ناشتہ کیا۔ روانگی کے وقت سے قبل ہی حضور نیچے تشریف لے آئے اور کچھ دیر ہوٹل کے Reception Hall میں ٹھہرے ۔ اس دوران جلسہ سپین کے متعلق آپ نے دریافت فرمایا۔ نیز یہ بھی دریافت فرمایا کہ سفر کتنا لمبا ہے؟

بعد ازاں ساڑھے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع قافلہ میڈرڈ کے لئے روانہ ہوئے جبکہ ابرِ رحمت برس رہا تھا۔ راستہ میں ایک جگہ مختصر سے قیام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ساڑھے تین بجے محترم کرم الٰہی ظفر صاحب کے بیٹے مکرم فضل الٰہی قمر صاحب کے گھر پہنچے۔ کچھ دیر بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قریب ہی واقع ایک ہال میں تشریف لا کر نمازِ ظہر وعصر پڑھائیں اور پھر واپس ان کے گھر تشریف لے جا کر دوپہر کا کھانا تناول فرمایا۔ 4 بج کر 50 منٹ پر حضور انور مع قافلہ وہاں سے پیدروآباد کے لئے روانہ ہوئے جہاں جماعت احمدیہ سپین کا ہیڈ کوارٹر اور مسجد بشارت سپین واقع ہے۔

سپین جنوب مغربی یورپ میں موجود ایک پارلیمانی بادشاہت ہے۔ آئبیرین جزیرہ نما (Iberian Peninsula) کا بیشتر حصہ سپین نے گھیرا ہوا ہے ۔ سپین کے قریباً 97٪ شہری رومن کیتھولک عیسائی ہیں جو کہ 1978ء تک سپین کا سرکاری مذہب تھا۔ 1978ء کے آئین میں یہ واضح کیا گیا کہ آئندہ سے سپین کا کوئی سرکاری مذہب نہ ہوگا۔ 2007ء کے اندازے کے مطابق یہاں قریباً تین لاکھ مسلمان بھی بستے ہیں۔ سپین نے پچھلی چار دہائیوں میں صنعتی لحاظ سے بہت ترقی کی ہے۔ زیادہ تر آبادی زراعت پیشہ ہے ۔ معلوم تاریخ کے مطابق قریباً 1000 ق م میں جزیرہ نما آئبیریا پر شمال کی طرف سے سیلٹک (Celtic) قبائل حملہ آور ہوئے اور انہوں نے سپین کو اپنا مسکن بنایا۔ اس کے دو صدیوں بعد فونیشیا اور پھر یونانی فاتحین نے سپین کے ساحل پر اپنی نو آبادیاں قائم کیں۔ فونیشنز کے بارہ مشہور ہے کہ سپین یا ہسپانیہ کا نام انہوں نے ہی رکھا تھا۔ جس کا مطلب ہے ''ایک دور دراز کا علاقہ'' یا ایک ''پوشیدہ زمین''۔ رومی عہد حکومت میں اس علاقہ میں عیسائی مذہب کی اشاعت ہوئی۔ پانچویں صدی عیسوی کے اوائل میں یہاں وینڈال (Vandals) اور وسی گاتھ (Visigoths) قبائل نے خوب خون ریزی کی اور بالآخر گاتھ قبائل نے وینڈال قوم کو افریقہ کی طرف دھکیل دیا۔ یہ قوم آٹھویں صدی کے اوائل تک حکمران رہی اور 19 جولائی 711ء کو سپین کے آخری بادشاہ روڈرک کو مسلمان سپہ سالار طارق بن زیاد نے فیصلہ کن شکست دے دی۔

اموی سلطنت کے انتشار پر سپین کئی چھوٹی چھوٹی اسلامی ریاستوں میں بٹ گیا تھا۔ ان کی باہمی چپقلش سے فائدہ اٹھا کر شمال کی عیسائی ریاستوں نے 1250ء تک طلیطہ، قرطبہ اور اشبیلیہ پر قبضہ کر کے عربوں کو جنوبی سپین کی طرف دھکیل دیا، جہاں سیرانواڈا (Sierra Nevada) کے پار ایک چھوٹی سی مملکت غرناطہ 1492ء تک مسلمانوں کا آخری حصار بنی رہی۔

مسلمانوں کے نکلنے کے ساتھ ہی عیسائی حکومت نے یہودیوں پر بے تحاشا ظلم کئے اور انہیں جبراً عیسائی بنایا۔ جو لوگ بچ گئے انہین جلاوطن کر دیا گیا یا قتل کر دیا گیا۔ اس کے بعد مسلمانوں پر بھی ایسے ہی مظالم توڑے گئے اور اگلے پچاس برسوں میں سپین میں کوئی ایک بھی مسلمان نہ بچا۔ عیسائی حکومت نے مسلمانوں کی تمام عمارات منہدم کروادیں اور صرف چند ایک ان کی بربریت سے بچ پائیں جن میں سے مسجد قرطبہ کو تو گرجا کی شکل دے دی گئی اور الحمراء کا محل بند کر دیا گیا جو 480 سال بند رہا اور پھر 1974ء میں حکومت نے اسے سیاحوں کے لئے کھولا۔

جماعتِ احمدیہ کو سپین میں تقریباً 750 سال کے طویل عرصہ کے بعد اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کے دور میں خلافت ثالثہ کے عہد باسعادت میں پیدروآباد کے مقام پر مسجد بنانے کی توفیق ملی اور 9 اکتوبر 1980ء کو وہ ساعتِ سعد آئی جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے اپنے دستِ مبارک سے نہایت متضرعانہ دعاؤں کے ساتھ اس کا سنگِ بنیاد رکھا اور اسے ''مسجد بشارت'' کے نام سے موسوم کیا۔ پیدروآباد میڈرڈ سے قرطبہ جانے والی شاہراہ پر قرطبہ سے 34 کلومیٹر پہلے واقع ہے۔ قطعہ مسجد کے دونوں اطراف سے سڑکیں گذرتی ہیں اور بلند مقام پر واقع ہونے کی وجہ سے مسجد کے سفید مینار دور سے دکھائی دیتے ہیں۔ بلاشبہ جماعتِ احمدیہ کی یہ مسجد اس خطّہ میں اسلام کے

احیائے نو کے اس عظیم الشان انقلاب کا پیش خیمہ ہے جس کا ظہور خدا تعالیٰ کا منشاء اور اسکی اٹل تقدیر ہے۔

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس کے سپین میں ورود کی خوشی میں مسجد بشارت کو خوبصورت اور رنگا رنگ جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔ جھنڈیوں پر اھلاً وَ سَھلًا وَ مَـرحَبـا، خوش آمدی نیک آمدی، جی آیاں نوں، خلافت زندہ باد، جلسہ سالانہ سپین زندہ باد اور دیگر خیر مقدمی دعائیہ کلمات پرنٹ تھے۔ مختلف جگہوں پر بینرز آویزاں کیے گئے تھے اور مسجد کے باہر دو خوبصورت گیٹ بھی بنائے گئے تھے۔ مسجد اور درختوں پر چراغاں کیا گیا تھا۔ مرد، عورتیں، بچے اور بچیاں گروپس کی صورت میں مختلف جگہوں پر کھڑے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد کا شدّت سے انتظار کر رہے تھے۔ 30 مارچ 2010ء کو منگل کی شام حضورِ انور کا قافلہ رات 8 بج کر 45 منٹ پر مسجد بشارت پیدروآباد پہنچا۔ جونہی حضور انور کی گاڑی مسجد کے احاطہ میں داخل ہوئی تو حاضرین نے فلک شگاف نعروں سے استقبال کیا ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جب گاڑی سے باہر تشریف لائے تو مکرم ملک طارق محمود صاحب مربی سلسلہ و افسر جلسہ گاہ نے حضورِ انور کا استقبال کیا اور عزیزم تحسین احمد ابن کلیم احمد صاحب مربی سلسلہ نے حضورِ انور کو پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔

اس کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ مَردوں کی طرف تشریف لائے اور دستِ مبارک بلند کر کے احباب جماعت کو ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' کہہ کر سلامتی کی دعا سے نوازا۔ اس دوران مکرم رانا مقصود احمد صاحب اور چند دیگر خدام پنجابی کی ایک نظم کو کورس کی شکل میں پڑھتے رہے۔ پھر حضورِ انور ایدہ اللہ ناصرات اور لجنہ اماء اللہ کی طرف تشریف لے گئے جہاں ناصرات اور لجنہ نے حضور کا استقبال کیا۔ 9 بج کر 30 منٹ پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ مغرب اور عشاء کی نمازوں کے لئے مسجد بشارت تشریف لائے۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

31/مارچ 2010ء

31/مارچ 2010ء کو بدھ کے دن حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 7 بجے مسجد بشارت میں نمازِ فجر پڑھائی۔ 2 بج کر 30 منٹ پر آپ نمازِ ظہر و عصر کے لئے مسجد تشریف لائے۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے زوال کے وقت کے بارے میں دریافت فرمایا۔ اور پھر واپس رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

لائبریری و نمائش کا معائنہ و ہدایات

شام تقریباً 6 بجے کے قریب حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفاتر، لائبریری اور جلسہ سالانہ کے انتظامات کا جائزہ لیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جب Library & Exibition Hall میں تشریف لائے تو فرمایا کہ لائبریری بہت چھوٹی ہے اور بہت کم کتابیں نظر آ رہی ہیں۔ فرمایا: بعض چھوٹی چھوٹی جماعتوں نے بڑی بڑی لائبریریز بنائی ہوئی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم امیر صاحب سپین سے مختلف کتابوں کے بارے میں پوچھا اور پھر ہدایت دی کہ آپکی جماعت کی اکثریت اردو بولنے والی ہے۔ اس لئے تمام کتب سلسلہ اپنی لائبریری میں رکھیں۔ قادیان سے بہت ساری کتابیں شائع ہوئی ہیں وہاں سے منگوائیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جن کتابوں کا سپینش ترجمہ ہو چکا ہے ان کو فوری شائع کروائیں۔ فرمایا جب کسی کو تحفہ دیں تو پہلے قرآنِ کریم دینے کی بجائے ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' اور ''اسلام اور عصرِ حاضر کے مسائل'' جیسی کتابیں دیا کریں۔ پھر دلچسپی کے مطابق قرآنِ کریم اور دیگر کتب بھی دی جاسکتی ہیں۔

اسکے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچن کی طرف تشریف لے گئے اور کھانا پکانے والے احمدی خدام سے باری باری پوچھا کہ وہ کیا کیا کام کرتے ہیں؟۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک خادم سے پوچھا کہ کیا پکا رہے ہو؟۔ خادم نے بتایا کہ حضور دال گوشت۔ فرمایا کیا یہ سپینش ڈش ہے؟۔ آلو گوشت تو سنا ہے لیکن دال گوشت نہیں سنا۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈائننگ ہال اور جلسہ گاہ اور مسجد سے ملحقہ عمارتوں کو بھی دیکھا اور امیر صاحب کو مختلف ہدایات دیں۔ اس کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ دفتر تشریف لے گئے اور مسجد بشارت کی ملحقہ اراضی پر ہونے والی نئی تعمیرات کے سلسلہ میں محترم امیر صاحب سپین، احمدیہ آرکیٹکٹ ایسوسی ایشن کے لندن سے آئے ہوئے نمائندوں محترم چوہدری اعجاز احمد صاحب اور محترم عباس خانصاحب کے ساتھ اپنے دفتر میں میٹنگ کی اور انہیں مختلف ہدایات دیتے ہوئے مجوّزہ نقشوں کو بعض ترامیم کے ساتھ ازسرِنو تیار کر کے پیش کرنے کا ارشاد فرمایا۔ دفتری امور سے فراغت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 9 بجے مغرب وعشاء کی نمازیں پڑھائیں اور پھر رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

یکم اپریل 2010ء

یکم اپریل کو جمعرات کے دن حضورِ انور ایدہ اللہ اپنی رہائش گاہ میں ہی مختلف دفتری امور میں مصروف رہے۔ نمازوں کے اوقات میں حضور انور ایدہ اللہ نے مسجد بشارت تشریف لا کر نمازیں پڑھائیں۔

2/اپریل 2010ء

خطبہ جمعہ

2 اپریل کو جمعۃ المبارک کے خطبہ سے جماعتِ احمدیہ سپین کا 25واں جلسہ سالانہ شروع ہوا۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمانے سے قبل مسجد بشارت کے احاطہ میں تشریف لیجا کر دوپہر دو بجے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ سپین کا جھنڈا مکرم مبارک احمد خانصاحب امیر جماعت احمدیہ سپین نے لہرایا۔ اس کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ نے دعا کروائی۔ اور پھر 2 بج کر 5 منٹ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ گاہ تشریف لے گئے جہاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ کے ساتھ جلسہ سالانہ کا افتتاح فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ میں تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ آج دنیا کے ہر اس ملک میں جہاں جماعت احمدیہ کا قیام مضبوط بنیادوں پر ہو چکا ہے جلسہ سالانہ ایک خاص امتیازی شان کا حامل بن چکا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہمارا دو یا تین دن کے لئے جمع ہونا زمانے کے امام کی اس خواہش کے احترام میں ہے کہ اس کے ماننے والے ان دنوں میں اللہ اور رسول کی باتیں سنیں اور اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں اور اپنے اندر وہ پاک تبدیلیاں پیدا کریں جو اللہ تعالیٰ کا قرب دلاتی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ کتنے خوش قسمت ہیں وہ جو خالص ہو کر امام الزماں کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس جلسہ میں اس لئے شامل ہوئے ہیں تا کہ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کریں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وقتی جوش دکھاتے ہوئے نعرے لگانا بے فائدہ ہے۔ جلسہ کی برکات اور فیض سے فائدہ اٹھانے کی بھرپور کوشش کریں۔ فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جس انقلاب نے آنا ہے وہ کسی تلوار سے یا سیاسی داؤ پیچ سے نہیں آنا بلکہ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے اور دعاؤں سے آنا ہے اور یہی انقلاب ہے جو دائمی انقلاب ہوگا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک وقت تھا جب ایک شخص خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے یہاں آیا۔ اس وقت حالات مکمل طور پر مخالف تھے۔ اسلام کا نام بھی چھپ کر لیا جاتا تھا۔ مالی لحاظ سے بھی جماعت کی اس مجاہدِ احمدیت کو کوئی خاص مدد حاصل نہیں تھی۔ مولانا کرم الٰہی ظفر صاحب خود عطر بیچ بیچ کر اپنا گھر اور مشن کا انتظام چلاتے تھے۔ آخر کار خدا کی تقدیر کے مطابق وہ زمانہ بھی آیا جب یہ پابندیاں ختم ہوئیں اور افراد جماعت کو یہاں آکر آباد ہونے کا موقع ملا اور مبلغین کے آنے میں بھی آسانیاں پیدا ہوئیں اور ایک خوبصورت مسجد بنانے کی بھی جماعت کو توفیق ملی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہاں کسی حکومتی قانون کی تلوار نہیں لٹک رہی کہ تم اذان دو گے تو قید کر دیے جاؤ گے یا کلمہ پڑھ کر توحید کا اعلان کرو گے تو جیل بھجوا دیئے جاؤ گے۔ فرمایا اس آزادی، سکون اور معاشی بہتری پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ جائزے لیتے رہیں کہ دنیاوی سہولتیں، آسانیاں اور کشائش ہمیں دین سے اور خدا سے دور لے جانے کا ذریعہ تو نہیں بن رہیں اور اگر بن رہی ہیں تو یہ لمحہ فکریہ ہے۔ حضورِ انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ان ممالک میں جہاں شراب پانی کی طرح پی جاتی ہے، جہاں ہر دکان، ہر ریسٹورانٹ اور ہر پٹرول سٹیشن پر جوئے کی مشینیں لگی ہوئی ہیں، احمدیوں کو پھونک پھونک کر چلنے کی ضرورت ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اسلام کے علاوہ ہر دین روحانی طور پر مردہ ہو چکا ہے۔ آج اسلام ہی ہے جو زندہ خدا کا تصور پیش کرتا ہے آج اسلام کا خدا ہی ہے جس نے مسیح موعود علیہ السلام کو ثریا سے ایمان زمین پر لانے کے لئے بھیجا ہے۔ آج اسلام کا خدا ہی ہے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد آپ کی خلافت کے نظام کو جاری فرمایا ہے۔ وہ نظام جو دائمی نظام ہے اور مومنین کی جماعت کو ایک لڑی میں پرونے کے لئے جاری کیا گیا ہے۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام نے ترقی کرنی ہے انشاء اللہ اور کوئی طاقت اس کو روک نہیں سکتی۔ پس ہم جو احمدی کہلاتے ہیں ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق اور امام الزماں کے ساتھ کئے گئے عہد بیعت کے مطابق اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ صحابہ نے انتہائی تنگی اور کسمپرسی کا زمانہ بھی دیکھا اور کشائش بھی دیکھی۔ انہوں نے اسلام کی ترقی کے لئے اپنے مالوں کو بھی بے دریغ خرچ کیا۔ انہوں نے بخل اور کنجوسی کر کے یہ جائیدادیں نہیں بنائی تھیں بلکہ دین کی خدمت کا بھی حق ادا کیا اور خوب ادا کیا۔ پس ہمیں بھی یہ نمونے دکھانے ہونگے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ سپین میں رہنے والے احمدی یاد رکھیں کہ آپ اس ملک میں رہتے ہیں جہاں ایک زمانے میں مسلمان حکومت بھی تھی اور مسلمانوں کی کثرت بھی تھی۔ آج بھی سینکڑوں سال بعد عظیم الشان عمارات، محلات اور مساجد میں عربی طرز میں لاَ اِلٰہ اِلا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کے الفاظ کندہ نظر آتے ہیں۔ فرمایا یہی وہ ملک ہے جہاں مسلمانوں کے دنیا میں پڑنے اور دین کی اصل کو بھلا دینے کی وجہ سے قدم قدم پر مسلمانوں کی داستانِ عبرت بکھری پڑی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ آخری فتح اسلام کی ہے اور اس کام کی تکمیل کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور یہی کام آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کی وجہ سے افراد جماعت کا ہے۔ اگر ہم دنیا کی ہوس میں پڑ گئے اور ان ملکوں میں آکر ہمارا کام صرف دنیا ہی رہ گیا تو یہ اس عہدِ بیعت کے خلاف ہے جو ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کیا ہے۔

فرمایا: سپین میں رہنے والے احمدیوں کو قدم قدم پر ایسے نشانات ملتے ہیں جو انہیں ماضی کے دریچوں میں جھانکنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اپنے جائزے لینے کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ ہر بڑی سڑک پر شہروں کے نام اور ہر شہر اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ یہ بھی کبھی اسلامی شان و شوکت کے گہوارے ہوا کرتے تھے لیکن ان کو دولت کی ہوس، آپس کی سیاست اور دھوکے بازیوں، لہو ولعب اور عیاشیوں میں پڑنے کی وجہ سے قصہء پارینہ بننا پڑا اور ایک مسلمان ملک مسلمانوں کے ہاتھوں سے نکل گیا۔ آج اس کھوئی ہوئی عزت و عظمت کو جماعت احمدیہ نے قائم کرنا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی غلام بن کر دکھانا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان دنوں میں خاص طور پر عبادات اور دعاؤں کی طرف توجہ دیں۔ جو نصائح اور عملی تقاریر کی جائیں ان سے صرف وقتی طور پر فائدہ نہ اٹھائیں بلکہ اپنے عہد کی تجدید کرتے ہوئے اپنی حالتوں میں انقلاب لانے کی طرف قدم بڑھائیں۔ حضرت اقدس نے بتایا کہ اس جلسہ میں جماعت احمدیہ مراکش سے بھی ایک وفد آیا ہوا ہے۔ فرمایا: انہیں بھی یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اپنے ہم وطنوں کا حق اسی صورت میں ادا کر سکتے ہیں جب ہم ان کے سامنے اپنے ایسے نمونے پیش کریں جو ان کے لئے کشش کا باعث ہوں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ کے آخر پر مکرم

باقی صفحہ 9 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر93

ایم ٹی اے پر

''لقاء مع العرب'' کا پروگرام (1)

انبیاء کے الہامات اور رؤیا ضروری نہیں کہ نبی کی زندگی میں ہی پورے ہوں اور یہ بھی ضروری نہیں کہ صرف ایک دفعہ ہی پورے ہوں بلکہ ہوسکتا ہے کہ نبی کی زندگی میں بھی پورے ہوں اور بعد میں بھی مختلف زمانوں میں پورے ہوتے رہیں۔ پھر بعض الہامات و رؤیا نبی کی ظاہری اولاد کے ذریعہ پورے ہوتے ہیں، اور کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جو کسی متبع کے ذریعے پورے ہوتے ہیں۔ اور چونکہ خلافت دراصل نبوت کا ہی امتداد ہوتا ہے اس لئے نبی کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایسی خبریں بھی عطا ہوتی ہیں جن کا تعلق زمانہء خلافت سے ہوتا ہے۔

اس مختصر تمہید کے بعد ہم ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض الہامات ورؤیا کا ذکر کرتے ہیں جو شاید کسی طور پر پہلے بھی پورے ہو چکے ہوں اور شاید آئندہ بھی مختلف زبانوں اور ادوار میں مختلف شکلوں میں پورے ہوتے رہیں گے۔ لیکن ایک طور سے وہ پروگرام لقاء مع العرب پر بھی چسپاں ہوتے ہیں۔

آدھا عربی آدھا انگریزی نام

ایک رؤیا کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''کوئی پچیس چھبیس سال کا عرصہ گزرا ہے ایک دفعہ میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک شخص میرا نام لکھ رہا ہے تو آدھا نام اس نے عربی میں لکھا ہے اور آدھا انگریزی میں لکھا ہے۔''

(الحکم جلد9 نمبر23 مؤرخہ 10 ستمبر 1905ء صفحہ 3، کالم نمبر3)

1905ء میں حضورؑ فرماتے ہیں کہ پچیس چھبیس سال پہلے کا یہ رؤیا ہے اس کا مطلب ہے کہ غالباً یہ 1880ء کی بات ہے۔

شاید حضورؑ کا مندرجہ ذیل اقتباس اس رؤیا کی تفسیر ہے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اس وقت ہمارے دو بڑے ضروری کام ہیں، ایک یہ کہ عرب میں اشاعت ہو دوسرے یورپ پر اتمام حجت کریں۔ عرب پر اس لئے کہ اندرونی طور پر وہ حق رکھتے ہیں۔ ایک بہت بڑا حصہ ایسا ہوگا کہ ان کو معلوم بھی نہ ہوگا کہ خدا نے کوئی سلسلہ قائم کیا ہے اور یہ ہمارا فرض ہے کہ ان کو پہنچائیں، اگر نہ پہنچائیں تو معصیت ہوگی۔ ایسا ہی یورپ والے حق رکھتے ہیں کہ انکی غلطیاں ظاہر کی جاویں کہ وہ ایک بندہ کو خدا بنا کر خدا سے دور جاپڑے ہیں۔'' (ملفوظات جلد2 صفحہ 253)

حضور علیہ السلام نے اسی مذکورہ رؤیا کے بارہ میں مزید کچھ وضاحت اپنے ایک کشف کے ذیل میں بیان فرمائی۔ آپؑ اپنے کشف: مَصَالِحُ الْعَرَبِ ، مَسِيْرُ الْعَرَبِ کے بارہ میں فرماتے ہیں:

''اس کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ ''عربوں میں چلنا''۔ شاید مقدر ہو کہ ہم عرب میں جائیں۔ مدت ہوئی کہ کوئی پچیس چھبیس سال کا عرصہ گزرا ہے ایک دفعہ میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک شخص میرا نام لکھ رہا ہے تو آدھا نام اس نے عربی میں لکھا ہے اور آدھا انگریزی میں۔

انبیاء کے ساتھ ہجرت بھی ہے لیکن بعض رؤیا نبی کے اپنے زمانہ میں پورے ہوتے ہیں اور بعض اولاد یا کسی متبع کے ذریعے پورے ہوتے ہیں۔ مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قیصر وکسریٰ کی کنجیاں ملی تھیں تو وہ ممالک حضرت عمرؓ کے زمانہ میں فتح ہوئے۔''

(بدر جلد1 نمبر23، مؤرخہ 7 ستمبر 1905ء صفحہ 2، الحکم جلد9 نمبر32 مؤرخہ 10 ستمبر 1905ء صفحہ 3)

حضور علیہ السلام کے یہ الفاظ ''بعض رؤیا نبی کے اپنے زمانہ میں پورے ہوتے ہیں اور بعض اولاد یا کسی متبع کے ذریعے پورے ہوتے ہیں'' قابل غور ہیں۔ ان الفاظ کے پورا ہونے کی ایک صورت یہ بھی قرار دی جاسکتی ہے کہ حضرت خلیفہ رابع رحمہ اللہ کو پاکستان سے ہجرت کرکے دیار مغرب میں آنا پڑا جس کے بعد خلیفہ وقت کے لئے سیٹلائیٹ کے ذریعہ عربوں میں جانے کی صورت پیدا ہوئی۔ اور پروگرام لقاء مع العرب شروع ہوا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مذکورہ بالا رؤیا کے پورے ہونے کا بھی ایک جلوہ نظر آیا کہ یہ پروگرام جو مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کی تبلیغ پر مشتمل تھا اور آپؑ کا نام عربوں میں پہنچانے کے لئے شروع ہوا تھا اس کا فارمیٹ یہ بنا کہ حضرت خلیفہ رابعؒ انگریزی میں بات کرتے تھے جبکہ حلمی شافعی صاحب عربی میں اس کا ترجمہ کرتے تھے۔ یوں آپؑ کا آدھا نام عربی میں اور آدھا انگریزی میں لکھنے کی ایک جھلک اس پروگرام میں بھی نظر آتی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

اس پروگرام میں حضور انورؒ نے تفصیل کے ساتھ تمام اختلافی مسائل پر مدلل گفتگو فرمائی۔ نیز تفسیر آیات قرآنیہ، سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دلکش پہلو، سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایمان افروز واقعات، حضورؒ کے مختلف دورہ جات کے بارہ میں رپورٹس، عربوں کے بعض خطوط اور تبصرے اور عرب حکومتوں اور عرب قوم کو نصائح جیسے موضوعات اور حضور انورؒ کے سحر بیان اور اسی طرز پر حلمی الشافعی صاحب کے ترجمہ کی مٹھاس نے اس پروگرام کو ہر دلعزیز بنا دیا اور آج تک عرب وعجم اس روحانی مائدہ سے مستفیض ہوتے چلے آرہے ہیں۔

یہ پروگرام مؤرخہ 17 جولائی 1994ء کو شروع ہوا اور 2 دسمبر 1999ء تک اس کے تقریباً 473 پروگرام ریکارڈ ہوئے۔

شروع سے لے کر 7 دسمبر 1995ء تک حلمی صاحب نے ترجمہ کرنے کی سعادت پائی۔ جبکہ 12 دسمبر 1995ء تا 4 جنوری 1996ء منیر ادلبی صاحب نے اور 8 جنوری تا 15 راگست 1996ء منیر عودہ صاحب نے اور 5 ستمبر 1996ء تا آخری پروگرام بتاریخ 2 دسمبر 1999ء مکرم عبادہ بربوش صاحب نے عربی ترجمہ کرنے کی سعادت حاصل کی۔

ہم ذیل میں ان پروگراموں میں مذکور عربوں سے متعلق بعض امور کا مختصراً تذکرہ کریں گے۔ چونکہ حضور انورؒ اس پروگرام میں انگریزی میں گفتگو فرماتے تھے۔ اس لئے یہ امور جن کا ہم تذکرہ کریں گے نہ تو حضور انورؒ کا کلام ہے نہ ہی اس کا لفظی ترجمہ۔ بلکہ یہ حضور انورؒ کے کلمات کے قریب رہتے ہوئے آپ کی گفتگو کا خلاصہ ہے جو خاکسار کے اپنے الفاظ میں پیش ہے۔

يُصَلُّوْنَ عَلَيْکَ اَبْدَالُ الشَّام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام کے بارہ میں سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ سب سے پہلے تو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ یہاں پر اہل حجاز وغیرہ کا ذکر نہیں بلکہ ابدال شام کا ذکر آیا ہے۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نعوذ باللہ یہ پیشگوئی اپنی طرف سے بنائی ہوتی تو سب سے پہلے مکہ ومدینہ کا نام ذہن میں آنا چاہئے تھا، اور حقیقت بھی یہی ہے کہ سب سے پہلے عرب احمدی حجاز سے اور پھر عراق سے تھے۔ لیکن پیشگوئی میں صرف ابدال شام کے ذکر سے اس پیشگوئی کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔

اس وقت بلاد شام سے مراد صرف آج کا شام ہی نہیں تھا بلکہ فلسطین اردن اور لبنان وغیرہ علاقے بھی اس میں شامل تھے۔

يَدْعُوْنَ کے دو معنی ہوسکتے ہیں ایک تو يُصَلُّوْنَ کی طرح یہ ہے کہ تمہارے لئے دعا کرتے ہیں۔ اور دوسرا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ تجھے بلاتے ہیں جیسے کہ وہ آپ کے منتظر ہوں۔ اور حقیقت میں بھی ایسا ہی ہوا۔ بلاد شام میں سب سے بڑی جماعت فلسطین میں قائم ہوئی اور اس کے بعد خود شام میں جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ شام میں احمدیت کا انتشار بہت غیر معمولی ہے۔ اگرچہ بعض اوقات انہیں کئی طرح کی پابندیوں کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے اور کئی طرح کے ظلموں سے دوچار ہونا پڑتا ہے پھر بھی وہاں کے لوگ احمدیت قبول کرنے سے نہیں رکتے۔

آجکل تو یہی کچھ ہو رہا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ وہ زمانہ آنے والا ہے اور زیادہ دور نہیں ہے جب شام کی گورنمنٹ اور عوام کا احمدیت کے بارہ میں رویہ بہت تیزی سے بدلے گا اور وہ بکثرت احمدیت قبول کریں گے۔ سیرین احمدی اخلاص کے لحاظ سے بہت غیر معمولی ہیں، اور جب وہ احمدیت قبول کرتے ہیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ان کی محبت کا وہی عالم ہوجاتا ہے جو اس الہام میں مذکور ہے۔

(لقاء مع العرب بتاریخ 25 نومبر 1994ء)

عربوں کو قبولیت احمدیت سے عظمت رفتہ واپس ہوجائے گی

عربوں کے احمدیت قبول کرنے اور خدا تعالیٰ کی برکات سے مستفید ہونے کے بارہ میں حضور رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس ضمن میں مثبت نقطہ یہ ہے کہ انہوں نے قبل ازیں خدا کے ان افضال وبرکات اور الٰہی فتح ونصرت کا مزہ چکھا ہوا ہے اور وہ جانتے ہیں کہ وہ کچھ بھی نہ تھے مگر اللہ تعالیٰ نے انہیں ہر نعمت سے نوازا۔ اب اگر وہ اسلام کی اس نشأۃ ثانیہ کے دور میں بھی آگے بڑھ کر صف اول میں شامل ہوں گے تو وہ تصور نہیں کر سکتے کہ کس قدر خدا تعالیٰ کی برکات سے مستفیض ہوں گے۔ اور وہ ساری عظمتِ رفتہ انکو واپس مل جائیگی جو کہ بدقسمتی سے ان سے چھن گئی۔ قبل ازیں اسلام کی خاطر محض اپنے چھوٹے موٹے قبائلی مناصب کی قربانیوں کے بدلے وہ دنیا کے لیڈر بنائے گئے۔ حتّٰی کہ ان کے بڑے ادنیٰ ادنیٰ افراد کو اعلیٰ ترین مناصب واعزاز عطا ہوئے۔ لیکن انہوں نے قربانیاں ان مناصب کے حصول کے لئے نہیں دی تھیں بلکہ انہیں تو اسلام کی تائید ونصرت میں ان امور کی کچھ پرواہ ہی نہ تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہیں ان چیزوں میں کوئی طمع نہیں ہے اس لئے میں یہ سب کچھ تمہیں عطا کرتا ہوں اور تمہاری تائید ونصرت کرتا ہوں۔ پھر جب ان دنیاوی چیزوں میں طمع پیدا ہونا شروع ہوگئی تو اللہ تعالیٰ نے یہ نعمتیں واپس لے لیں۔ عظمتیں تو خدا کے فضل کے نشان کے طور پر آتی ہیں اور اس حد تک ان دنیاوی نعمتوں پر خوش ہونا جائز ہے۔ میں یہ نہیں کہنا چاہتا کہ آپ ان دنیاوی عظمتوں کے حصول کے لئے احمدیت قبول کریں بلکہ یہ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے دین کی محبت کے لئے قبول کریں۔

اگر آج بھی عربوں نے انہی سابقہ امور کو روا رکھا تو آج بھی خدائی تائید ونصرت ان کے ساتھ ہوگی۔ پس اولین میں بھی تم اسلام کی تائید ونصرت کرنے والے پہلے لوگ تھے اور اسی جذبہ کے ساتھ آخرین میں بھی پہلے بن سکتے ہو۔ اگر تم اسلام کے ساتھ چمٹتے ہوئے اس زمانہ کے امام پر ایمان لاؤ گے اور اس کی اطاعت میں فنا ہوجاؤ گے اور اس کی تائید ونصرت میں کھڑے ہوجاؤ گے تو تمہیں تمہاری عظمت رفتہ واپس مل جائے گی۔

(لقاء مع العرب بتاریخ 2جنوری 1996ء)

عربوں کے ردّعمل کا ذکر

1۔ اٹلی میں رہنے والے ایک مراکشی شخص کا خط موصول ہوا جس میں اس نے لکھا کہ میں نام کا مسلمان تھا، بلکہ وہ اسلام جو آباء واجداد سے مجھے ورثہ میں ملا تھا اس سے میں بیزار ہو چکا تھا۔ ایک دن اتفاقاً ایم ٹی اے دیکھا، اور میں حیران ہوگیا کہ یہ کیسا عظیم اسلام پیش کیا جارہا ہے جو قلب ودماغ کو مطمئن کرنے والا ہے۔ میں جتنا جتنا ایم ٹی اے دیکھتا گیا میری پیاس بڑھتی گئی۔ مجھے آپ کی تفسیرِ قرآن بہت پسند ہے۔ براہ کرم مجھے تفسیر کبیر ارسال کریں۔

حضور نے فرمایا کہ ہم ان کو انکی مطلوبہ کتب

ارسال کر رہے ہیں۔ الحمدللہ کہ اب یہ تبدیلی ہر جگہ ہو رہی ہے۔ اور اسکے بارہ میں بعض اوقات خود عرب لکھ رہے ہیں اور بعض اوقات عربوں کی نمائندگی میں احمدی لکھ رہے ہیں۔

2۔ اسی طرح ابھی کل ہی مجھے ایک ایسے یورپی ملک سے خط ملا ہے جس کے ایک شہر میں عربوں کی خاصی بڑی تعداد آباد ہے۔ میں اس شہر میں گیا تو وہاں پر ان عربوں کو بھی دعوت دی گئی تھی۔ انہوں نے بہت اپنائیت کا اظہار کیا اور بعد میں بھی ہماری میٹنگز اور اجتماعات میں آنا جانا شروع کر دیا۔ لیکن جب میں اگلی دفعہ گیا تو ان میں سے ایک بھی موجود نہ تھا۔ مجھے بتایا گیا کہ وہاں پاکستانی اور ترکی مولویوں نے احمدیت کے خلاف نہایت گندے طریق پر پروپیگنڈہ کیا ہے جس کا ان عرب احباب پر ایسا اثر ہوا ہے کہ اب وہ ہمارے سلام کا جواب دینے کے بھی روادار نہیں۔ میں نے کہا کہ ان میں سے کسی کو لے کر آؤ تا میں اس سے سنوں کہ کیا کہتے ہیں۔ چنانچہ ان میں سے ایک شخص آیا اور میں یہ جان کر حیران ہوگیا کہ وہ پہلے احمدی تھا اور اس پروپیگنڈہ کی رو میں بہہ کر دور ہوگیا۔ اس نے کہا کہ بتائیں مرزا صاحبؑ کہاں فوت ہوئے تھے؟ اور اسی طرح کی گری ہوئی باتوں کا ذکر کیا۔ میں سمجھ گیا کہ اس نے کون سی کتاب پڑھی ہے۔ جب میں نے اسے سمجھایا تو وہ واپس آگیا۔ میں نے اسے کہا کہ جب تم نے یکطرفہ پروپیگنڈہ سنا تو تمہاری دیانتداری کہاں گئی؟ تم ہمارے پاس کیوں نہ آئے اور ہمیں وضاحت کا موقعہ کیوں نہ دیا۔ بہر حال اس ملاقات کے آخر پر وہ تو بہت مطمئن نظر آرہا تھا۔ لیکن وہ دوسروں کو مطمئن کرنے میں ناکام رہا کیونکہ ان میں سے کوئی بھی لوٹ کر نہ آیا۔

یہ ہے اس خط کا پس منظر جو مجھے موصول ہوا ہے۔ اسکے بعد حضور انورؒ نے اس خط کا ذکر فرمایا جو آپ کو موصول ہوا۔

حضور نے فرمایا: اس خط میں مجھے بتایا گیا ہے کہ عربوں نے اب جبکہ از خود ہمارے پروگرام دیکھنے شروع کئے ہیں تو انکی کایا پلٹ گئی ہے۔ اب انہوں نے دوبارہ جماعت سے رابطہ کیا ہے اور کہا ہے کہ انہیں اب صحیح طور پر سمجھ آئی ہے۔ اور لقاء مع العرب نے ان کو نئی زندگی عطا کی ہے۔ قبل ازیں یہ احمدیت مخالف پرپیگنڈہ کا شکار ہوگئے تھے لیکن اب جب سے خود ایم ٹی اے دیکھنا شروع کیا ہے اور جب سے یہ دیکھا ہے کہ عرب احمدی بیٹھ کر آپ کے الفاظ کی ترجمانی کرتے ہیں تو اس کا ان پر بہت گہرا اثر پڑا ہے۔ الحمدللہ یہ بھی خدا کے فضل سے خدا تعالیٰ کی برکات ہیں جو ایم ٹی اے کی صورت میں ہمیں مل رہی ہیں۔

(17/جنوری 1996ء)

4۔ ایک عرب ملک میں ایک احمدی ماں کے دو تین بچے تھے جبکہ خاوند غیر احمدی تھا۔ شاید ماں کسی قدر کمزور تھی اس وجہ سے رفتہ رفتہ بچے جماعت سے دور ہو گئے، یہاں تک کہ اس احمدی ماں کا بھی جماعت کے ساتھ رابطہ اتنا مضبوط نہ رہا۔ ایک احمدی نے ان کے تعلق کو دوبارہ بحال کرنے کی نیت سے انہیں ایم ٹی اے پر نشر ہونے والی تفسیر القرآن کی کلاسز کی بعض کیسٹس دیں جن کو دیکھنے کے بعد ان کی کایا پلٹ گئی اور دوبارہ جماعت کے ساتھ آملے۔ ان کا شوق اتنا بڑھا کہ انہوں نے ایم ٹی اے ریسیو کرنے کیلئے نیا ڈش انٹینا لگوانے کا فیصلہ کیا تا کہ رمضان کا درس قرآن براہ راست سکیں۔ اس احمدی عورت نے نئے ڈش انٹینا لگوانے کا ذکر اپنی ایک غیر احمدی سہیلی سے کیا۔ یہ غیر احمدی سہیلی پہلے سے ہی ایم ٹی اے دیکھتی رہتی تھی اور خصوصاً تفسیر قرآن سے بہت متأثر تھی لہٰذا اس نے کہا اگر تم ڈش انٹینا لگوانے ہی لگی ہو تو رمضان سے پہلے لگوا لو اور میں تمہیں ایک چینل کے بارہ میں بتاؤں گی جس پر ایسا عمدہ درس قرآن آتا ہے جیسا میں نے اور کہیں نہیں سنا۔ اور جب اس نے تفصیل بتائی تو معلوم ہوا کہ یہ چینل ایم ٹی اے ہے۔ چنانچہ خدا کے فضل سے ایم ٹی اے یہ سب کچھ کر رہا ہے۔ اور عرب جنہوں نے اپنے دروازے بند کر لئے تھے اب اللہ تعالیٰ ان کو کھول رہا ہے اور جب اللہ دروازے کھولتا ہے تو پھر کوئی ان کو بند نہیں کرسکتا۔

(17/جنوری 1996ء)

خاکسار (محمد طاہر ندیم) عرض کرتا ہے کہ یہ واقعہ ہمارے شامی احمدی دوست عمار المسکی صاحب اور ان کی والدہ مکرمہ نوال الحصنی کا ہے جو مکرم عبد الرؤف الحصنی صاحب کی بیٹی اور مکرم منیر الحصنی صاحب کی بھتیجی ہیں۔ ان کے خاوند کا نام مکرم نصوح المسکی صاحب تھا جو احمدی تو نہ تھے لیکن نہایت شریف النفس انسان تھے۔ ان کے دو ہی بچے ہیں ایک عمار المسکی صاحب اور ایک ان کی بڑی بہن۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جب ہم شام میں عربی زبان کی تعلیم کے لئے مقیم تھے۔ مرحوم اکرم الشوا صاحب ایک دن عمار المسکی صاحب کو لے کر ہمارے گھر آئے اور یوں یہ نوجوان ہمارے گھر آنے جانے لگا اور آہستہ آہستہ احمدیت کے ساتھ تعلق مضبوط ہوتا گیا۔ اس کے بعد انہیں ہماری تحریک پر جلسہ پر لندن آنے کی بھی توفیق ملی۔ ان کے اچھے رویے اور تبلیغ سے ان کے والد مکرم نصوح المسکی صاحب نے بھی بالآخر بیعت کر لی اور اپنی وفات سے قبل 2005ء میں جلسہ پر حاضر ہو کر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف بھی حاصل کیا۔ مکرم عمار المسکی صاحب کی بھی یہاں لندن میں شادی ہوگئی اور آج کل یہیں پر مقیم ہیں۔

مکرم نصوح المسکی صاحب حضور انور ایدہ اللہ کے بائیں جانب کھڑے ہیں۔

ایک مصری غیر احمدی کی لقاء مع العرب میں شرکت

محترم حلمی الشافعی صاحب کی وفات کے بعد لندن میں مقیم ایک مصری غیر احمدی نے حضور انورؒ سے مل کر بعض سوالات کرنے کی خواہش کا اظہار کیا تو حضور نے اسے لقاء مع العرب میں شامل ہونے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ اس نے پہلے پروگرام میں کہا کہ:

میرا نام محمد احمد ابو حسین ہے میرا تعلق مصر سے ہے۔ میرا تعلق اخوان المسلمین سے ہے۔ حلمی شافعی صاحب میرے کولیگ تھے۔ میں نے احمدیت کے بارہ میں بہت کچھ پڑھا ہے لیکن یہ سارا لٹریچر جماعت کے مخالفین کا لکھا ہوا ہے۔ اسی طرح بعض پاکستانیوں نے بھی مجھے بہت عجیب وغریب باتیں بتائی ہیں۔ میں نے ایم ٹی اے پر دیئے جانے والے فون نمبر کے ذریعہ رابطہ کیا تو میرے ساتھ محترمہ مہا دبوس صاحبہ نے بات کی پھر مکرم حلمی الشافعی صاحب سے بھی فون پر بات ہوئی تو انہوں نے یہاں آنے کا کہا۔ لیکن اسی اثناء میں وہ مصر چلے گئے۔ بعد میں جب مکرم عبادہ صاحب سے رابطہ کیا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ حلمی صاحب کی وفات ہوگئی ہے۔ میں تو یہ سن کر سکتہ میں آگیا۔ ازاں بعد میں نے عبادہ صاحب سے عرض کیا کہ میں جماعت احمدیہ کے سربراہ حضرت امیر المؤمنین سے مل کر بعض سوالات پوچھنا چاہتا ہوں۔ (5مارچ 1996ء)

چنانچہ انہوں نے کئی سوالات پوچھے۔ حضور انور نے باوجود اس کی طرف سے کثرت سوال اور بار بار بات کاٹنے کی عادت کے نہایت لطف وکرم اور دلی انبساط کے ساتھ اس کے ہر سوال کا کافی وشافی جواب عطا فرمایا۔ گو کہ اس نے دو پروگراموں میں شرکت کے بعد حضرت مسیح موعود کے نام کے ساتھ علیہ السلام کہنا شروع کر دیا پھر بھی اسکے سوالات کا سلسلہ جاری رہا۔ بہر حال پانچ پروگرامز میں انہیں شرکت کا موقعہ ملا اور حضور انورؒ نے انکے تمام سوالوں کے جواب دیئے، بالآخر یہ کہہ کر یہ دوست چلے گئے کہ میں جماعت کے بارہ میں مزید پڑھوں گا اور اسکے بعد آپ کے پاس دوبارہ آؤں گا۔

مکرم عبادہ صاحب سے خاکسار نے اس شخص کے بارہ میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا:

یہ شخص ایک مصری ریٹائرڈ جنرل تھے۔ پروگراموں میں شرکت کے بعد مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب اور خاکسار ان کے بلانے پر انکے گھر گئے جہاں انہوں نے اختلافی عقائد کی بحث چھیڑی تو مصطفیٰ ثابت صاحب نے ایک ایک اختلافی مسئلہ لے کر مکمل تفصیل کے ساتھ ان کی تشفی کرائی۔ بالآخر انہوں نے مان لیا کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی سچے مسیح موعود وامام مہدی ہیں۔ لیکن نہ جانے ان کو کیا انقباض تھا کہ اس کے باوجود شکوک میں گرفتار رہے اور مصطفیٰ ثابت صاحب سے کہنے لگے کہ میں اس شرط پر ایمان لاتا ہوں کہ قیامت والے دن تم میرے اس ایمان کے ذمہ دار ہوگے۔ مصطفیٰ ثابت صاحب نے کہا کہ قرآن کہتا ہے کہ لَاتَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرٰی، یعنی کوئی جان کسی دوسری جان کا بوجھ نہیں اٹھا سکتی ہے۔ لہٰذا میں اس حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے آپ کا ذمہ کیونکر لے سکتا ہوں۔

(باقی آئندہ)

موصیان کرام کی توجہ کے لئے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 15 جون 2007ء کے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا کہ:۔

”صرف اپنی رہائش کے لئے باامر مجبوری مارگیج پر مکان خریدا جا سکتا ہے لیکن کاروبار کی غرض سے مارگیج پر مکان خریدنے کی اجازت نہیں ہے“۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

اعلان نکاح

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 13 مارچ 2010ء کو بعد نماز عصر مسجد فضل لندن میں مکرم ڈاکٹر بلال احمد طارق صاحب ابن مکرم ڈاکٹر شبیر احمد بھٹی صاحب آف لندن کے نکاح ہمراہ مکرمہ ھبۃ الحیٔ شمس صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب مبلغ دس ہزار پونڈز سٹرلنگ حق مہر کا اعلان فرمایا۔

خطبہ مسنونہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ھبۃ الحیٔ مبلغ سلسلہ محمد جلال شمس ترکی ڈیسک کے انچارج کی بیٹی ہے۔ خود بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے دینی علم اور فہم رکھنے والی ہے۔ ایک دو کام میں نے اسے دیئے بڑی اچھی طرح کئے۔ اسی طرح ڈاکٹر بلال احمد طارق صاحب ڈاکٹر شبیر احمد بھٹی نائب امیر یوکے کے بیٹے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ بھی بڑا مخلص جماعتی کاموں میں آگے بڑھ کر حصہ لینے والا اور خدمت بجا لانے والا خاندان ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے رشتہ بابرکت فرمائے اور آئندہ نسلوں کو حقیقی خوشیاں دکھائے اور جماعت سے وابستہ رکھے بلکہ اعلیٰ خدمت کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین۔

خطبہ جمعہ

جو احمدی اس جستجو میں ہوتے ہیں کہ ہم نے خلیفہ وقت کی آواز کو سننا ہے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنی ہے، اپنی اصلاح کی طرف توجہ دینی ہے وہ نہ صرف شوق سے خطبات سنتے ہیں بلکہ اپنے آپ کو ہی ان کا مخاطب سمجھتے ہیں۔

اگر جماعت کی قدر نہیں کریں گے، اگر خلیفہ وقت کی باتوں پر کان نہیں دھریں گے تو آہستہ آہستہ نہ صرف اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے فضلوں سے دور کر رہے ہوں گے بلکہ اپنی نسلوں کو بھی دین سے دور کرتے چلے جائیں گے۔

آج جب کہ ہر طرف اسلام کے خلاف محاذ کھڑے کئے گئے ہیں حقیقی اسلام کی تصویر دنیا کے سامنے پیش کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے منسوب ہونا صرف زبانی اعلان نہیں ہے بلکہ ایک عہدِ بیعت ہے جو ہم نے آپ سے کیا ہے اور آپ کے بعد آپ کے نام پر خلیفہ وقت سے وہ عہد کیا ہے۔ اس بیعت کے مضمون کو سمجھنے کی بھی ہر احمدی کو ضرورت ہے۔

(شرائط بیعت کے حوالے سے احباب جماعت کو اہم نصائح)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 23/اپریل 2010ء بمطابق 23/شہادت 1389 ھجری شمسی بمقام سوئٹزر لینڈ

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

میں اکثر جماعت کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے بنیں اور حقیقی شکر گزاری اسی صورت میں ادا ہو سکتی ہے جب ہمارے دل میں تقویٰ ہو، جب ہم اپنے مقصدِ پیدائش کو سمجھتے ہوئے اس کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اور اس دورے کے دوران جو میں نے یورپ کے مختلف ممالک کا کیا ہے میں نے گزشتہ دو تین خطبات میں خاص طور پر اس طرف توجہ دلائی تھی۔ یہ باتیں دوہرانے کی مجھے اس وجہ سے بھی توجہ پیدا ہوئی کہ باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں MTA کی سہولت سے نوازا ہوا ہے جس میں میرے خطبات باقاعدہ آتے ہیں اور دوسرے ایسے پروگرام بھی جاری رہتے ہیں جو ہماری روحانی ترقی کے لئے ضروری ہیں پھر بھی سو فیصد افرادِ جماعت اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور ایک خاصی تعداد مردوں، عورتوں اور نوجوانوں میں ایسے افراد کی ہے جو باقاعدگی سے خطبہ بھی نہیں سنتے۔ یا سن لیں تو یہ خیال کرتے ہیں کہ شاید جس جگہ خطبہ دیا جا رہا ہے وہاں کے لوگوں کے لئے ہے۔ حالانکہ ہر خطبہ کا مخاطب ہر احمدی ہوتا ہے چاہے وہ دنیا کے کسی بھی حصہ میں رہتا ہو۔ خاص طور پر جو پرانے احمدی ہیں ان میں یہ بڑی غلط رَو پیدا ہو گئی ہے۔ نئے ہونے والے احمدیوں میں عربوں میں سے بھی لکھتے ہیں، یا جو نو مبائعین ہیں ملاقاتوں میں بتاتے ہیں کہ بعض خطبات میں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ ہمارے حالات کے متعلق آپ کہہ رہے ہیں۔ اب کچھ عرصہ سے رشین میں بھی باقاعدہ خطبہ کا ترجمہ MTA سے نشر کیا جاتا ہے اور روس کے مختلف ممالک سے احمدیوں کے، جو وہاں کے مقامی احمدی ہیں، خطوط بڑی کثرت سے آنے لگ گئے ہیں کہ خطبات نے ہم پر مثبت اثر کرنا شروع کر دیا ہے اور بعض اوقات تربیتی خطبات پر یوں لگتا ہے کہ جیسے خاص طور پر ہمارے حالات دیکھ کر ہمارے لئے دیئے جا رہے ہیں۔ بلکہ شادی بیاہ کی رسوم پر جب میں نے خطبہ دیا تھا تو اس وقت بھی خط آئے کہ ان رسوم نے ہمیں بھی جکڑا ہوا ہے اور خطبہ نے ہمارے لئے بہت سا تربیتی سامان مہیا فرمایا ہے۔ تو جو احمدی اس جستجو میں ہوتے ہیں کہ ہم نے خلیفہ وقت کی آواز کو سننا ہے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنی ہے، اپنی اصلاح کی طرف توجہ دینی ہے وہ نہ صرف شوق سے خطبات سنتے ہیں بلکہ اپنے آپ کو ہی ان کا مخاطب سمجھتے ہیں لیکن جیسا کہ میں نے کہا ایک تعداد ایسی بھی ہے جو یا تو خطبات کو سنتی نہیں یا اپنے آپ کو اس کا مخاطب نہیں سمجھتی یا رسمی طور پر سن لیتی ہے۔ اس لئے میں بعض معاملات کی طرف ہر ملک میں بار بار اپنے خطبات میں توجہ دلاتا ہوں کیونکہ دورے کی وجہ سے احمدیوں کی ایک بڑی تعداد جمعہ پر حاضر ہو جاتی ہے۔ ہر احمدی کے اندر ایک نیکی کا بیج تو ہے۔ خلافت سے ایک تعلق تو ہے جس کی وجہ سے باوجود عمومی کمزوریوں کے جب سنتے ہیں کہ خلیفہ وقت کا دورہ ہے اور خطبہ ہے، جلسہ ہے تو ایک خاص شوق اور جذبے سے اس پروگرام میں شامل ہوتے ہیں چاہے خطبہ ہو یا کوئی اور پروگرام ہو۔

پس آج اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں سوئٹزر لینڈ کے احمدیوں کو بھی بعض امور کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں اور سب سے پہلی بات تو یہی ہے جو شروع میں مَیں نے کہی کہ عبدِ شکور بنیں، شکر گزار بندے بنیں۔ خاص طور پر یورپ کے ممالک میں آنے والے احمدی اور آپ لوگ جن کو خدا تعالیٰ نے سوئٹزر لینڈ میں آ کر رہنے اور مالی سکون و کشائش عطا فرمائے، ان کو بہت زیادہ شکر گزار ہونا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ نے شکر گزاری کے مضمون کو قرآنِ کریم میں مختلف جگہوں پر بیان فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ (ابراہیم:8) اور جب تمہارے رب نے یہ اعلان کیا کہ لوگو! اگر تم شکر گزار بنے تو میں تمہیں اور بھی زیادہ دوں گا۔

پس یہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضلوں کی شکر گزاری کی طرف توجہ دلائی ہے یا اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے اظہار کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی شکر گزاری اور اس کا اظہار کیا ہے؟ اس کی شکر گزاری کا اظہار اس کی کامل فرمانبرداری ہے۔ اس کے حکموں کی پابندی ہے۔ جن باتوں کے کرنے کا اس نے حکم دیا ہے انہیں پوری توجہ سے سرانجام دینا ہے اور جن باتوں سے اس نے روکا ہے ان سے کامل فرمانبرداری کا نمونہ دکھاتے ہوئے رُک جانا ہے۔ پس اگر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننا ہے تو ایک حقیقی مومن کا کام ہے کہ اپنی زندگی عبدِ شکور بن کر گزارے اور عبدِ شکور بننے کے لئے اپنے دل و دماغ میں اٹھتے بیٹھتے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو یاد رکھے۔ اپنی زبان کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو یاد رکھتے ہوئے اس کے ذکر سے تَر رکھے۔ اللہ تعالیٰ نے جن انعامات سے نوازا ہے انہیں یاد رکھے اور انہیں یاد رکھتے ہوئے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی حمد کا اظہار ہو۔ اللہ تعالیٰ کی حمد زبان پر جاری رہے اور صرف زبان پر نہ جاری ہو بلکہ ایک حقیقی مومن کا اظہار اس کے ہر عضو سے ہوتا ہو، اس کی ہر حرکت و سکون سے ہوتا ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ایک عاجز بندہ بننے کی کوشش ہو۔ یہ عاجزی اس وقت ہو سکتی ہے جب حقیقت میں تمام نعمتوں کا دینے والا خدا تعالیٰ کی ذات کو سمجھا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا پیار دل میں ہو۔ جو نعمتیں اس نے دی ہیں ان کا استعمال اس کی دی ہوئی تعلیم کے مطابق ہو۔ صحت مند جسم دیا ہے تو عبادت اور اس کے راستے میں اس کے دین کی خدمت کر کے اس کا شکر ادا کریں۔ اگر کشائش عطا فرمائی ہے تو کسی قسم کی رعونت، تکبر اور فخر کے بغیر اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنے کی طرف توجہ کریں۔ اگر اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی صلاحیتوں اور استعدادوں اور مال اور اولاد کے صحیح مصارف خدا تعالیٰ کی دی ہوئی تعلیم کے مطابق ہیں تو طبعی شکر گزاری بھی ہے اور پھر خدا تعالیٰ جو اپنے بندے پر بہت رحم کرنے والا ہے اور ایک کے بدلے کئی گنا دینے والا ہے۔ وہ استعدادیں بھی بڑھاتا ہے، صحت بھی دیتا ہے، کشائش بھی دیتا ہے، ایک عابد بندے کو اپنے قرب سے بھی نوازتا ہے۔ اس کا جو مقصدِ پیدائش ہے اس کے حصول کی بھی توفیق دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر انسان اپنے زورِ بازو سے عبادت یعنی مقبول عبادت بھی نہیں کر سکتا۔ اگر عبادت کرتا بھی ہے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اگر وہ قابلِ قبول نہیں تو ایسی عبادت بھی بے فائدہ ہے۔ پس یہ شکر گزاری کا مضمون ہے جو نیکیوں میں بڑھنے کی بھی توفیق دیتا ہے۔ تقویٰ میں

بڑھنے کی توفیق دیتا ہے۔ کیونکہ انسان اپنے ہر قول و فعل کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا نتیجہ قرار دے کر اس کی طرف جھکتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ بھی ایسے شکر گزار بندوں کی طرف توجہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے کہ وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ۔ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالْمُتَّقِيْنَ (آل عمران: 116) اور جو نیکی بھی وہ کریں اس کی ناقدری نہیں کی جائے گی اور اللہ متقیوں کو خوب جانتا ہے۔

پس تقویٰ بھی شکر گزاری سے بڑھتا ہے کیونکہ شکر گزاری بھی ایک نیکی ہے۔ اور حقیقی نیکیوں کی توفیق بھی اپنے تمام تر وجود، مال، صلاحیتوں اور نعمتوں کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی طرف منسوب کرنے سے ملتی ہے اور ایسے نیکیوں میں بڑھنے والے اور شکر گزار مومنوں کے لئے خدا تعالیٰ خود کس طرح اپنے شکور ہونے کا ثبوت دیتا ہے، اس کی مزید وضاحت کے لئے اس طرح بیان فرمایا کہ لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ۔ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ۔ (فاطر: 31) یعنی تاکہ وہ انہیں ان کے اعمال کے پورے پورے اجر دے اور ان کو اپنے فضل سے اور بھی زیادہ بڑھا دے یقیناً وہ بہت بخشنے والا اور بہت قدر دان ہے۔

جب اللہ تعالیٰ اپنے لئے شکور کا لفظ استعمال کرتا ہے تو بندوں والی عاجزی اور شکر گزاری نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ جو تمام طاقتوں اور قدرتوں کا مالک ہے وہ جب شکور بنتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کی عاجزی اور شکر گزاری اور نیکیوں میں آگے بڑھنے کو پسند کیا ہے اور خالص ہو کر اس کی خاطر کی گئی عبادتیں اور تمام نیکیاں اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہیں۔ اس لئے اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے غفور کے لفظ کے ساتھ شکور کا لفظ استعمال فرمایا کہ وہ بخشنے والا ہے اور قدر دان ہے۔ انسان جو کمزور ہے جب اس کو احساس ہو جائے کہ میں نے ہر نیکی خدا تعالیٰ کی خاطر بجا لانی ہے اور اس کا شکر گزار بندہ بننا ہے اور خالص ہو کر اس کی طرف جھکنا ہے تو اللہ تعالیٰ جو بہت بخشنے والا ہے، جس کی رحمت بہت وسیع ہے وہ اپنی مغفرت کی چادر میں اپنے بندے کو ڈھانپ لیتا ہے۔ اس کے گناہوں اور کمزوریوں کی پردہ پوشی فرماتا ہے اور اپنی طرف بڑھنے والے اپنے بندے کے ہر قدم کو بڑی قدر کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کے انعامات میں اضافہ کرتا چلا جاتا ہے۔ پس یہ ہمارا خدا ہے جو ہر لحاظ سے اپنے بندے کو نوازتا ہے۔ اسے دنیا بھی ملتی ہے اور اس کو نیکیوں کے اجر بھی ملتے ہیں۔ اگر ایسے مہربان اور قدر دان خدا کو چھوڑ کر بندہ اور طرف جائے تو ایسے شخص کو بیوقوف اور بدقسمت کے علاوہ اور کیا کہا جا سکتا ہے؟

پس آپ لوگ جو اس ملک میں آ کر آباد ہوئے ہیں، اپنے جائزے لیں۔ آپ اپنے ماضی کو دیکھیں اور اس پر نظر رکھیں تو آپ میں سے اکثر یہی جواب پائیں گے کہ خدا تعالیٰ نے ہم پر اپنا فضل فرمایا ہے۔ اپنے وطن سے بے وطنی کوئی بلا وجہ اختیار نہیں کرتا۔ یا تو ظالموں کی طرف سے زبردستی نکالا جاتا ہے یا ظلموں سے تنگ آ کر خود انسان نکلتا ہے، یا معاش کی تلاش میں نکلتا ہے۔ اگر احمدی اپنے جائزے لیں تو صاف نظر آئے گا کہ جو صورتیں میں نے بیان کی ہیں ان میں سے اگر پہلی صورت مکمل طور پر نہیں تو دوسری دو صورتیں بہر حال ہیں۔ ظلموں سے تنگ آ کر نکلنا بھی جیسا کہ میں نے کہا ذہنی سکون اور معاش کی تلاش کی وجہ سے ہی ہے۔ اور ان ملکوں کی حکومتوں نے آپ کے حالات کو حقیقی سمجھ کر آپ لوگوں کو یہاں ٹھہرنے کی اجازت دی ہوئی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ سب فضل ہم پر احمدیت کی وجہ سے کئے ہیں۔ پس یہ پھر اس طرف توجہ دلانے والی چیز ہے کہ احمدیت کے ساتھ اس طرح چمٹ جائیں جو ایک مثال ہو تو پھر یہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی شکر گزاری ہوگی۔

اگر جماعت کی قدر نہیں کریں گے اگر خلیفہ وقت کی باتوں پر کان نہیں دھریں گے تو آہستہ آہستہ نہ صرف اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے فضلوں سے دور کر رہے ہوں گے بلکہ اپنی نسلوں کو بھی دین سے دور کرتے چلے جائیں گے۔ پس غور کریں، سوچیں کہ اگر یہ دنیا آپ کو دین سے دور لے جا رہی ہے تو یہ انعام نہیں ہلاکت ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا انکار ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی بے قدری ہے۔ ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہم نے اس زمانے کے امام کی بیعت کی ہے جس کے آنے کی ہر قوم منتظر ہے۔ جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے پیار کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ جس کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام بھیجا ہے۔ (المعجم الاوسط جلد 3 من اسمہ عیسیٰ حدیث نمبر 4898 صفحہ 384-383۔ دار الفکر، عمان اردن طبع اول 1999ء) تو کیا ایسے شخص کی طرف منسوب ہونا کوئی معمولی چیز ہے؟ یقیناً یہ بہت بڑا اعزاز ہے جو ایک احمدی کو ملا ہے۔ پس اس اعزاز کی قدر کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ یہ قدر پھر ایک حقیقی احمدی کو عبد شکور بنائے گی اور پھر وہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کو پہلے سے بڑھ کر اترتے دیکھے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے منسوب ہونا صرف زبانی اعلان نہیں ہے بلکہ ایک عہد بیعت ہے جو ہم نے آپ سے کیا ہے اور آپ کے بعد آپ کے نام پر خلیفہ وقت سے وہ عہد کیا ہے۔ اس بیعت کے مضمون کو سمجھنے کی بھی ہر احمدی کو ضرورت ہے۔ بیعت بیچ دینے کا نام ہے۔ یعنی اپنی خواہشات، تمام تر خواہشات اور جذبات کو خدا تعالیٰ کے حکموں پر قربان کرنے اور ان کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کا ایک عہد ہے۔ اپنی مرضی کو بالکل ختم کرنے کا نام ہے جو خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر کیا جاتا ہے اور اگر اس دن پر یقین ہو جو خدا تعالیٰ سے ملنے کا دن ہے، جس دن ہر عہد کے بارے میں پوچھا جائے گا تو انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ نے کن کن باتوں پر ہم سے عہد لیا ہے۔ ان کو میں مختصر آپ کے سامنے رکھ دیتا ہوں۔ ہر ایک اپنے جائزے خود لے کہ کیا اس کی زندگی اس کے مطابق گزر رہی ہے یا گزارنے کی کوشش ہے۔ اگر نہیں تو اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کو سامنے رکھ کر کہ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ۔ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا (بنی اسرائیل: 35) اور اپنے عہد کو پورا کرو، ہر عہد کے متعلق یقیناً جواب طلبی ہوگی، ہمیں اپنی عاقبت کی فکر کرنی چاہئے کہ اس عارضی زندگی کے بعد ایک اخروی اور ہمیشہ کی زندگی کا دور شروع ہونا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم سے کیا عہد لیا ہے؟ اس کو مَیں مختصر بیان کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ سچے دل سے ہر قسم کے شرک سے دور رہنے کا عہد کرو۔ اور شرک کے بارے میں آپ نے بڑی وضاحت سے ایک دوسری جگہ فرمایا ہے کہ شرک صرف ظاہری بتوں اور پتھروں کا شرک نہیں ہے بلکہ ایک مخفی شرک بھی ہوتا ہے۔ اپنے کاموں کی خاطر اپنی نمازوں کو قربان کرنا یہ بھی شرک ہے۔ نمازوں سے بے توجہگی دوہرا گناہ ہے۔ ایک تو اپنے مقصدِ پیدائش سے دوری ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جنوں اور انسانوں کو عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ دوسرے یہ ہے کہ دنیا کو اُس پر مقدم کرنا ہے۔ گویا کہ رازق خدا تعالیٰ نہیں بلکہ آپ کی کوششیں ہیں اور آپ کے کاروبار یا ملازمتیں ہیں۔ بعض دفعہ اولاد بھی خدا تعالیٰ کے حکموں کے مقابلے پر کھڑی ہو جاتی ہے۔ وہ بھی ایک شرک کی قسم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے واضح حکم کا انکار کر کے اولاد کی بات ماننا بھی ایک قسم کا مخفی شرک ہے۔ بلکہ بعض اوقات اللہ تعالیٰ کی یاد کو یہ چیزیں بھلا دیتی ہیں۔ کئی لوگ ہیں جو احمدیت سے دور ہٹے ہیں تو اولاد کی وجہ سے۔ اولاد کے بے جا لاڈ پیار نے اور اولاد کی آزادی نے اولاد کو جب دین سے ہٹایا تو خود ماں باپ بھی دین سے ہٹ گئے۔ اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں ایک جگہ فرماتا ہے۔ کہ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۔ (المنافقون: 10) کہ اے مومنو! تمہیں تمہارے مال اور اولادیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں۔

پس جب بھی اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کوئی دوسری چیز اہمیت حاصل کرے گی تو اللہ تعالیٰ کے ذکر، اس کی یاد، اس کی عبادت سے غافل کرے گی اور یہی مخفی شرک ہے کہ خدا تعالیٰ کے مقابلے پر دوسری چیزوں کو ترجیح دی جا رہی ہو۔ یہ غفلت معمولی غفلت نہیں ہے بلکہ ہلاکت کی طرف لے جانے والی غفلت ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو یہ تنبیہ فرمائی ہے کہ یہ نہ سمجھنا کہ ہمارا عہدِ بیعت کر لینا، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہو جانا کافی ہے بلکہ ہر لحہ تمہیں خدا تعالیٰ کی یاد سے اپنے دل و دماغ کو تازہ رکھنے کی ضرورت ہے تاکہ ہر قسم کے شرک سے انتہائی دوری پیدا ہو جائے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک احمدی سے توقع رکھی ہے کہ ہر قسم کے جھوٹ، زنا، بدنظری، لڑائی جھگڑا، ظلم، خیانت، فساد، بغاوت سے ہر صورت میں بچنا ہے۔ ہر وقت اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ میں ان برائیوں سے بچ رہا ہوں؟ بعض لوگ ان باتوں کو چھوٹی اور معمولی چیز سمجھتے ہیں۔ اپنے کاروبار میں، اپنے معاملات میں جھوٹ بول جاتے ہیں۔ ان کے نزدیک جھوٹ بھی معمولی چیز ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بھی شرک کے برابر ٹھہرایا ہے۔ زنا ہے، بدنظری وغیرہ ہے۔ یہ برائیاں آج کل میڈیا کی وجہ سے عام ہو گئی ہیں۔ گھروں میں ٹیلی ویژن کے ذریعہ یا انٹرنیٹ کے ذریعہ سے ایسی ایسی بیہودہ اور لچر فلمیں اور پروگرام وغیرہ دکھائے جاتے ہیں جو انسان کو برائیوں میں دھکیل دیتے ہیں۔ خاص طور پر نوجوان لڑکے لڑکیاں بعض احمدی گھرانوں میں بھی اس برائی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ پہلے تو روشن خیالی کے نام پر ان فلموں کو دیکھا جاتا ہے۔ پھر بعض بدقسمت گھر عملاً ان برائیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ تو یہ جو زنا ہے یہ دماغ کا اور آنکھ کا زنا بھی ہوتا ہے اور پھر یہی زنا بڑھتے بڑھتے حقیقی برائیوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔ ماں باپ شروع میں احتیاط نہیں کرتے اور جب پانی سر سے اونچا ہو جاتا ہے تو پھر افسوس کرتے اور روتے ہیں کہ ہماری نسل بگڑ گئی، ہماری اولادیں برباد ہو گئی ہیں۔ اس لئے چاہئے کہ پہلے نظر رکھیں۔ بیہودہ پروگراموں کے دوران بچوں کو ٹی وی کے سامنے نہ بیٹھنے دیں اور انٹرنیٹ پر بھی نظر رکھیں۔ بعض ماں باپ زیادہ پڑھے لکھے نہیں ہیں۔ جماعتی نظام کا کام ہے کہ ان کو اس بارے میں آگاہ کریں۔ اسی طرح انصار اللہ ہے، لجنہ ہے، خدام الاحمدیہ ہے یہ تنظیمیں اپنی اپنی تنظیموں کے ماتحت بھی ان برائیوں سے بچنے کے پروگرام بنائیں۔ نوجوان لڑکوں لڑکیوں کو جماعتی نظام سے اس طرح جوڑیں، اپنی تنظیموں کے ساتھ اس طرح جوڑیں کہ دین ان کو ہمیشہ مقدم رہے اور اس بارے میں ماں باپ کو بھی جماعتی نظام سے یا ذیلی تنظیموں سے بھرپور تعاون کرنا چاہئے۔ اگر ماں باپ کسی قسم کی کمزوری دکھائیں گے تو اپنے بچوں کی ہلاکت کا سامان کر رہے ہوں گے۔ خاص طور پر گھر کے جو نگران ہیں یعنی مردان کا سب سے زیادہ یہ فرض ہے اور ذمہ داری ہے کہ اپنی اولادوں کو اس آگ میں گرنے سے بچائیں جس آگ کے عذاب سے خدا تعالیٰ نے آپ کو یا آپ کے بڑوں کو بچایا ہے اور اپنے فضل سے زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ دنیا خاص طور پر دوسرے مسلمان شدید بے چینی میں مبتلا ہیں کہ ان کو کوئی ایسی لیڈر شپ ملے جو ان کی رہنمائی کرے۔ لیکن

THOMPSON & CO SOLICITORS

New Office in Morden

Consult us for your legal requirements

such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.

Contact: Anas A.Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) **& David Wilson.**

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005

Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040

Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697

Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

آپ پر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا ہوا ہے کہ زمانے کے امام کی بیعت میں آ کر رہنمائی مل رہی ہے۔ خلافت کے ساتھ وابستہ رہنے سے نیکیوں پر قائم رہنے کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے یہ سب فضل تقاضا کرتے ہیں کہ توجہ دلانے پر ہر برائی سے بچنے کا عہد کرتے ہوئے لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھیں۔ نیکیوں پر خود بھی قدم ماریں اور اولاد کو بھی اس پر چلنے کی تلقین کریں اور اس کے لئے کوشش کریں۔ خدا تعالیٰ کے اس ارشاد اور انذار کو ہمیشہ سامنے رکھیں کہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَ اَھْلِیْکُمْ نَارًا (سورۃ التحریم:7) اے مومنو! اپنے آپ کو بھی اور اپنی اولاد کو بھی آگ سے بچاؤ۔ آج کل تو دنیا کی چمک دمک اور لہو ولعب، مختلف قسم کی برائیاں جو مغربی معاشرے میں برائیاں نہیں کہلاتیں لیکن اسلامی تعلیم میں وہ برائیاں ہیں، اخلاق سے دور لے جانے والی ہیں، منہ پھاڑے کھڑی ہیں جو ہر ایک کو اپنی لپیٹ میں لینے کی کوشش کرتی ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا پہلے روشن خیالی کے نام پر بعض غلط کام کئے جاتے ہیں اور پھر وہ برائیوں کی طرف دھکیلتے چلے جاتے ہیں۔ تو یہ نہ ہی تفریح ہے، نہ آزادی بلکہ تفریح اور آزادی کے نام پر آگ کے گڑھے ہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے جو اپنے بندوں پر انتہائی مہربان ہے، مومنوں کو کھول کر بتا دیا کہ یہ آگ ہے، یہ آگ ہے اس سے اپنے آپ کو بھی بچاؤ اور اپنی اولادوں کو بھی بچاؤ۔ نوجوان لڑکے لڑکیاں جو اس معاشرے میں رہ رہے ہیں ان کو بھی میں کہتا ہوں کہ یہ تمہاری زندگی کا مقصد نہیں ہے۔ یہ نہ سمجھو کہ یہی ہماری زندگی کا مقصد ہے کہ اس لہو ولعب میں پڑا جائے، یہی ہمارے لئے سب کچھ ہے۔ ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے تمہارے میں اور غیر میں فرق ہونا چاہئے۔ اسی طرح ہر احمدی کو ہر قسم کے ظلم سے بچنے کی ضرورت ہے۔ آپس میں محبت و پیار اور بھائی چارے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ ہر قسم کے دھوکے سے اپنے آپ کو بچانے کی ضرورت ہے۔ نظامِ جماعت کی پابندی کی ضرورت ہے۔ جماعت احمدیہ کی خوبصورتی تو نظام جماعت ہی ہے۔ اگر اس خوبصورتی سے دور ہٹ گئے تو ہمارے میں اور غیر میں کیا فرق رہ جائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ تم نمازیں پڑھتے ہو وہ بھی نمازیں پڑھتے ہیں۔ تم روزے رکھتے ہو دوسرے مسلمان بھی روزے رکھتے ہیں۔ تم حج پر جاتے ہو دوسرے بھی حج پر جاتے ہیں۔ یا بعض صدقات بھی دیتے ہیں تو کوئی فرق ہونا چاہئے۔ ایک بڑا واضح فرق نظامِ جماعت ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ خلافت سے تو ہمارا وفا کا تعلق ہے لیکن جماعتی نظام سے اختلاف ہے۔ جماعتی نظام بھی خلافت کا بنایا ہوا نظام ہے، اگر کسی عہدیدار سے شکایت ہے تو خلیفۂ وقت کو لکھا جا سکتا ہے۔ اس کی شکایت کی جا سکتی ہے۔ لیکن نظامِ جماعت کی اطاعت سے باہر نکلنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ اسی طرح عہدیداروں کا بھی کام ہے کہ لوگوں کے لئے ابتلا کا سامان نہ بنیں۔ لوگوں کو ابتلا میں نہ ڈالیں اور سچی ہمدردی اور خیر خواہی سے ہر ایک سے سلوک کریں۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی شرائطِ بیعت میں نمازوں کی طرف توجہ دلائی ہے کہ میرے سے منسوب ہونے کے لئے نمازیں شرط ہیں۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 159 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ) اس بارے میں پہلے بھی بتا چکا ہوں۔ لیکن اس مضمون کو آپ نے نمازوں کے ساتھ اس طرح بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد کرو اور اس کے احسانوں کو ہمیشہ یاد رکھو۔

پھر چوتھی شرط بیعت آپ نے بیان فرمائی کہ نفسانی جوش کے تحت نہ زبان سے نہ ہاتھ سے کسی کو تکلیف نہیں دینی۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 159 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ نے فرمایا کہ ہر حالت میں، تنگی کے حالات ہوں یا آسائش کے خدا تعالیٰ سے بے وفائی نہیں کرنی بلکہ اللہ تعالیٰ سے تعلق میں قدم آگے بڑھانا ہے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 159 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ) جیسا کہ میں بیان کر آیا ہوں کشائش جو اللہ تعالیٰ نے اس ملک میں آنے کی وجہ سے آپ کو عطا فرمائی ہے اس کے حقیقی شکرگزار بندے بنیں۔ بعض لوگ آج کل کے معاشی حالات کی وجہ سے جو دنیا میں گزشتہ تقریباً دو سال سے عمومی طور پر چل رہے ہیں پریشانی کا شکار بھی ہیں۔ لیکن اس پریشانی میں بھی خدا تعالیٰ کا دامن نہیں چھوڑنا۔ یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کھول کر بیان فرمایا ہے۔

پھر ایک شرط یہ آپ نے رکھی کہ دنیا کی رسموں اور ہوا و ہوس سے اپنے آپ کو بچانا ہے۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی کامل اطاعت کرنی ہے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 159 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ) اب اللہ اور اس کے رسول کی کامل اطاعت کرنے کے لئے قرآنِ کریم کو پڑھنے کی ضرورت ہے۔ اس پر توجہ دینے کی ضرورت ہے، اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے تا کہ قرآنِ کریم میں اس کے جو حکم ہیں ان کو سمجھ کر ان پر عمل کرنے کی طرف توجہ پیدا ہو۔

پھر ایک شرط یہ فرمائی کہ ہر قسم کا تکبر چھوڑنا ہوگا اور عاجزی اختیار کرنی ہوگی۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 159 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

پھر آٹھویں شرط میں آپ فرماتے ہیں کہ اور دین اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان، مال اور عزت اور اولاد اور ہر ایک عزیز سے زیادہ عزیز سمجھ لیں۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 160 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

پس یہ ایک بہت اہم شرط ہے۔ ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ وہ احمدی ہونے کے ناطے احمدیت کا نمائندہ ہے۔ اور اسلام کی حقیقی تصویر بننے کی اس نے کوشش کرنی ہے۔ غیر احمدی مسلمانوں کی نظریں بھی ہم پر ہیں اور غیر مسلموں کی نظریں بھی ہم پر ہیں۔ ہم یہ دعویٰ کر کے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں کہ ہم اسلام کی حقیقی تصویر ہیں۔ جب ہم اسلام کی حقیقی تصویر ہیں تو اسلام کی عزت کو قائم رکھنے کی ذمہ داری بھی ہمارے سپرد ہے۔ ہم نے ایک نمونہ بننا ہے۔ اور جب ہمارے نمونے ہوں گے تو تبھی ہم تبلیغ کے میدان میں بھی ترقی کر سکتے ہیں۔ دین کی عزت اور اسلام کی ہمدردی ہم سے یہ تقاضا کرتی ہے کہ اس عزت کو دنیا میں قائم کریں۔

آج جب کہ ہر طرف اسلام کے خلاف محاذ کھڑے کئے گئے ہیں آپ اسلام کی حقیقی تصویر دنیا کے سامنے پیش کریں۔ اسلام مخالف لوگوں نے یہاں اس ملک میں بھی اسلام کو بدنام کرنے کا ایک طریق اختیار کیا ہے کہ مسلمانوں کی مسجدوں کے مینارے نہ بننے دیئے جائیں۔ اگر یہ مینارے ختم ہو گئے تو مسلمانوں کے جرائم اور ان کی دنیا میں فساد پیدا کرنے کی جو ساری activities ہیں وہ بقول ان کے ختم ہو جائیں گی۔ بے شک یہ میناروں کا فیصلہ تو ہو چکا ہے۔ لیکن اس ایشو کو ہر وقت زندہ رکھیں۔ وقتاً فوقتاً اخباروں میں لکھیں، سیمینار کریں یا اور مختلف طریقوں سے اس طرف لوگوں کی توجہ کراتے رہیں۔ جس طرح توجہ سے انہوں نے ریفرینڈم کروا کر یہ قانون پاس کروایا ہے اسی طرح ریفرینڈم سے قانون ختم بھی ہو سکتا ہے۔ بے شک میناروں کی اپنی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ یہ تو بہت بعد میں بننے شروع ہوئے ہیں لیکن یہاں اسلام کی عزت کا سوال ہے کہ اسلام کو میناروں کے نام پر بدنام کیا جا رہا ہے۔ اس لئے مسلسل کوشش ہوتی رہنی چاہئے۔ جماعت احمدیہ کی مثال دنیا کے سامنے پیش کریں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے 195 ممالک میں جماعت قائم ہے۔ کسی ایک جگہ بھی مثال دو، یہاں سوئٹزرلینڈ میں ہی مثال دو کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے کبھی کوئی قانون شکنی کی گئی ہو یا کسی بھی فساد میں جماعت نے حصہ لیا ہو، یا حکومت کے خلاف کسی بغاوت میں شامل ہوئے ہوں۔ بلکہ قوانین کی مکمل پابندی کی جاتی ہے۔ ہم ہیں جو اسلام کی حقیقی تصویر پیش کرنے والے ہیں۔ ذاتی رابطوں سے اپنے تعلقات کو بھی وسیع کریں۔ اپنے گھروں میں بیٹھ کر اپنے ماحول میں نہ بیٹھے رہیں۔ جن کو زبان آتی ہے، جن کے اردگرد ماحول میں شرفاء ہیں وہ اس ماحول میں رابطے کریں۔ تبلیغی میدان کو وسیع کریں۔ جن کو صحیح طرح زبان نہیں آتی وہ کوئی لٹریچر لے کر تقسیم کرنا شروع کر دیں۔ بہرحال پوری جماعت کے ہر فرد کو اس بات میں اپنے آپ کو ڈالنا ہوگا۔ تبھی آپ کی تھوڑی تعداد بھی جو ہے وہ مؤثر کردار ادا کر سکتی ہے۔ کیونکہ اسلام کی صحیح تصویر پیش کرنا اور تبلیغ کی مہم میں اسلام کی اور دین کی عزت اور عظمت قائم کرنا ضروری ہے۔ جب تک ہم ایک مسلسل جدوجہد کے ساتھ اپنی تعداد میں اضافے کی کوشش نہیں کرتے ہم دین کی عزت قائم کرنے اور اسلام کی ہمدردی کا حق ادا نہیں کر سکتے یا حق ادا کرنے کی کوشش کرنے والے نہیں کہلا سکتے۔

اسی طرح آج کل یورپ میں اسلام کو بدنام کرنے کا ایک ایشو پردہ کا بھی اٹھا ہوا ہے۔ ہماری بچیاں جو ہیں اور عورتیں جو ہیں ان کا کام ہے کہ اس بارے میں ایک مہم کی صورت میں اخباروں میں مضامین اور خطوط لکھیں۔ انگلستان میں یا جرمنی وغیرہ میں بچیوں نے اس بارے میں بڑا اچھا کام کیا ہے کہ پردہ عورت کی عزت کے لئے ہے اور یہ تصور ہے جو مذہب دیتا ہے، ہر مذہب نے دیا ہے کہ عورت کی عزت قائم کی جائے۔ بعضوں نے تو پھر بعد میں اس کی صورت بگاڑ لی۔ عیسائیت میں تو ماضی میں زیادہ دور کا عرصہ بھی نہیں ہوا جب عورت کے حقوق نہیں ملتے تھے اور اس کو پابند کیا جاتا تھا، بعض پابندیوں میں جکڑا ہوا تھا۔ تو بہرحال یہ عورت کی عزت کے لئے ہے۔ عورت کی یہ فطرت ہے کہ وہ اپنی عزت چاہتی ہے اور ہر شخص چاہتا ہے لیکن عورت کا ایک اپنا وقار ہے جس وقار کو وہ قائم رکھنا چاہتی ہے اور رکھنا چاہئے۔ اور اسلام عورت کی عزت اور احترام اور حقوق کا سب سے بڑا علمبردار ہے۔ پس یہ کوئی جبر نہیں ہے کہ عورت کو پردہ پہنایا جاتا ہے یا حجاب کا کہا جاتا ہے۔ بلکہ عورت کو اس کی انفرادیت قائم کرنے اور مقام دلوانے کے لئے یہ سب کوشش ہے۔

اس کے ساتھ ہی میں ان احمدی لڑکیوں کو بھی کہتا ہوں جو کسی قسم کے complex میں مبتلا ہیں کہ اگر دنیا کی باتوں سے گھبرا کر یا فیشن کی رَو میں بہہ کر انہوں نے اپنے حجاب اور پردے اتار دیئے تو پھر آپ کی عزتوں کی بھی کوئی ضمانت نہیں ہوگی۔ آپ کی عزت دین کی عزت کے ساتھ ہے۔ میں پہلے بھی ایک مرتبہ ایک واقعہ کا ذکر کر چکا ہوں۔ اس طرح کے کئی واقعات ہیں۔ ایک احمدی بچی کو اس کے باس (Boss) نے نوٹس دیا کہ اگر تم حجاب لے کر دفتر آئی تو تمہیں کام سے فارغ کر دیا جائے گا اور ایک مہینہ کا نوٹس ہے۔ اس بچی نے دعا کی کہ اے اللہ! میں تو تیرے حکم کے مطابق یہ کام کر رہی ہوں اور تیرے دین پر عمل کرتے ہوئے یہ پردہ کر رہی ہوں۔ کوئی صورت نکال۔ اور اگر ملازمت میرے لئے اچھی نہیں تو ٹھیک ہے پھر کوئی اور بہتر انتظام کر دے۔ تو بہرحال ایک مہینہ تک وہ افسر اس بچی کو تنگ کرتا رہا کہ بس اتنے دن رہ گئے ہیں اس کے بعد تمہیں فارغ کر دیا جائے گا۔ اور یہ بچی دعا کرتی رہی۔ آخر ایک ماہ کے بعد یہ بچی تو اپنی کام پر قائم رہی لیکن اس افسر کو اس کے بالا افسر نے اس کی کسی غلطی کی وجہ سے فارغ کر دیا یا دوسری جگہ بھجوا دیا اور اس طرح اس کی جان چھوٹی۔ اگر نیت نیک ہو تو اللہ تعالیٰ اسباب پیدا فرما دیتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ سے

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

تعلق ہے تو خدا تعالیٰ ایسے طریق سے مدد فرماتا ہے کہ انسان حیران رہ جاتا ہے اور بے اختیار اللہ تعالیٰ کی حمد کے الفاظ دل سے نکلتے ہیں۔

پھر نویں شرط میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خلق اللہ سے ہمدردی اور بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچانے کا لکھا ہے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 160 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ) یہ بھی حقیقی رنگ میں اس وقت ہوسکتا ہے جب خالص ہمدردی کے جذبے کے تحت دنیا کو خدا تعالیٰ کے قریب کرنے کی کوشش کریں اور انہیں کامل اور مکمل دین کے بارے میں بتائیں۔ اور یہ اس وقت ہوگا جب پیغام پہنچانے والے کے اپنے عمل بھی اس تعلیم کے مطابق ہوں گے۔ اور پھر ایک درد کے ساتھ ماحول میں پیغام پہنچانے کی کوشش کریں گے۔

شرائطِ بیعت کی آخری شرط میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ مجھ سے اطاعت اور تعلق سب دنیاوی رشتوں سے زیادہ ہو۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 160 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

پس ہر ایک کو جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ ہمارے رشتے، ہماری عزیز داریاں، ہمارے تعلقات، ہماری قرابت داریاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تعلق میں حائل تو نہیں ہو رہے اور اس کے معیار کا علم ہمیں اس وقت ہوگا جب ہم آپ کی تعلیم (جو اسلام کی حقیقی تعلیم ہے) کا جؤا مکمل طور پر اپنے گلے میں ڈالنے والے ہوں گے یا اس کے لئے کوشش کرنے والے ہوں گے۔ آپ نے اپنے بعد جس قدرتِ ثانیہ کے آنے کی خوشخبری دی تھی جو دائمی ہوگی اس قدرتِ ثانیہ یعنی خلافت کے ساتھ کامل اطاعت اور وفا کا نمونہ بھی آپ دکھائیں گے۔ اگر ہر ایک حقیقی تعلق کو قائم رکھنے کا عہد کرے گا تو وہ حقیقت میں آپ کی جماعت میں شمار ہوگا ورنہ احمدیت کا صرف لیبل ہے۔ یہ نہ ہو کہ بعد میں آنے والے احمدی آگے نکل کر ان برکات سے فیض پالیں اور پرانے احمدی جن کے باپ دادا نے قربانیاں دے کر احمدیت کے چشمے اپنے گھروں میں جاری کئے تھے وہ اس چشمے سے محروم ہو جائیں۔ پس بہت دعاؤں اور توجہ کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”یقیناً سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ لوگ پیارے نہیں ہیں جن کی پوشاکیں عمدہ ہوں اور وہ بڑے دولت مند اور خوش خور ہوں بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ پیارے ہیں جو دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں اور خالص خدا ہی کے لئے ہو جاتے ہیں۔ پس تم اس امر کی طرف توجہ کرو، نہ پہلے امر کی طرف“۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 596 جدید ایڈیشن)

پھر آپ فرماتے ہیں۔” وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ (آل عمرن: 58) یعنی اور وہ لوگ جنہوں نے تیری پیروی کی انہیں ان لوگوں پر جنہوں نے تیرا انکار کیا قیامت تک غالب رکھوں گا۔ یہ الہام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دو تین دفعہ ہوا۔ قرآنِ کریم کی آیت بھی ہے۔ اور 1883ء میں شاید اس وقت پہلی دفعہ ہوا جب آپ کی جماعت کی ابھی بنیاد بھی نہیں پڑی تھی۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس ضمن میں پھر فرماتے ہیں کہ ”وہ میرے متبعین کو میرے منکروں اور مخالفوں پر غلبہ دے گا لیکن غور طلب بات یہ ہے کہ متبعین میں سے ہر شخص میرے ہاتھ پر بیعت کرنے سے داخل نہیں ہوسکتا جب تک اپنے اندر وہ اتباع کی پوری کیفیت پیدا نہیں کرتا متبعین میں داخل نہیں ہوسکتا۔.......... ایسی پیروی کہ گویا اطاعت میں فنا ہو جاوے اور نقشِ قدم پر چلے۔ اس وقت تک اتباع کا لفظ صادق نہیں آتا۔“ فرماتے ہیں کہ ”اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ایسی جماعت میرے لئے مقدر کی ہے جو میری اطاعت میں فنا ہو اور پورے طور پر میری اتباع کرنے والی ہو۔“

فرمایا: ”یہ ضروری امر ہے کہ میں تمہیں توجہ دلاؤں کہ تم خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا کرو اور اسی کو مقدم کر لو اور اپنے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک جماعت کو ایک نمونہ سمجھو۔ ان کے نقشِ قدم پر چلو“۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 597-596 جدید ایڈیشن)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہمارے سے یہ توقعات ہیں۔ اگر ہم حقیقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تعلق جوڑنا چاہتے ہیں تو ہمیں آپ کی توقعات پر پورا اترنے کی کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ حقیقی متبع بننے کے لئے اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ بوڑھوں، عورتوں، نوجوانوں کو اپنے جائزے لینے ہوں گے۔ والدین کو اپنے گھروں کی نگرانی کرنی ہوگی۔ بچوں کے اٹھنے بیٹھنے اور نقل و حرکت پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ پیار سے ان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم سے آگاہ کریں۔ یہ ماؤں کا بھی کام ہے، باپوں کا بھی کام ہے۔ ایک احمدی مسلمان اور ایک غیر احمدی مسلمان کے فرق کو واضح کرنے کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی بیان کیا ہے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ کیا فرق ہے۔ اگر ہمارے اندر کوئی واضح فرق نظر نہیں آتا۔ علاوہ ایک نظام کے ہمارے عمل میں بھی ایک واضح فرق ہونا چاہئے۔ اسی طرح جیسا کہ میں نے کہا کہ جماعتی نظام اور تمام ذیلی تنظیموں کو اپنے دائرے میں فعال تربیتی پروگرام بنانے کی ضرورت ہے۔ اگر صرف دولت کمانے اور دنیاوی آسائشوں اور چمک دمک کے حصول میں زندگیاں گزار دیں تو یہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکر گزاری ہے۔ جن میں سے سب سے بڑی نعمت جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائی ہے وہ حضرت مسیح موعودؑ کو قبول کرنا ہے، ان کی بیعت میں آنا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو حقیقی احمدی بننے کی توفیق عطا فرمائے اور وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے حصہ لیتا رہے۔ آمین

جماعت احمدیہ سپین کے 25ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب و بابرکت انعقاد

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بنفس نفیس بابرکت شمولیت اور خطاب

علماء سلسلہ کی مختلف موضوعات پر تقاریر، دستی بیعت، پریس کوریج

(رپورٹ: فضل احمد مجوکہ مربی سلسلہ)

الحمد للہ امسال اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ سپین کو اپنا پچیسواں جلسہ سالانہ 2 اور 3 اپریل 2010ء کو مسجد بشارت پیدرو آباد سپین میں منعقد کرنے کی توفیق دی۔

جب جماعتِ احمدیہ سپین کو یہ اطلاع ملی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ 29 مارچ سے 12 اپریل 2010ء تک سپین کے دوسرے دورہ کے لئے تشریف لا رہے ہیں اور جماعت احمدیہ سپین کے 25ویں جلسہ سالانہ میں رونق افروز ہوں گے تو تمام احبابِ جماعت انصار، خدام، اطفال اور لجنہ اماء اللہ سبھی بڑے جوش اور جذبہ کے ساتھ حضور کی آمد اور جلسہ سالانہ کی تیاریوں کے سلسلہ میں مصروف ہو گئے۔ مختلف دِنوں میں مختلف جماعتوں کے خدام اور انصار وقارِ عمل کے سلسلہ میں مسجد بشارت پیدرو آباد آتے رہے۔ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس کے سپین میں ورود اور جلسہ سالانہ کی خوشی میں مسجد بشارت کو خوبصورت اور رنگا رنگ جھنڈیوں سے سجایا گیا۔ جھنڈیوں پر اھلاً و سھلاً و مرحبا، خوش آمدی نیک آمدی، جی آیاں نوں، خلافت زندہ باد اور دیگر کلمات لکھے تھے۔ مختلف جگہوں پر بینرز آویزاں کیے گئے۔ خوبصورت گیٹ بنائے گئے۔ مسجد اور درختوں پر چراغاں کیا گیا۔

امسال جلسہ سالانہ کے لئے 5 مارکیاں لگائی گئیں۔ ایک مردانہ جلسہ گاہ کے لئے۔ دوسری مردانہ رہائش گاہ اور کھانے کے لئے۔ تیسری لجنہ جلسہ گاہ، رہائش گاہ اور کھانے کے لئے۔ چوتھی لنگر خانہ کے لئے جبکہ پانچویں مارکی سٹور کے طور پر استعمال کی گئی۔

مؤرخہ 31 مارچ بروز بدھ شام تقریباً 6 بجے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ کے انتظامات کا جائزہ لیا۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ Library & Exibition Hall میں تشریف لائے اور جائزہ کے بعد مکرم امیر صاب کو ہدایات سے نوازا۔ اسی طرح لنگر خانہ، ڈائیننگ ہال، رہائش گاہ، جلسہ گاہ، دفاتر اور مسجد سے ملحقہ عمارتوں کا بھی معائنہ کیا اور امیر صاحب کو مختلف ہدایات سے نوازا۔

تقریب پرچم کشائی اور افتتاحی خطاب

2/اپریل بروز جمعہ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دوپہر 1 بج کر 55 منٹ پر لوائے احمدیت لہرایا۔ جھنڈا کے لہراتے ہی فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔ مکرم مبارک احمد خانصاحب امیر جماعت احمدیہ نے سپین کا جھنڈا لہرایا۔ اس کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ نے دعا کروائی۔ اور پھر 2 بج کر 5 منٹ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ گاہ تشریف لے گئے جہاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ کے ساتھ جلسہ سالانہ کا افتتاح فرمایا۔ (حضور انور کے خطبہ کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل میں شائع ہو چکا ہے)

5 بج کر 30 منٹ پر جلسہ سالانہ کے پہلے سیشن کا آغاز ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد تین تقاریر ہوئیں۔ سب سے پہلی تقریر مکرم مبارک احمد خانصاحب امیر جماعتِ احمدیہ سپین نے ”جلسہ سالانہ کا پسِ منظر اغراض و مقاصد اور دعائیں“ پر کی آپ نے حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں جلسہ سالانہ کا پسِ منظر، اغراض و مقاصد اور حضرت مسیحِ موعودؑ کی دعاؤں کا ذکر کیا۔ تقریر کے آخر میں آپ نے بتایا کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش تھی کہ مبائعین محض للہ سفر کر کے آویں اور آپؑ کی صحبت میں رہیں اور کچھ تبدیلی پیدا کر کے جائیں۔ مکرم امیر صاحب نے بتایا کہ اگرچہ حضرت مسیح موعودؑ تو ہم میں موجود نہیں لیکن حضرت مسیحِ موعودؑ نے یہ بھی فرمایا کہ مجھے حقیقی طور پر وہی دیکھتا ہے جو صبر کے ساتھ دین کو تلاش کرتا ہے اور فقط دین کو چاہتا ہے۔ مکرم امیر صاحب نے بتایا کہ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ اس جلسہ میں حضرت مسیح موعودؑ کے نمائندے یعنی ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس بنفسِ نفیس شامل ہیں اور یہ بات ہمارے لئے باعثِ فخر و عزت اور برکت ہے۔ انہوں نے احبابِ جماعت سے گذارش کی کہ ہم جو محض للہ سفر کر کے آئے ہیں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحبت سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہوں اور حضورِ انور کے پر معارف خطابات کو غور سے سنیں اور اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کر کے واپس گھروں کو جائیں۔

دوسری تقریر مکرم عبد الصبور نعمان مربی سلسلہ میڈرڈ نے ”اسلامی معاشرت“ کے موضوع پر کی جس میں انہوں قرآنِ کریم، احادیثِ نبویہ اور رسولِ کریم ﷺ کی سیرت کی روشنی میں اسلامی معاشرت کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا۔ تیسری تقریر مکرم ملک طارق محمود صاحب مربی سلسلہ بالینسیا نے ”حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کا دشمنوں سے حسنِ سلوک“ کے موضوع پر کی جس میں انہوں نے حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کی سیرت کے اس پہلو کو بڑے دلکش انداز میں پیش کیا۔

دوسرا دن۔ 3 اپریل 2010ء بروز ہفتہ

جلسہ کے دوسرے دن کا آغاز بھی نماز تہجد سے ہوا۔ نمازِ فجر کے بعد مکرم کلیم احمد صاحب مربی سلسلہ نے ”تربیتِ اولاد“ کے موضوع پر درس دیا۔

11 بجے جلسہ سالانہ کے دوسرے سیشن کا آغاز ہوا جس کی صدارت مکرم فضل احمد مجوکہ صاحب مربی سلسلہ پرتگال نے کی۔ تلاوت اور نظم کے بعد تین تقاریر ہوئیں۔ سب سے پہلی تقریر مکرم سید محمد عبد اللہ ندیم صاحب

باقی صفحہ 16 پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ: رپورٹ دورہ حضورانور از صفحہ 2

شیخ اشرف پرویز صاحب، مکرم شیخ مسعود جاوید صاحب پسران مکرم شیخ بشیر احمد صاحب اور مکرم آصف مسعود صاحب ابن شیخ مسعود جاوید صاحب آف فیصل آباد کی شہادت کا ذکر کیا جن کو ایک روز قبل یکم اپریل کو رات تقریباً 10 بجے چند افراد نے ان کی گاڑی پر اندھا دھند فائرنگ کر کے شہید کر دیا تھا۔انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔نماز جمعہ کے بعد حضور نے ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

حضور نے فرمایا کہ انشاء اللہ اس مخلص خاندان کی شہادتیں رائیگاں نہیں جائیں گی اور یقیناً رنگ لائیں گی۔فرمایا کہ پاکستان میں درجنوں لوگ بلا مقصد مر رہے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ یہ اس ظلم کی پاداش ہے جو احمدیوں سے روا رکھا جا رہا ہے۔ احمدی اگر شہید ہو رہے ہیں تو کسی مقصد کی خاطر شہید ہو رہے ہیں اور ہر شہادت شہید کے خاندان کی بھی اور جماعت کی بھی ترقی کا باعث بنتی ہے۔ یہ شہداء ہمیشہ کی زندگی پانے والے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پاکستانی احمدیوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ جو اپنے علاقہ میں معروف ہیں وہ خاص طور پر اپنے آنے جانے کے اوقات میں احتیاط کیا کریں۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

شام 6 بج کر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز باہر سیر کے لئے تشریف لے گئے۔اور پھر 7 بج کر 10 منٹ پر دفتر تشریف لاکر مراکش، پرتگال اور سپین کی 20 فیملیز کے 83 افراد کو شرفِ ملاقات بخشا۔اسی طرح 24 افراد کو بھی انفرادی ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ملاقاتوں سے فارغ ہو کر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 9 بجے مغرب و عشاء کی نمازیں پڑھائیں اور پھر رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

3/اپریل 2010ء

3 اپریل 2010ء بروز ہفتہ نمازِ ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد مسجد بشارت پیدروآباد میں مندرجہ ذیل افراد نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مبارک ہاتھ پر بیعت کر کے احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں شامل ہونے کی سعادت پائی۔

۱۔ مکرم عمر بورگبہ صاحب (مراکش)
۲۔ مکرم حسن رافال صاحب (مراکش)
۳۔ مکرم عبداللہ الطنوجی صاحب (مراکش)
۴۔ مکرم محمد لیاقت علی صاحب (پاکستان)
۵۔ مکرم عمران علی صاحب (پاکستان)

اس مبارک موقع پر جلسہ میں شامل دیگر احمدیوں کو بھی تجدید بیعت کی توفیق نصیب ہوئی۔

جلسہ سپین سے اختتامی خطاب

5 بجے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ سپین کے اختتامی اجلاس کے لئے جلسہ گاہ تشریف لائے۔ مکرم سید محمد عبد اللہ ندیم صاحب (نائب امیر و مشنری انچارج سپین) نے قرآن کریم کی تلاوت کی۔ پھر مکرم ملک طارق محمود (مربی سلسلہ سپین) نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ منظوم کلام ''حمد و ثناء اسی کو جو ذات جاودانی'' سے چند اشعار پیش کئے۔اس کے بعد حضور پرنور جلسہ سالانہ سپین کے اختتامی خطاب کے لئے ڈائس پر تشریف لائے تو احباب نے فرط جذبات سے مغلوب ہو کر نعرے لگانے شروع کیئے اس پر حضور نے فرمایا کہ جتنے نعرے لگانے ہیں ابھی لگالیں کیونکہ آج میرا موضوع ایسا ہے کہ جس میں نعروں کی ضرورت نہیں ہوگی۔

پھر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کے بعد فرمایا کہ وہ شخص یا قوم جس نے ترقی کی منازل طے کرنی ہوں اس کے سامنے ایک مطمحِ نظر ہوتا ہے۔مسلمان جو خیرِ امت ہیں ان کا کام صرف اپنا فائدہ دیکھنا نہیں بلکہ دوسروں کو فائدہ پہنچانا ہے اور فائدہ تبھی پہنچایا جا سکتا ہے جب اپنے پاس وہ سامان ہوں جو دوسروں کے لئے فائدہ مند ہوں۔ فرمایا وہ اعلیٰ ترین خزانہ جس سے دوسروں کو فائدہ پہنچایا جا سکتا ہے وہ نیکی کی باتیں اور اعلیٰ اخلاق ہیں۔حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے '' وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوْا الْخَيْرَاتِ ۔'' ہر ایک شخص کا کوئی مطمحِ نظر ہوتا ہے جسے وہ اپنے پر مسلط کرتا ہے۔سو تمہارا مطمحِ نظر نیکیوں میں بڑھنا ہونا چاہیے۔حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خیر اور بھلائی کی ہر ایک قسم میں سبقت کرو اور زور مار کر سب سے آگے بڑھو۔حضورِ انور نے فرمایا کہ صرف امت میں رسمی طور پر شامل ہو جانے سے خیرِ امت کے فیض نہیں پہنچیں گے بلکہ ہر فردِ امت کو یہ فیض حاصل کرنے کے لئے فَاسْتَبِقُوْا الْخَيْرَاتِ پر توجہ دینا ہوگی۔فرمایا جو شخص نیکیوں کو پھیلانے اور برائیوں کو روکنے کے لئے قدم آگے نہیں بڑھا رہا وہ خیرِ امت کا حصہ دار کس طرح بن سکتا ہے۔خدا تعالیٰ نے مومن کے لئے ایک کامل انسان کے عمل کو بطور نمونہ قائم فرما کر مسلسل کوشش کرتے چلے جانے کی طرف توجہ دلائی ہے۔حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بے شک ہر آگے جانے والا پیچھے رہنے والے کے لئے نمونہ ہے لیکن دونوں طرح کے لوگوں کے لئے آخری مثال انسانِ کامل حضرت محمد ﷺ ہیں۔حضور انور نے فرمایا یقیناً ایک عام مومن اس معیار تک نہیں پہنچ سکتا لیکن اس کے باوجود خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ بلند ترین ٹارگٹ تم اپنے سامنے رکھو۔

فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کی پیروی کرنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔تو کہہ دے کہ اے لوگو اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ بھی تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا پیار اس کے پیارے رسول ﷺ کی پیروی اور اتباع کے بغیر نہیں مل سکتا۔ حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خدا کا محبوب بننے کے واسطے صرف رسول اللہ ﷺ کی پیروی ہی ایک راہ ہے اور کوئی دوسری راہ نہیں کہ تم کو خدا سے ملاوے۔فرمایا آنحضرت ﷺ کا اسوہ حسنہ وہ تعلیم ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر اتاری۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ روز مرّہ کی گھریلو زندگی میں آجکل ایک بہت بڑا مسئلہ میاں بیوی کے تعلقات میں دراڑیں اور ناچاقیاں بنتا جا رہا ہے۔ مرد اور عورت دونوں بے صبری کے نمونے دکھاتے ہیں۔لیکن مرد کو عورت پر فوقیت کے لحاظ سے برداشت اور حسنِ سلوک کا اظہار کرنا چاہیے۔فرمایا روایات میں آتا ہے کہ بعض دفعہ آپؐ کی ازواج آپ سے سخت الفاظ بھی کہہ دیتیں لیکن آپؐ ہنس کر ٹال دیتے۔فرمایا ایک دفعہ حضرت عائشہؓ سے فرمایا عائشہ! جب تم مجھ سے خفا ہوتی ہو تو مجھے پتہ لگ جاتا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ کو کس طرح پتہ چلتا ہے؟ آپ انے فرمایا جب تم خوش ہوتی ہو اور کسی بات پر قسم کھانے کا معاملہ آجائے تو تم کہتی ہو ''محمدؐ کے رب کی قسم بات یوں ہے'' اور جب ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو ''ابراہیم کے رب کی قسم بات یوں ہے'' حضورِ انور نے فرمایا کہ آپ کو ان الفاظ سے ہی احساس ہو جاتا تھا کہ میری بیوی مجھ سے ناراض ہے اور پھر آپ اس ناراضگی کے سدّ باب کی کوشش بھی فرماتے۔اسکے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے میاں بیوی کے باہمی تعلقات اور حسنِ معاشرت کے بارہ میں چند احادیث پیش فرما کر نصیحت کی کہ ہمیشہ بیوی کی اچھی باتوں پر تمہاری نظر رہنی چاہیے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے تحمل اور برداشت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ایک دفعہ ایک بدوی نے مال لینے کے لئے آپ کی چادر کو اس قدر کھینچا کہ آپ کی گردن پر نشان پڑ گیا لیکن آپ نے اسے سزا دینے کی بجائے مزید عطا کر دیا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس زمانہ میں تحمل کی اعلیٰ ترین مثال ہمیں آنحضرت ﷺ کے غلام صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں نظر آتی ہے۔فرمایا کہ ایک شخص آپ کو آپ کے صحابہ کے سامنے گالیاں دیتا چلا جاتا ہے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں کہ نہ خود اسے کچھ کہتے ہیں نہ کسی کو کہنے دیتے ہیں۔آخر وہ خود ہی تھک کر چلا جاتا ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جذبات کا احترام ایک ایسا خلق ہے جو معاشرے میں محبت اور پیار پھیلانے کی ضمانت بن جاتا ہے اور امن قائم کرنے کی بھی ضمانت بن جاتا ہے۔فرمایا ایک یہودی کی شکایت پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے موسیٰ پر فضیلت نہ دیا کرو۔ باوجود اس کے کہ آپ ﷺ موسیٰ علیہ السلام سے افضل ہیں۔آپ کا یہ کہنا صرف اور صرف جذبات کے احترام اور امن کے قیام کے لئے تھا۔فرمایا ہم چھوٹی چھوٹی باتوں پر دوسروں کے جذبات کو تکلیف پہنچاتے ہیں۔ دیکھنا چاہیے کہ کیا ہم حقیقی طور پر آنحضرت ﷺ کے متبع ہیں؟

فرمایا آنحضرت ﷺ کے انصاف کا معیار وہ تھا جس کی مثال دنیا میں نہیں ملتی۔فرمایا جب ایک بڑے عرب خاندان کی عورت نے چوری کی اور اس کی معافی کی سفارش کی گئی تو فرمایا کہ تم سے پہلی قومیں اس لئے ہلاک ہوئیں کہ وہ بڑوں کا لحاظ کرتی تھیں اور چھوٹوں پر ظلم کرتی تھیں۔فرمایا خدا کی قسم اگر میری بیٹی فاطمہ بھی یہ جرم کرتی تو میں اسے بھی سزا دیتا۔

حضورِ انور نے آنحضرت ﷺ کی صفت امانت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ انتہائی خطرناک حالات میں بھی جب آپ نے مکہ مکرمہ سے ہجرت کی تو آپ کو ان امانتوں کی فکر تھی جو لوگوں نے آپ کے پاس رکھوائی ہوئی تھیں۔ چنانچہ ان امانتوں کو آپ نے حضرت علیؓ کے سپرد کیا اور انہیں کہا کہ یہ ان کے مالکوں تک پہنچا کر آپ نے مدینہ آنا ہے۔

پابندیٔ عہد کے بارہ میں آنحضرت ﷺ کے خلق کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جب بادشاہ روم نے آنحضرت ا کا تبلیغی خط ملنے پر ابوسفیان کو بلا کر آپ ا کے بارے میں پوچھا تو ابوسفیان نے بتایا کہ آج تک آپ انے ہمارے ساتھ کبھی بدعہدی نہیں کی۔

فرمایا یورپ والوں نے پچھلی کچھ دہائیوں سے عورتوں کو بعض حقوق دیے ہیں اور ان حقوق کے نام پر آج مسلمانوں پر اعتراض کرتے ہیں۔ حالانکہ آنحضرت ﷺ نے چودہ سو سال پہلے عورت کے حقوق قائم فرمائے۔آپ نے اسے ورثہ میں حق دلایا۔اسی طرح عورت کے مال کو اس کی ملکیت قرار دیا اور خاوند کو اس پر کسی قسم کے تصرف سے منع فرمایا۔آپ ﷺ کو عورتوں کے جذبات کا اس قدر احساس تھا کہ ایک دفعہ فرمایا کہ نماز کے دوران بچہ کے رونے کی آواز پر میں نماز جلد ختم کر دیتا ہوں کہ اس کے رونے کی وجہ سے اس بچے کی ماں کو تکلیف نہ ہو۔آپ ﷺ نے مسلمانوں کو جو آخری نصیحت کی اس میں فرمایا کہ عورتوں سے ہمیشہ حسن سلوک کرتے رہو۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہمسایوں سے حسنِ سلوک معاشرے کی خوبصورتی کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے اس سے محلوں، شہروں اور ملکوں میں امن قائم ہوتا ہے۔ اس بارہ میں بھی آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام نے مجھے ہمسایہ سے حسنِ سلوک کی اس قدر تاکید کی ہے کہ مجھے خیال ہوا شاید ہمسایوں کو وارث قرار دیا جائے گا۔یہ بھی فرمایا کہ ہمسائے کا اس قدر حق ہے کہ اگر وہ کسی مشترک دیوار پر کیل وغیرہ گاڑتا ہے اور تمہارا کوئی نقصان نہیں تو اسے نہ روکو۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مغرب میں قانون بنانے والے انسانی حقوق کے علمبردار بنے پھرتے ہیں لیکن ہمسائے کی ذرا ذرا سی بات پر ایک طوفان کھڑا کر دیتے ہیں۔

حضورِ انور نے فرمایا معاشرے میں بھلائی کے لئے ایک بہت اہم چیز ایک دوسرے کے عیبوں کو چھپانا ہے۔ فرمایا کہ برائیوں کے اظہار سے برائیاں پھیلتی ہیں۔فرمایا آج کل معاشرے کی اصلاح کے لئے جو فلمیں اور ڈرامے بنائے جاتے ہیں ان میں برائیوں کا خوب خوب اظہار کرنے کے بعد آخر پر تھوڑے سے حصہ میں یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ ان برائیوں کے کرنے کی وجہ سے برائی کرنے والوں کا بد انجام ہوا۔فرمایا یہ انتہائی فضول اور لغو چیز ہے ایک لمبا عرصہ برائیوں کو دیکھ دیکھ کر نوجوانوں میں اس برائی کے کرنے کی زیادہ چاہت پیدا ہو جاتی ہے۔

فرمایا معاشرے کی ایک بہت بڑی بیماری سچ سے دوری ہے۔فرمایا گھروں محلوں بازاروں اور کاروبار میں نیز ملکی سطح پر بھی ایک دوسرے سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کے لئے سچ سے دوری اور جھوٹ کا سہارا لیا

جاتا ہے۔ آپ ﷺ کا سچ کا مقام اتنا اونچا تھا کہ غیر بھی آپ کو صدیق کہنے پر مجبور تھے۔ آپ نے فرمایا کہ سچ نیکی کی طرف لے جاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ کو جھوٹ سے زیادہ ناپسند اور قابلِ نفرین کوئی اور بات نہیں تھی۔ فرمایا سچ بولنا ایک ایسا اہم خلق ہے جو ایک احمدی میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہونا چاہیے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کے اسوہ پر چلنے کے لئے تو قرآن کریم کے سات سو حکموں بلکہ قرآن کریم کو اپنے سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔

فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ’’اگر کوئی گناہ کی زہر کھا چکا ہے تو محبت اور اطاعت اور پیروی کے تریاق سے زہر کا اثر جاتا رہتا ہے اور جس طرح بذریعہ دوا مرض سے ایک انسان پاک ہو سکتا ہے ایسا ہی ایک شخص گناہ سے پاک ہو جاتا ہے اور جس طرح نور ظلمت کو دور کرتا ہے اور تریاق زہر زائل کرتا ہے اور آگ جلاتی ہے ایسا ہی سچی اطاعت اور محبت کا اثر ہوتا ہے‘‘

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم آنحضرت ﷺ کے اسوہ کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنے کی کوشش کرنے والے بنیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے ہوں۔

آخر پر حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ سب شاملینِ جلسہ کو اپنے خاص فضل اور رحم سے نوازتا رہے۔ اس جلسہ کی برکات سب پر ہمیشہ ظاہر ہوتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور امان میں سب اپنے اپنے گھروں کو لوٹیں اور ہمیشہ خدا تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

خطاب کے بعد حضور ایدہ اللہ نے جلسہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد بتاتے ہوئے اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ آئندہ جلسہ کی تعداد ہزاروں میں ہونی چاہیے۔ جلسہ کے اختتام پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

دعا کے بعد احباب جماعت نے دل کھول کر نعرے لگائے۔ خدام اور اطفال نے قصیدہ ”یا عین فیض اللّٰہ والعرفان“ کے چند اشعار پڑھے۔ اس کے بعد حضور انور لجنہ کے جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے جہاں لجنہ اماء اللہ نے حضورِ انور کی موجودگی میں نظمیں پڑھیں اور اپنے پیارے آقا کو دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کیں۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

جلسہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ شام 7 بجے ملاقاتوں کے لئے دفتر تشریف لائے تو سب سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ نے پیدرو آباد کی ایک ہمسائی خاتون اور اس کے بیٹے کو ملاقات کا شرف بخشا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سپین میں متعین بنگلہ دیش کے سفیر جناب سیف الامین خانصاحب، ان کی اہلیہ محترمہ نسیم ھدیٰ خانصاحبہ اور سیکرٹری جناب شفیع العالم صاحب سے ملاقات کی۔ یہ تینوں مہمان جماعت کی دعوت پر جلسہ میں شمولیت کے لئے تشریف لائے تھے۔ انہوں نے جلسہ گاہ میں بیٹھ کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا سارا خطاب سنا اور ملاقات کے بعد مغرب وعشاء کی نمازیں حضور انور ایدہ اللہ کی اقتداء میں پڑھنے کے بعد واپس تشریف لے گئے۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 22 فیملیز کے 78 افراد کو شرفِ ملاقات بخشا۔ اسی طرح 34 افراد کو انفرادی ملاقات کا شرف بھی حاصل ہوا۔

4/اپریل 2010ء

پیدرو آباد کے مضافاتی علاقہ کی سیر

4اپریل کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نمازِ فجر کی ادائیگی کے بعد سیر کے لئے پیدرو آباد کے مضافاتی علاقہ میں تشریف لے گئے۔ سیر کے دوران مکرم امیر صاحب سپین نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دو سیاحتی مقامات Torre de la Calahorra (قلعة الحرية) اور مدينة الزهراء کا ذکر کیا۔ آٹھویں صدی میں قرطبہ شہر کے پہلو میں آباد ہونے والے شہر مدينة الزهراء جس کو عبدالرحمان ثالث نے تعمیر کروایا تھا کے متعلق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بادشاہ نے یہ شہر اپنی بیوی کے نام پر بنوایا تھا اور اس کی تعمیر میں ایک دن میں دس ہزار مزدور کام کرتے تھے۔

دورانِ سیر شکار کا ذکر ہوا اور امیر صاحب نے بتایا کہ اس موسم میں شکار پر پابندی ہے تو حضور انور نے فرمایا کہ اس موسم میں ان کے پیٹ میں انڈے ہوتے ہیں اس لئے شکار نہیں کرنا چاہئے۔ پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس استفسار پر کہ یہاں کون سی فصل بوتے ہیں؟ مکرم امیر صاحب نے بتایا کہ گندم اور جو۔ Todolivo کمپنی کے زیتون کے پودوں کو نئے طریقے سے لگانے کا ذکر آیا تو حضورِ انور نے فرمایا کہ اس طریق کے مطابق ہر پودے قریب قریب لگائے جاتے ہیں اور اوپر سے انہیں کاٹتے رہتے ہیں۔ اس طرح پھل اتارنے میں بھی آسانی ہوتی ہے اور پھل بھی زیادہ حاصل ہوتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ مالٹے بھی یہاں مسلمانوں نے متعارف کروائے تھے۔

فرمایا کہ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد جب کچھ مسلمان مدینہ سے نکلے تھے تو وہ یہاں سپین آکر آباد ہوئے تھے۔ یہاں کی زمین کو دیکھ کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ جہلم کی زمین کی طرح ہے۔ فرمایا کہ زیتون دل کے لئے بہت اچھی خوراک ہے۔ اس موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے سٹاف سے دریافت کیا کہ کیا وہ Olive کا استعمال کر رہے ہیں؟ تو کسی نے عرض کیا کہ بعض دفعہ تو زیادہ ہی استعمال ہو جاتا ہے۔ فرمایا ایک وقت میں چھ (6)Olive کھایا کریں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ سپینش لوگ زیتون کا استعمال بہت کرتے ہیں لیکن پھر بھی یہاں دل کی بیماریاں ہیں۔ نیز فرمایا کہ جو دہی استعمال کرتے ہیں ان کا کولیسٹرول بھی ٹھیک رہتا ہے۔ اس سلسلہ میں حضور انور ایدہ اللہ نے ذکر کیا کہ میکسیکو کے لوگ گوشت وغیرہ سب کچھ کھاتے ہیں لیکن باقاعدگی سے دہی استعمال کرنے سے انہیں کولیسٹرول کی شکایت نہیں ہوتی۔ اسی موقع پر مکرم امیر صاحب نے بتایا کہ کرنٹ لگنے سے ان کے چہرے پر داغ پڑ گئے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے زیتون کا تیل لگانے کا ارشاد فرمایا تو اس کے استعمال سے داغ ختم ہوگئے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح 11 بجے کے قریب اپنے پوتے عزیزم سعد سلمہ اللہ کے ساتھ باہر تشریف لائے اور مسجد کے ساتھ واقع گراسی پلاٹ میں دھوپ سے لطف اندوز ہوئے۔ حضور کو اس طرح بیٹھے دیکھ کر دوسرے بچے بھی حضور انور کے اردگرد جمع ہوگئے۔ حضور نے فرمایا کہ دیکھیں کس طرح کبوتروں کی طرح بچے یہاں اکٹھے ہوگئے ہیں اور پھر بچوں سے ان کے نام اور والدین کے نام پوچھتے رہے۔ بچے حضور انور سے خوب گھل مل گئے اور حضور بھی کافی دیر ان میں بیٹھے شفقتیں بانٹتے رہے۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 2 بج کر 30 منٹ پر نمازِ ظہر وعصر پڑھائیں اور پھر 7 بجے سے 9 بجے تک ملاقاتیں فرمائیں۔ آج 31 فیملیز کے 90 افراد نے شرفِ ملاقات حاصل کیا۔ اسی طرح 33 افراد نے انفرادی طور پر بھی ملاقات کی سعادت پائی۔ پھر نمازِ مغرب وعشاء پڑھانے کے بعد اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔

5/اپریل 2010ء

سیر

سوموار 5 اپریل کو نمازِ فجر کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد بشارت پیدرو آباد کے قریب ۶ کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع بند (Presa de Adamuz) کی طرف سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ حضور انور کے سٹاف کے علاوہ مکرم مبارک احمد خانصاحب (امیر جماعت احمدیہ سپین) بعض مبلغین کرام اور چند دیگر احباب کو بھی حضور انور کے ساتھ صبح کی سیر پر جانے کی سعادت ملی۔ حضور انور کچھ دیر ذکر الٰہی میں مصروف رہے۔ بعد ازاں پہاڑی پر واقع ایک ٹاؤن کو دیکھ کر حضور انور نے مکرم سید محمد عبداللہ شاہ صاحب (مربی سلسلہ) سے دریافت فرمایا کہ اس ٹاؤن کا کیا نام ہے تو انہوں نے بتایا کہ اس کا نام Elcarpio ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سڑک کے ساتھ ساتھ بہتے ہوئے دریا کو دیکھ کر استفسار فرمایا کہ یہ پانی کہاں سے آتا ہے؟ مکرم امیر صاحب نے بتایا کہ پہاڑوں سے نکلنے والے چشموں سے اور بارشوں سے۔ پانی کے نشانات دیکھ کر حضور نے دریافت فرمایا کہ کیا دریا کا پانی یہاں اوپر تک آگیا تھا؟ مکرم فضل الٰہی قمر صاحب نے کہا: جی حضور۔ اور بتایا کہ اس سال سپین میں بہت بارشیں ہوئی ہیں اور ایسی بارشیں 1947 کے بعد اب ہوئی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس سال یورپ میں جتنی سردی پڑی ہے وہ بھی حیرت انگیز تھی۔ مکرم امیر صاحب نے بتایا کہ اس سال بارشوں کی وجہ سے فصلوں کو بہت نقصان پہنچا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آئل فیکٹری کے پاس سے گزرتے ہوئے پوچھا کہ جب Olive لاتے ہیں تو اسکو کہاں رکھتے ہیں؟ مکرم سید محمد عبداللہ ندیم صاحب نے عرض کیا کہ پہلے وہ پلیٹ فارم پر رکھتے ہیں اور پھر Process کرتے ہیں۔

دریائی بند (Presa de Adamuz) پر پہنچنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر تک قدرت کے خوبصورت نظاروں سے لطف اندوز ہوتے رہے اور ساتھ ساتھ مکرم عمیر علیم صاحب کو مختلف نظاروں کی تصاویر اتارنے کی ہدایات بھی دیتے رہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پوچھا کہ یہ پانی گدلا کیوں ہے؟ مکرم امیر صاحب نے بتایا کہ اس پانی میں چشموں کے علاوہ بارشوں کا بہت سا پانی بھی شامل ہے اس لئے یہ زیادہ گدلا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے زیتون کے پودوں کو دیکھ کر پوچھا کہ کیا نیچے گرا ہوا زیتون کا پھل استعمال کیا جا سکتا ہے؟ مکرم امیر صاحب نے بتایا کہ ویسے تو استعمال نہیں کیا جاتا کیونکہ وہ گر کر خراب ہو جاتا ہے لیکن آئل کے حصول کے لئے اسے بھی اٹھا لیا جاتا ہے۔

قرطبہ کی سیر

تقریباً 9 بج کر 25 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سیر سے واپس تشریف لائے اور پھر 11 بج کر 50 منٹ پر دعا کے بعد قرطبہ کی سیر کے لئے روانہ ہوئے۔ حضور کے ساتھ قافلہ کے علاوہ مکرم امیر صاحب سپین، مکرم ڈاکٹر عطاء الٰہی منصور صاحب، مکرم عبدا لصبور نعمان صاحب (مربی سلسلہ)، مکرم فضل احمد مجوکہ صاحب (مربی سلسلہ) اور چند خدام کو بھی جانے کی سعادت ملی۔ قرطبہ سپین کے علاقہ اندلس میں واقع ہے اور پیدرو آباد سے 34 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ 12 بج کر 10 منٹ پر قافلہ قرطبہ پہنچا۔ پروگرام کے مطابق حضور انور نے سب سے پہلے میوزیم (Torre de la Calahorra) کا وزٹ کیا۔

قارئین کرام کی دلچسپی کے لئے یہاں یہ ذکر کرنا مناسب ہوگا کہ تحقیق کے مطابق یہ ٹاور رومن دور میں تعمیر ہوا لیکن اس کا زیادہ استعمال مسلمانوں نے کیا۔ " ٹورے دی لا کلاؤرا " جس کو انگلش میں Tower of La Calahorra کہتے ہیں۔ لفظ Calahorra اصل میں عربی لفظ ’’ قلعة الحرية‘‘ سے بگڑا ہوا ہے۔ جس کا مطلب ہے ’’آزادی کا قلعہ‘‘۔ یہ ایک دفاعی گیٹ کے طور پر استعمال ہوتا رہا ہے اور اسکی موجودہ شکل چودہویں صدی عیسوی سے ہے۔ تاریخ کے مطابق جب عیسائی بادشاہ Fernando III نے قرطبہ شہر پر حملہ کرنا چاہا تو اس ٹاور کے اوپر ڈیوٹی پر موجود افراد کی وجہ سے شہر محفوظ رہا۔ اب یہ ٹاور بطور میوزیم استعمال ہو رہا ہے۔

Roger Garaudy جو محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم کے گہرے دوست تھے۔ انہوں نے اس میوزیم کی بناڈالی اور پھر ان کی اہلیہ Salama نے کافی عرصہ تک اسکو چلایا۔ اس میوزیم میں Averroes, Alfonso X, Maimonides, Ibn Arabi کے مجسمے رکھے گئے ہیں جن کے حوالے سے شستہ انگریزی اور جرمن زبان میں کمنٹری کرتے ہوئے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اسلامی دورِ حکومت میں مسلمانوں، عیسائیوں اور یہودیوں سب کو مذہبی آزادی حاصل تھی اور سائنسدان ایک دوسرے کے ساتھ علومِ جدیدہ

Share کرتے تھے۔

سپین کی مسلمہ تاریخ کے مطابق قرطبہ ایک وقت میں یورپ کا سب سے بڑا شہر تھا۔ پوری دنیا سے لوگ یہاں تحصیلِ علم کے لئے آتے تھے۔ یہیں سے مسلمانوں نے طب، فلسفہ اور فلکیات جیسے علومِ جدیدہ متعارف کروائے۔ محمد الگافقّی کا تعلق بھی قرطبہ سے تھا جنہوں نے پہلی دفعہ نظر کے لئے Lense کا استعمال کیا۔ سپینش میں عینک کو Gafas کہتے ہیں جو ان کے نام کے ساتھ منسوب ہے۔ علامہ ابنِ حزم بھی قرطبہ ہی کے رہنے والے تھے۔

قرطبہ میں مسلمانوں کے دورِ حکومت میں پانی کی سپلائی کا بہت اچھا انتظام تھا۔ جب یورپ کے دوسرے علاقوں میں لوگ اندھیروں میں رہتے تھے تو اس وقت بھی قرطبہ کی گلیوں میں چراغوں کے ذریعہ سٹریٹ لائٹ کا انتظام تھا۔ گلیوں میں مالٹے خوشبو اور خوبصورتی کے لئے لگائے گئے ہیں اور یہ مسلمانوں کے دورِ حکومت میں سپین میں متعارف کروائے گئے تھے۔ مئی کے مہینے میں قرطبہ میں ایک میلہ ہوتا ہے جس میں لوگ اپنے اپنے گھروں کو سجاتے ہیں اور یہ طریق بھی مسلمانوں کے دورِ حکومت سے ہی چلا آ رہا ہے۔

Torre de la Calahorra کے قریب ہی قرطبہ مسجد ہے جو اب بہت سی تبدیلیوں کے بعد قرطبہ کے چرچ کے طور پر استعمال ہو رہی ہے۔ مسجد کے محراب والی جگہ کے ستون اور آرک اصل شکل میں رہنے دی گئی ہے۔ مسلمانوں کے لئے اس مسجد میں کسی بھی جگہ نماز پڑھنا سخت منع ہے۔

Torre de la Calahorra کی سیر کے بعد ساڑھے بارہ بجے حضورِ انور قافلہ کے ساتھ جامع مسجد قرطبہ کے صدر دروازہ کے بالکل سامنے واقع ایک ہوٹل Restaurante Bandolero میں تشریف لے گئے جہاں دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ کھانے کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد قرطبہ کے قریب واقع ایک قدیمی یونیورسٹی کو دیکھا۔ جو مسلم دورِ حکومت میں تعمیر ہوئی تھی اور دور دراز سے لوگ اس میں تحصیل علم کے لئے آیا کرتے تھے۔ یہ یونیورسٹی اب بھی قائم ہے اور اس میں تاریخ، فلسفہ اور مختلف زبانیں پڑھائی جاتی ہیں۔

یونیورسٹی کو دیکھنے کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ اس کے ملحقہ بازار " Zoco Artesano " میں تشریف لے گئے۔ سپینش میں Z کو S کے ساتھ بولا جاتا ہے گویا یہ بھی عربی کے لفظ ''سوق'' سے نکلا ہے جس کے معنی بازار کے ہیں اس بازار میں اسلامی آرٹ کے مختلف نمونے فروخت کئے جاتے ہیں۔

4 بج کر 50 منٹ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا قافلہ قرطبہ سے واپس پیدروآباد روانہ ہوا اور 5 بج کر 15 منٹ پر مسجد بشارت پہنچ گیا۔ 5 بج کر 30 منٹ پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نمازِ ظہر وعصر پڑھائیں۔

فیملی ملاقاتیں

7 بجے کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 4 فیملیز کے 17 افراد کو شرفِ ملاقات بخشا۔ اسی طرح 3 افراد کو انفرادی ملاقاتیں کرنے کی بھی سعادت ملی۔ 9 بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمازِ مغرب وعشاء پڑھائیں اور پھر رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

6/اپریل 2010ء

6 اپریل کو نمازِ فجر کی ادائیگی کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ پیدروآباد کے نواح میں سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ معمول کے مطابق آج بھی بعض احباب کو حضورِ انور کی معیت میں سیر پر جانے کا موقع ملا۔ سیر کے دوران گندم کے ایک کھیت میں جڑی بوٹیاں دیکھ کر فرمایا کہ اس کا تو بُرا حال ہے۔ مربی صاحب نے بتایا کہ امسال بارشیں بہت زیادہ ہوئی ہیں جس کی وجہ سے یہ سارا علاقہ زیرِ آب آ گیا تھا۔ رستہ میں ایک جگہ پر فیکٹری آئی تو دریافت فرمایا کہ یہ کس چیز کی فیکٹری ہے؟ عرض کیا گیا کہ یہ Caracol کی فیکٹری ہے یہاں پر Snails کی پیکنگ وغیرہ ہوتی ہے۔

سیر سے واپسی کے دوران حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم ملک طارق محمود صاحب مربی سلسلہ سے دریافت فرمایا کہ آپ نے کل اتنی دیر کیوں کر دی؟ (مکرم مربی صاحب Nacimiento de rio Guadalquivir یعنی دریائے وادیء الکبیر کا منبع دیکھنے گئے تھے جو کہ پیدروآباد سے 187 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے)۔ مکرم مربی صاحب نے بتایا کہ معلومات حاصل کرتے دیر ہو گئی تھی۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 2 بج کر 30 منٹ پر نمازِ ظہر وعصر پڑھائیں۔ اور پھر شام 6 بج کر 45 منٹ پر حضورِ انور ایدہ اللہ اپنی صاحبزادی اور ان کے بچوں کے ساتھ پیدروآباد سے 6 کلومیٹر کے فاصلہ پر دریا کے اوپر واقع بند (Presa de Adamuz) دیکھنے تشریف لے گئے۔ بعد ازاں حضور انور Adamuz ٹاؤن تشریف لے گئے جہاں حضورِ انور نے دو دکانوں سے چند چیزیں خریدیں اور پھر Villafranca ٹاؤن کے راستے 8 بج کر 27 منٹ پر واپس مسجد بشارت تشریف لائے۔ 9 بجے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مسجد بشارت میں نمازِ مغرب وعشاء پڑھائیں اور پھر رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

7/اپریل 2010ء

دریائے وادی الکبیر کے چشموں پر

7 اپریل بدھ کے روز نماز فجر پڑھانے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ حسب معمول اپنے خدام کے ہمراہ پیدروآباد کے نواحی علاقہ میں سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ آج دریائے وادی الکبیر کے سوتے پھوٹنے کی جگہ دیکھنے کا پروگرام تھا۔ اس کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح 10 بج کر 35 منٹ پر اجتماعی دعا کے بعد روانہ ہوئے۔ اس دریا کا منبع Cazorla کے علاقہ میں ایک بلند پہاڑی مقام پر واقع ہے۔ یہ دریا اندلس کا سب سے بڑا دریا ہے جو کہ قرطبہ شہر کے اندر سے گزرتے ہوئے نہایت خوبصورت منظر پیش کرتا ہے۔ اس کا پانی آبپاشی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس سفر کے دوران راستے میں پہاڑوں پر تا حد نگاہ ہر طرف زیتون کے باغات قطاروں میں لگے نظر آتے ہیں اور نہایت ہی دلکش منظر پیش کرتے ہیں۔ زیتون کے درخت کی عمر چار سے پانچ سو سال تک ہوتی ہے۔ اس کی پرانی شاخیں کاٹ دی جاتی ہیں اور پھر جو نئی شاخیں نکلتی ہیں ان پر پھل لگتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ان میں سے بعض باغات تو مسلمانوں کے دورِ حکومت کے زمانہ سے لگے ہوئے ہیں۔ راستے میں قافلہ Burunchel ٹاؤن کے قریب San Julian ریسٹوران میں 20 منٹ کے لئے رکا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مع قافلہ تقریباً 2 بجے اس علاقہ میں پہنچے جہاں سے دریائے وادیٔ الکبیر کے چشمے پھوٹتے ہیں۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس دریا کے ایک چشمہ کا پانی چکھا اور پھر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جانے والے بعض احباب کو بھی اس متبرک پانی سے مستفید ہونے کی سعادت ملی۔ یہاں کچھ دیر گزارنے کے بعد قافلہ ایک ریسٹ ہاؤس میں رکا جس کا نام Parador de turismo de Cazorla ہے۔ اس جگہ دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ کھانے کے بعد اسی ریسٹ ہاؤس میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمازِ ظہر وعصر پڑھائیں۔ اور پھر اسی ریسٹ ہاؤس (Parador) میں واقع ایک چھوٹے سے میوزیم (Aula de Naturaleza) کو دیکھا۔ 4 بج کر 32 منٹ پر حضورِ انور کا قافلہ پیدروآباد واپسی کے لئے روانہ ہوا۔ شام تقریباً 7 بج کر 30 منٹ پر حضورِ انور مسجد بشارت پیدروآباد پہنچے جہاں حضورِ انور نے 9 بجے نمازِ مغرب وعشاء پڑھائیں۔

8/اپریل 2010ء

8 اپریل جمعرات کو نمازِ فجر کی ادائیگی کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پیدروآباد کے نواحی علاقہ میں سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ سیر کے دوران ایک باغ کو دیکھ کر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت کیا کہ یہ کس چیز کا باغ ہے؟ جب بتایا گیا کہ حضور یہ آلو بخارے کا باغ ہے تو فرمایا کہ مسجد میں کیوں نہیں لگائے؟ مکرم سید محمد عبد اللہ ندیم صاحب (مربی سلسلہ) نے بتایا کہ حضور مسجد میں لگائے ہوئے ہیں۔

آج حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نمازیں تو مسجد بشارت میں پڑھائی لیکن بقیہ اوقات میں گھر پر ہی دفتری امور سر انجام دیئے۔

كَانَ اللہ مَعَ سَیدنَا و مولانا و اَیّدہ بِرُوحِ القُدس۔ (آمین)۔ باقی آئندہ انشاء اللہ العزیز

❁❁❁❁❁❁❁

بقیہ: از کتب حضرت مسیح موعودؑ تعارف واہمیت صفحہ 13 سے

مکتوبات احمدیہ:

اشتہارات کے ساتھ ساتھ حضور اقدس نے خطوط لکھنے کا بھی سلسلہ جاری رکھا ہوا تھا حضور نے سلسلہ مکتوبات کو اشاعت دین کی چوتھی شاخ قرار دیا ہے۔ ان خطوط میں قیمتی معلومات اور مسائل سے عقدہ کشائی ہوتی ہے۔ حضور اقدس کے خطوط کو مکتوبات احمدیہ کے نام شائع کیا گیا ہے۔ مکتوبات احمدیہ کی جلدوں کی تعداد سات ہے۔

تفسیر حضرت مسیح موعود:

حضرت مسیح موعود کی جملہ تحریرات وتقاریر میں جا بجا قرآن کریم کی تفسیر بیان کی گئی ہے۔ حضور نے تفسیر قرآن کے اصول بھی بیان فرمائے۔ تفسیر قرآن کا اعجازی نشان آپ کو عطا کیا گیا اور آپ نے تفسیر قرآن کا دوسروں کو چیلنج بھی دیا لیکن آپ کے مقابلہ کے لئے کوئی نہ آیا۔ حضرت مسیح موعود کی تفسیر قرآن کا مجموعہ علیحدہ سے بھی مرتب کر دیا گیا ہے جو تفسیر مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے اس کا موجودہ ایڈیشن چار جلدوں پر مشتمل ہے۔ جلد اول سورۃ فاتحہ تا سورۃ آل عمران، جلد دوم سورۃ النساء تا بنی اسرائیل، جلد سوم سورۃ الکھف تا سورۃ الفتح جبکہ جلد چہارم سورۃ الحجرات سے سورۃ الناس کی تفسیر پر مشتمل ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود کی کتب، ملفوظات، مکتوبات اشتہارات اور تفسیر قرآن کا مطالعہ اور ان کے مطالب سمجھنے کی توفیق دے اور ان علمی روحانی خزائن سے ہر آن استفادہ کرنے کی سعادت نصیب فرمائے اور اپنی اولاد میں بھی ان خزائن کو بانٹنے کی توفیق دے۔ آمین ❁❁❁❁❁

بقیہ: از نوفلائی زون صفحہ 16 سے

ذریعہ پہنچی تھی وہ بطور تازہ خبروں کے درج تھے۔

دوسری قابل غور بات یہ ہے کہ اس زمانہ میں ایسی قدرتی آفات جیسے زلازل، سونامی، علاقائی جنگیں، بدامنی اور آتش فشانی کے واقعات ایسی کثرت سے وقوع میں آ رہے ہیں جس کی مثال پچھلے ہزار سال میں کم از کم نہیں ملتی۔ غور کرنا چاہئے کہ کہیں یہ وہ زبردست حملے نہ ہوں جو خدا کی طرف سے آنے والے کسی نذیر کی سچائی ثابت کرنے کے لئے ظاہر ہو رہے ہیں۔

تیسری بات جو بہت قابل غور ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یوں بیان فرمائی ہے:۔

''بہر حال یہ ثابت ہے کہ قادرِ مطلق نے دنیا کے حوادث کو صرف اِسی ظاہری سلسلہ تک محصور اور محدود نہیں کیا بلکہ ایک باطنی سلسلہ ساتھ ساتھ جاری ہے۔ اگر آفتاب ہے یا ماہتاب یا زمین یا وہ بخارات جن سے پانی برستا ہے یا وہ آندھیاں جو زور سے آتی ہیں یا وہ اولے جو زمین پر گرتے ہیں یا وہ شہب ثاقب جو ٹوٹتے ہیں اگرچہ یہ تمام چیزیں اپنے کاموں اور تمام تغیرات اور تحولات اور حدوثات میں ظاہری اسباب بھی رکھتی ہیں جن کے بیان میں ہیئت اور طبعی کے دفتر بھرے پڑے ہیں لیکن بایں ہمہ عارف لوگ جانتے ہیں کہ ان اسباب کے نیچے اَور اسباب بھی ہیں جو مُدبّر بالِا رادہ ہیں جن کا دوسرے لفظوں میں نام ملائک ہے۔ وہ جس چیز سے تعلق رکھتے ہیں اُس کے تمام کاروبار کو انجام تک پہنچاتے ہیں اور اپنے کاموں میں اکثر ان روحانی اغراض کو مدنظر رکھتے ہیں جو مولیٰ کریم نے ان کو سپرد کی ہیں اور ان کے کام بیہودہ نہیں بلکہ ہر ایک کام میں بڑے بڑے مقاصد ان کو مدّنظر رہتے ہیں''۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 حاشیہ صفحہ 124 تا 125)

❁❁❁❁❁❁❁

مالی قربانی کے نتیجے میں
اللہ تعالیٰ کے افضال وبرکات کے ایمان افروز واقعات

منور احمد خورشید۔ امیر جماعت احمدیہ سینیگال

سینیگال اور گیمبیا کے چند احمدی احباب کی مالی قربانی اور پھر اس کے نتیجے میں اللہ تعالی کے افضال وبرکات کے چند واقعات پیش خدمت ہیں۔

ڈاکٹر سامبوجان باہ صاحب

گزشتہ دنوں الفضل اخبار پڑھ رہا تھا کہ اس میں نئے موصیان کے اعلانات نظر سے گزرے۔ایک نام پر آکر میری نظر یکدم رک گئی۔کیونکہ یہ نام بڑا مانوس سا تھا۔یہ نام گیمبیا کہ ایک نوجوان مکرم سامبوجان صاحب کا تھا۔ان کے نظام وصیت میں داخل ہونے کی بڑی خوشی ہوئی۔اس کے بعد میں نے ان کی منقولہ اور غیر منقولہ جائداد کی تفاصیل پڑھیں۔جو ایک عام گیمبین کی حیثیت سے کافی زیادہ تھی۔جہاں اس کو پڑھ کر حیرانگی ہوئی وہاں خوشی اور مسرت بھی ہوئی کہ خدا تعالی نے ہمارے اس بھائی کو دین کی نعمت کے علاوہ دنیاوی نعمتوں سے بھی مالا مال کرر کھا ہے۔

سامبوجان کے سارے حالات ایک فلم کی طرح میری نظروں کے سامنے گزرنے لگے۔سامبوجان کے والد صاحب فرافینی کے قریب YALLAL BA نامی گاؤں میں رہتے تھے۔معمولی سے زمیندار تھے۔انہوں نے پہلی شادی کی تو اس سے کوئی اولاد نہ ہوئی پھر انہوں نے دوسری شادی کی تو اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹے سے نوازا۔اس کا نام انہوں نے سامبوجان رکھا۔

قبول احمدیت اور مخالفت

سامبوجان صاحب نے جوانی میں قدم رکھا تو ان کا اٹھنا بیٹھنا چند احمدی دوستوں کے ساتھ ہوگیا۔اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کے دل کی گرہ کھول دی اور انہوں نے بڑی بشاشت قلب کے ساتھ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے پیغام کو قبول کرلیا۔جب آپ کے والد صاحب کو علم ہوا تو انہوں نے پہلے پیار محبت سے اور پھر بعض اور طریقوں سے ان کو احمدیت سے دور کرنے کے لئے کوشش کی مگر بے سود۔اس پر انہوں نے سختی کی مگر ناکامی ہوئی۔پھر انہوں نے آخری حربہ استعمال کیا کہ احمدیت سے تائب ہو جاؤ یا ہمارے گھر بار کو چھوڑ دو۔

توکل علی اللہ

سامبوجان صاحب نے اللہ پر توکل کرتے ہوئے بڑی جرأت مندی سے دوسرے فیصلہ کو چنا۔اور دین متین کی خاطر اپنے ماں باپ اور گھر بار کو الوداع کہہ دیا۔نوجوانی کے دن تھے۔ جیب خالی تھی۔جب ماں باپ ہی جواب دے دیں تو دنیا میں اور کون ساتھ دے گا۔اس لئے مالی حالت بہت زیادہ قابل رحم تھی۔بہرحال آپ نے اپنا دست سوال کسی کے سامنے دراز نہیں کیا۔

گیمبیا میں یہ طریق ہے کہ غریب مزدور پیشہ اور بے کار لوگ موسم برسات میں دوسرے علاقوں میں چلے جاتے ہیں اور وہاں زمینوں کے مالکان سے دو چار ایکڑ زمین لے کر اس میں کھیتی باڑی شروع کرتے ہیں اور پھر اسی زمیندار کے ہاں ان کے قیام وطعام کا انتظام ہوتا ہے۔پھر فصل کی کٹائی کے وقت اس کھیت کی آمد فریقین آپس میں حسب قواعد تقسیم کرلیتے ہیں۔اسی طرح سامبوجان صاحب نے اپنا بوریا بستر اٹھایا اور ایک دور دراز کے علاقہ میں جا ڈیرہ لگایا۔اور کسی زمیندار سے کھیتی لی اور فصل (جو عام طور پر باجرہ یا مونگ پھلی ہوتی ہے) کاشت کرلی۔

اس دوران ان کی دونوں ماؤں نے جن کا یہ واحد بیٹا تھا رو رو کے اپنا برا حال کرلیا۔لیکن والد صاحب ٹس سے مس نہ ہوئے۔بعض عزیزوں نے والدہ کے کہنے پر ان کی تلاش بھی جاری رکھی۔آخر ان کے والدین کو ان کے بارے میں علم ہوگیا اور ان سے درخواست کی کہ آپ واپس گھر آجائیں۔اس پر آپ نے کہا کہ میری یہ شرط ہے کہ کوئی شخص میرے مذہبی معاملات میں دخل نہیں دے گا۔اس پر آپ اپنے گھر واپس آگئے۔

اسباب خداوندی کا ظہور اور ترقیات کے زینے

ان دنوں فرافینی کے قریب ایک شہر کاعور میں جماعت احمدیہ کا ایک کلینک تھا۔ہمارے ایک دوست مکرم عمر علی صاحب مبلغ سلسلہ نے ادھر متعینہ ڈاکٹر صاحب سے مل کران کو وہاں کام پر لگوادیا۔چونکہ آپ نے زندگی بھر کبھی سکول کا مونہہ تک نہ دیکھا تھا۔لیکن خدا تعالیٰ نے عقل وفہم کی نعمت دے رکھی تھی اس لئے انگریزی بولنے والے دوست احباب کی میل ملاقات سے انگلش زبان سے کچھ شدھ بدھ حاصل کر لی تھی۔اب ڈاکٹر صاحب کی صحبت میں آکر ان کو انگلش بولنے، پھر مریضوں کی دیکھ بھال سے ان کے تجربات، معلومات اور تعارف کا حلقہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا گیا۔اس دوران انہوں نے ڈاکٹر صاحب کی راہنمائی میں انجکشن وغیرہ لگانا بھی سیکھ لیا۔آدمی ذہین تھے۔پھر جلد ڈاکٹر صاحب کے ترجمان پھر کمپوڈر بن گئے۔اب فرافینی شہر میں ڈاکٹر سامبوجان کے نام سے مشہور ہیں۔

گزشتہ سال میں سینیگال سے گیمبیا جارہا تھا تو راستہ میں ان کا ذاتی کلینک آتا ہے۔میں ادھر چلا گیا تاکہ ان کو سلام کرلوں۔میں نے مریضوں کی اچھی خاصی تعداد دیکھی جو ڈاکٹر صاحب کے انتظار میں باہر بیٹھی ہوئی تھی۔میں نے کلینک کی طرف قدم بڑھائے تو ایک نوجوان نے مجھے فوراً روک دیا کہ ڈاکٹر صاحب بہت مصروف ہیں آپ اندر نہیں جاسکتے۔خیر مرتا کیا نہ کرتا باہر بیٹھ گیا۔اتنے میں ڈاکٹر صاحب نے اتفاق سے مجھے دیکھ لیا۔باہر آئے اور مجھے اندر لے گئے۔شام کو مسجد میں ان سے ملاقات ہوئی۔باتیں کرتے کرتے بے اختیار رو پڑتے۔اور خدا تعالیٰ کے افضال وبرکات کو بیان کرتے کہ یہ سب کچھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کرنے کا ثمرہ ہے۔ خدا تعالیٰ نے دین بھی دے دیا، عزت واحترام بھی دیا اور پھر دنیاوی نعمتوں سے بھی باقی اہل خاندان کے مقابل پر بہت زیادہ نوازا۔

گھر سے تو کچھ نہ لائے سب کچھ تیری عطا ہے

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

مکرم برادرم مالک گئی صاحب

گزشتہ سال میں سینیگال کے دورہ پر گیا ہوا تھا تو میرے ایک نہایت ہی پیارے عزیز نے مجھے کہا کہ میں نے ڈاکار میں ایک نئے مکان کی تعمیر شروع کی ہے اس کے لئے دعا کریں۔یاد رہے کہ ڈاکار افریقہ کے مہنگے ترین شہروں میں سے ہے۔وہاں پر ایک اچھے علاقہ میں مکان تعمیر کرنا ہر آدمی کے بس کی بات نہیں۔بہر حال یہ سن کر مجھے بہت خوشی ہوئی اور ساتھ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں قربانی کرنے والوں کی تائید ونصرت کے وعدہ کے پورا ہونے پر اور بھی زیادہ خوشی ہوئی۔

سینیگال میں جماعت کے ایک لوکل معلم مکرم احمد گئی صاحب ہیں جو سینیگال کے ایک شہر کولخ کے رہنے والے ہیں۔1998ء کی بات ہے کہ انہوں نے اپنے ایک برادر اصغر مالک گئی صاحب کو میرے پاس ڈاکار میں بھجوایا تاکہ ان کے لئے کسی چھوٹی موٹی ملازمت کا انتظام کردوں۔اس وقت اس نوجوان کی عمر بیس سال کے لگ بھگ تھی۔میں نے اسے مشن ہاؤس میں بطور خادم رکھ لیا۔اس دوران میں نے محسوس کیا کہ یہ نوجوان نہایت ایمان دار اور بہت مخلص ہونے کے ساتھ بہت محنتی اور ذہین بھی ہے۔

میں نے ایک روز اسے کہا کہ تم مشن میں خادم کا کام چھوڑ کر اپنی عمر اور تعلیم کے مطابق کام تلاش کرو تو تمہارے لئے بہت بہتر ہوگا کیونکہ یہ کام تو کوئی معمولی پڑھا لکھا اور بوڑھا آدمی بھی کرسکتا ہے۔اس لئے میں نہیں چاہتا کہ تم ساری عمر اس جگہ بیٹھ کر اپنی استعدادوں کو ضائع کرو۔اس کو میں نے کافی سمجھایا لیکن اسے ایک خوف تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہاں سے جا کر کہیں اور کام نہ ملے۔کیونکہ میرے پاس تو اسے کھانے کے ساتھ رہائش کی بھی سہولت میسر تھی جو بڑے شہروں میں بڑی نعمت ہوتی ہے۔میں نے اسے کہا کہ تم جا کر کہیں بھی کام تلاش کرو۔لیکن اس دوران تمہارے قیام وطعام کا انتظام میرے پاس رہے گا۔تم اس کی فکر نہ کرو۔خیر اس نوجوان نے کچھ چھوٹا موٹا سامان خریدا اور مختلف گلیوں اور بازاروں میں چکر لگا کر اسے بیچنا شروع کردیا۔اب اس نے محسوس کیا کہ یہ کام پہلے کام سے تو بہت بہتر ہے۔آزادی بھی ہے، مختلف لوگوں سے تعلقات اور دوستی میں بھی اضافہ ہورہا ہے۔ اور پھر شہر کی گلیوں کوچوں سے بھی آشنائی شروع ہوگئی ہے۔پھر کام سے فراغت کے بعد وہ مشن ہاؤس میں آکر ہمارے ساتھ نمازیں ادا کرتا اور اگر کوئی جماعتی خدمت ہوتی تو وہ بھی بخوشی سرانجام دے دیتا۔

نظام وصیت میں شمولیت کی تحریک

میں نے اسے ایک روز سمجھایا کہ برخوردار اگر تم اپنے مالی حالات میں کشائش چاہتے ہو تو پھر اللہ میاں کے ساتھ سودا کرو۔کہنے لگا وہ کیسے؟ میں نے کہا اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اگر تم اس کے راستہ میں ایک دوگے وہ تمہیں دس سے نوازے گا۔اور اس کے لئے بہترین طریق یہ ہے کہ تم وصیت کرلو۔اس نوجوان نے اسی روز وصیت کر لی اور پھر بڑی ایمان داری اور اخلاص کے ساتھ اپنی آمد کا دسواں حصہ جو کہ بظاہر بہت ہی معمولی رقم یعنی صرف 500 فرانک تھی اسے ادا کرنا شروع کردیا۔لیکن خدا تعالیٰ مال کی ظاہری قدر وقیمت تو نہیں دیکھتا وہ تو محض نیتوں کو دیکھتا ہے۔

خدائی وعدہ کے ثمرات کا آغاز

چند ماہ کے بعد اس کا ایک دوست جو ایک پریس میں سیکورٹی کا کام کرتا تھا اسے رخصت پر جانا پڑا۔اس کی عدم موجودگی میں اس نوجوان کو عارضی ملازمت مل گئی۔اب اس کی تنخواہ پہلے سے دوگنا ہوگئی۔اس لئے اس نوجوان نے اسی حساب سے چندہ بھی دگنا کردیا۔اس دوران اس پریس کے مالک نے اس نوجوان کے اعلیٰ اخلاق اور ایمانداری اور تعلیمی قابلیت سے متاثر ہوکر اپنے پاس پریس میں ایک اچھے کام پر رکھ لیا۔اب اس کی تنخواہ مزید بڑھ گئی۔اس لئے اس نے پہلے چندہ کے مقابل پر پانچ گنا زیادہ چندہ ادا کرنا شروع کردیا۔

ان دنوں میرے ایک غیر احمدی دوست ایک بنک کے مدار المہام تھے۔ایک دن میں نے ان سے اس نوجوان کے بارے میں بات کی کہ اس کو اپنے بنک میں ملازمت دلوادیں۔انہوں نے اگلے دن ہی اس کو اپنے بنک میں بلوالیا اور اسے ملازم رکھ لیا۔اس کے بعد اس نوجوان نے بڑی محنت اور اخلاص کے ساتھ اپنے فرائض سرانجام دئے اور بنک کی مدد سے بنک سے متعلقہ بعض کورسز بھی کر لئے۔

آپ تصور کریں کہ اس نوجوان نے وصیت کے بعد 500 فرانک چندہ دینا شروع کیا تھا۔اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ماہانہ 80000 فرانک چندہ وصیت ادا کرنے کی توفیق پارہا ہے۔۔اور بہت سے اور بھائیوں کے لئے خدائی وعدوں پر ایمان لانے کا سبب بھی ہے۔اور جماعت احمدیہ سینیگال میں مرکزی سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق بھی پا رہا ہے۔الحمد لله۔ اللھم زد و بارک۔

❀❀❀❀❀❀❀

رانا ہومیو پیتھک کلینک (پرائیویٹ)
سوموار تا جمعرات سہ پہر تین بجے تا سات بجے شام
ہفتہ دو بجے تا چھ بجے شام (مفت مشورہ، مفت دوائی)
رانا سعید احمد خان (Homeopath,AHCP Reg)
Mobile: 07878760588
E-mail: ranasaeed58@hotmail.co.uk
392 London Road,Mitcham (Surrey)
London CR44EA

قائم شدہ 1952
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ربوہ
ریلوے روڈ 6214750 6214760
اقصیٰ روڈ 6212515 6215455
پروپرائٹر۔میاں حنیف احمد کامران
Mobile: 0300-7703500

کتب حضرت مسیح موعودؑ کا تعارف اور ان کے مطالعہ کی اہمیت و برکات

(محمد محمود طاہر: ربوہ)

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے اُمیدوار

حضرت مسیح موعود نے اشاعت دین کا سلسلہ شروع فرمایا تو ان طریق کو اختیار فرمایا جو اس دور میں مؤثر اور ضروری تھے۔ یہ وہ زمانہ تھا جس میں صحف کی نشر و اشاعت ہو رہی تھی۔ مطبع کی ایجاد نے ایک انقلاب دنیا میں پیدا کیا۔ ایسے میں ہر طرف سے دین حق پر تحریر و تقریر کے ذریعہ یلغار ہونے لگی۔ دین اور بانی دین حق کی شان میں الزامات اور بہتان تراشی کا سلسلہ ایک سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت دجالی طاقتیں شروع کئے ہوئے تھیں۔ ان حالات میں ضرورت تھی کہ کوئی مرد میدان قلمی جہاد میں آتا اور حقائق و معارف اور دلائل قاطعہ و ساطعہ سے مخالفین دین کو زیر کر دیتا۔

اشاعت دین کی ایک شاخ:

دین حق کے بطل جلیل حضرت مسیح موعودؑ نے اشاعت دین کو منظّم شکل میں شروع فرمایا تو اس کی پہلی شاخ سلسلہ تالیف کتب کو قرار دیا۔ آپ فرماتے ہیں:

''اس حکیم و قدیر نے اس عاجز کو اصلاح خلائق کے لئے بھیج کر ایسا ہی کیا اور دنیا کو حق اور راستی کی طرف کھینچنے کے لئے کئی شاخوں پر امر تائید حق اور اشاعت (دین حق) کو منقسم کر دیا۔ چنانچہ منجملہ ان شاخوں کے ایک شاخ تالیف و تصنیف کا سلسلہ ہے جس کا اہتمام اس عاجز کے سپرد کیا گیا اور وہ معارف و حقائق سکھلائے گئے جو انسان کی طاقت سے نہیں بلکہ صرف خدا تعالیٰ کی طاقت سے معلوم ہو سکتے ہیں اور انسانی تکلف سے نہیں بلکہ روح القدس کی تعلیم سے مشکلات حل کر دیئے گئے''۔ (روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 11-12)

اس تحریر سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کی کتب و تحریرات کی کس قدر اہمیت ہے۔ اوّل یہ کہ اشاعت دین کی پہلی شاخ قرار دی اور دوسری شاخ سلسلہ اشتہارات کو قرار دیا یہ بھی قلمی جہاد کا ایک طریق تھا اور چوتھی شاخ مکتوبات کو شمار فرمایا۔ ان تحریرات کی جو قدر و قیمت اور اہمیت ہے وہ مندرجہ بالا تحریر سے عیاں ہے کہ یہ حقائق و معارف انسان کی طاقت سے نہیں بیان ہوئے بلکہ صرف خدا تعالیٰ کی طاقت سے معلوم ہو سکتے ہیں اور روح القدس کی تعلیم سے مشکلات حل کئے گئے ہیں۔

تائید ربانی سے لکھی ہوئی تحریریں:

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنی معرکۃ آراء تصنیف ازالہ اوہام میں اپنے کلمات کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''میں بڑے دعویٰ اور استقلال سے کہتا ہوں کہ میں سچ پر ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے اور جہاں تک میں دور بین نظر سے کام لیتا ہوں تمام دنیا اپنی سچائی کے تحت اقدام دیکھتا ہوں اور قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے''۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 403)

اپنے کلمات و تحریرات میں ربانی تائید کی شمولیت کے بارہ میں حضرت مسیح موعود بیان فرماتے ہیں:۔

''میں خاص طور پر خدا تعالیٰ کی اعجاز نمائی کو انشاء پردازی کے وقت بھی اپنی نسبت دیکھتا ہوں کیونکہ جب میں عربی یا اردو میں کوئی عبارت لکھتا ہوں تو میں محسوس کرتا ہوں کہ اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے''۔

(نزول المسیح روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 434)

مامور و مرسل کی کتب کو غور سے نہ پڑھنا ایک قسم کا تکبر ہے:

اپنی کتب کے مطالعہ کی طرف متوجہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ''۔

(نزول المسیح، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 403)

اپنی کتب کو کم از کم تین بار پڑھنے کا ارشاد ایک روایت میں ان الفاظ میں ملتا ہے:

''جو شخص ہماری کتابوں کو کم از کم تین دفعہ نہیں پڑھتا اس میں ایک قسم کا کبر پایا جاتا ہے''

(سیرۃ المہدی جلد اول حصہ دوم صفحہ 365)

پھر فرماتے ہیں:۔

''سب دوستوں کے لئے ضروری ہے کہ ہماری کتب کم از کم ایک دفعہ ضرور پڑھ لیا کریں کیونکہ علم ایک طاقت ہے اور طاقت سے شجاعت پیدا ہوتی ہے''۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 361)

حضور اقدس نے مختلف اوقات میں اپنی بعض کتب مثلاً براہین احمدیہ، تذکرۃ الشہادتین، کشتی نوح، ازالہ اوہام اور حقیقۃ الوحی کے نام لے کر ان کے بغور مطالعہ کرنے کی تلقین بھی فرمائی۔

نزول ملائکہ کا ذریعہ:

حضرت مسیح موعود کی کتب نزول ملائکہ کا بھی ذریعہ ہیں کیونکہ یہ تحریرات خاص تائید الٰہی سے تحریر کی گئی ہیں۔ ان کا مطالعہ کرنے والے بھی برکات و تائید الٰہی کے وارث بنیں گے حضرت مصلح موعود بیان فرماتے ہیں:

''جو کتابیں ایک ایسے شخص نے لکھی ہوں جس پر فرشتے نازل ہوتے تھے ان کے پڑھنے سے بھی ملائکہ نازل ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضرت صاحب کی کتابیں جو شخص پڑھے گا اس پر فرشتے نازل ہونگے۔ یہ ایک خاص نکتہ ہے کہ کیوں حضرت صاحب کی کتابیں پڑھتے ہوئے نکات اور معارف کھلتے ہیں اور جب پڑھو جب ہی خاص نکات اور برکات کا نزول ہوتا ہے۔ براہین احمدیہ خاص فیضان الٰہی کے ماتحت مکمل کی گئی ہے۔ اس کے متعلق میں نے دیکھا ہے کہ جب کبھی بھی اس کو لے کر پڑھنے کے لئے بیٹھا ہوں دس صفحے نہیں پڑھ سکا کیونکہ اس قدر نئی نئی باتیں اور معرفت کے نکتے کھلنے شروع ہو جاتے ہیں کہ دماغ انہی میں مشغول ہو جاتا ہے تو حضرت صاحب کی کتابیں بھی خاص فیضان رکھتی ہیں۔ ان کا پڑھنا بھی ملائکہ سے فیضان حاصل کرنے کا ذریعہ ہے''۔

(ملائکۃ اللہ، انوار العلوم جلد 5 صفحہ 560)

ہر احمدی گھرانہ میں کتب موجود ہوں:

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے حضور اقدس کی کتب خریدنے اور پھر ان کے مطالعہ کی ترتیب بھی بتائی کہ پہلے آخری زمانہ کی کتب پڑھیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

''ہر احمدی گھرانہ میں کتب حضرت مسیح موعود موجود ہوں اور زیر مطالعہ ہوں اور انہیں بچوں کو پڑھانے کا انتظام ہو............احباب ہر تین ماہ میں کم از کم حضرت مسیح موعود کی ایک کتاب ضرور خرید لیا کریں اور خریدنے کی ترتیب یہ رکھیں کہ حضور نے جو آخری کتاب تصنیف فرمائی اسے پہلے خرید کر پڑھیں اور پھر اس سے قبل کی کتب علی الترتیب خریدتے چلے جائیں کیونکہ آخری دور کی کتب حضور نے عوام کو مخاطب کر کے نہایت عام فہم اور آسان زبان میں تصنیف فرمائیں جب کہ ابتدائی زمانہ کی کتب علماء کو مخاطب کر کے لکھی گئیں جن کی وجہ سے وہ بہت گہری اور دقیق ہیں لیکن بہر حال وہ بے شمار اور نہایت لطیف اور پر معارف نکات پر مشتمل ہیں''۔ (الفضل 29 اکتوبر 1977ء)

بابرکت تحریروں کا مطالعہ کریں:

روحانی خزائن کے کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن 2008ء کی اشاعت کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے پیغام میں فرماتے ہیں:۔

''یہ ہماری خوش نصیبی ہے کہ ہمیں اس امام مہدی اور مسیح (۔) کو ماننے کی توفیق ملی اور ان روحانی خزائن کا ہمیں وارث ٹھہرایا گیا۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم ان بابرکت تحریروں کا مطالعہ کریں تا کہ ہمارے دل اور ہمارے سینے اور ہمارے ذہن اس روشنی سے منور ہو جائیں کہ جس کے سامنے دجال کی تمام تاریکیاں کافور ہو جائیں گی۔ اللہ کرے کہ ہم اپنی اور اپنی نسلوں کی زندگیاں ان بابرکت تحریرات کے ذریعہ سنوار سکیں اور اپنے دلوں اور اپنے گھروں اور اپنے معاشرے میں امن و سلامتی کے دیئے جلانے والے بن سکیں اور خدا اور اس کے رسول ﷺ کی محبت اس طرح ہمارے دلوں میں موجزن ہو کہ اس کے طفیل ہم کل عالم میں بنی نوع انسان کی محبت اور ہمدردی کی شمعیں فروزاں کرتے چلے جائیں۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔''

حضور اقدسؑ کی کتب کے مختصر کوائف

حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات اس وقت ہمارے پاس کتب، ملفوظات، اشتہارات، مکتوبات اور تفسیر القرآن کی صورت میں مطبوعہ موجود ہیں۔ ان کے بارہ میں مختصر معلومات اور کوائف حسب ذیل ہیں:

روحانی خزائن:

حضرت اقدس کی کتب کے مجموعہ کا نام ''روحانی خزائن'' ہے۔ روحانی خزائن 23 جلدوں پر مشتمل ہے۔ 23 جلدوں پر مشتمل سیٹ میں تمام کتب کے کل صفحات کی تعداد گیارہ ہزار سے زائد ہے۔ موجودہ کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن میں چند مزید تحریرات بھی روحانی خزائن میں شامل کی گئی ہیں۔ کل کتب کی تعداد 90 کے قریب بنتی ہے۔ حضور اقدس کی کتب زیادہ تر اُردو زبان میں ہیں لیکن فصیح عربی کا آپ کو اعجازی نشان دیا گیا۔ چنانچہ آپ نے فصیح و بلیغ عربی میں ڈیڑھ درجن کے قریب معرکۃ الآراء کتب تصنیف فرمائی ہیں۔ فارسی زبان میں آپ نے منظوم کلام بھی کہا ہے جو درثمین فارسی کے نام سے طبع شدہ ہے۔ اسی طرح آپ کا اُردو منظوم کلام درثمین کے نام سے اور عربی منظوم کلام القصائد الاحمدیہ کے نام سے شائع شدہ ہے۔ آپ کا منظوم کلام اعلیٰ پایہ کا عارفانہ کلام ہے جس میں حمد و نعت بھی ہے اور اخلاق تعلیمات بھی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود:

حضرت مسیح موعود کی تقاریر اور روزمرہ کے کلمات طیبات کو ملفوظات کے نام سے شائع کیا گیا ہے۔ بیشتر ملفوظات ہمیں اخبار الحکم اور البدر کی مرہون منت ملے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ملفوظات شائع کرنے والوں کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ حضور اقدس کے پاکیزہ کلمات اور تاریخ احمدیت کے ماخذ کو ہمارے لئے محفوظ کیا۔ ملفوظات پہلے دس جلدوں میں شائع کی گئیں تھیں لیکن موجودہ ایڈیشن پانچ جلدوں پر مشتمل ہے۔

مجموعہ اشتہارات:

حضرت مسیح موعود نے دینی مہمات کے لئے کتب کے علاوہ اشتہارات شائع کرنے کا بھی سلسلہ جاری فرمایا تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اشاعت دین کی دوسری شاخ اشتہارات کے سلسلہ کو قرار دیا۔

(روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 13)

ان اشتہارات میں آپ کے دعاوی اور ان کے دلائل، مخالفین کو چیلنجز اور مختلف تحریکات فرمائیں۔ یہ اشتہارات جہاں علمی خزانہ ہیں وہاں تاریخ احمدیت کا ایک اہم باب ہیں۔ ان اشتہارات کو افادہ عام کے لئے تبلیغ رسالت کے نام سے دس جلدوں میں شائع کیا گیا۔ اب یہ مجموعہ اشتہارات کے نام سے تین جلدوں میں شائع شدہ ہیں۔ جلد اوّل 1878 تا 1893 جلد دوم 1894 تا 1897 جبکہ جلد سوم 1898 تا 1908ء کے اشتہارات پر مشتمل ہے۔

باقی صفحہ 11 پر ملاحظہ فرمائیں

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔خط وکتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD,
LONDON SW19 3TLU.K.

بذریعہ e-mail رابطہ قائم کرنے کے لئے پتہ یہ ہے:-

mahmud@tiscali.co.uk
mahmud.a.malik@gmail.com

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تبرکات

روزنامہ ''الفضل'' یکم اپریل 2008ء میں مکرم لقمان احمد کشور صاحب کے قلم سے آنحضور ﷺ کے تبرکات اور محبوب آقا کے عاشق غلاموں کے محبت کے مختلف انداز بیان کئے گئے ہیں۔

☆ حضرت زہرہ بن معبدؓ جب بچے تھے تو آپؓ کی والدہ آپؓ کو آنحضرت ﷺ کی خدمت میں لائیں اور عرض کیا اس کی بیعت لیجئے۔آپؐ نے فرمایا! ابھی یہ بچہ ہے۔ پھر ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا دی۔اس برکت کو ان کے دادا اِس نظر سے دیکھتے کہ اِن کو لے کر بازار غلہ خریدنے جاتے۔

☆ حضرت سائبؓ بن یزید بیمار ہوئے تو آپؓ کی خالہ آپؓ کو آنحضور ﷺ کی خدمت میں لے گئیں۔ آنحضورؐ نے آپؓ کے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی۔اس کے بعد آنحضور ﷺ نے وضو کیا تو وضو سے بچے ہوئے متبرک پانی کو آپؓ نے پی لیا۔

☆ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے گھر لڑکا پیدا ہوا تو وہ بچے کو آنحضور ﷺ کی خدمت میں لائے۔آپؐ نے اس کا نام رکھا اور اپنے منہ میں کھجور رکھ کر چبائی اور پھر اس بچے کے منہ میں ڈالی اور اس کے لئے دعا کی۔

☆ حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ پیدا ہوئے تو ان کی والدہ حضرت اسماء ان کو لے کر آنحضورؐ کی خدمت میں آئیں۔آپؐ نے بچے کو اپنی گود میں رکھا کھجور لے کر چبائی اور بچے کے منہ میں ڈال کر اسے گھٹی دی اور اس کے لئے دعا کی۔

☆ آپؐ کے وضو کا بچہ ہوا پانی صحابہ کے لئے آب حیات تھا۔ایک دفعہ حضرت بلالؓ نے آپؐ کے وضو کا بچا ہوا پانی نکالا تو اس وقت موجود تمام صحابہ اس تبرک کی طرف وفور محبت سے جھپٹے۔

☆ صحابہؓ کو آنحضور ﷺ کے تبرکات کی حفاظت کا بھی بہت خیال رہتا۔ چنانچہ حضرت امام علی بن حسین روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام حسینؓ کی شہادت کے بعد جب ہم لوگ مدینہ واپس آئے تو حضرت مسورؓ بن مخرمہ مجھے ملے اور کہا کہ رسول اللہؐ کی تلوار جو آپ کے پاس ہے مجھے دیدو ایسا نہ ہو کہ یزیدی لوگ اسے بھی چھین لیں اور کہا کہ اگر آپ یہ تلوار مجھے دے دیں تو خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جب تک جسم میں جان باقی ہے کوئی شخص اس کی طرف ہاتھ نہیں بڑھا سکتا۔

☆ حضرت عائشہؓ کے پاس آنحضور ﷺ کا ایک جبّہ تھا جو آپؓ کی وفات کے بعد حضرت اسماءؓ نے محفوظ کرلیا اور پھر اسی تبرک سے خود بھی برکت پاتیں اور جب کوئی شخص بیمار ہوتا تو اس جبہ کو دھو کر اس کا پانی مریض کو دیتیں۔

☆ حضرت کعبؓ بن زہیر کے قصیدہ کے صلہ میں آنحضرت ﷺ نے جو چادر انہیں عطا فرمائی تھی، یہ چادر بعد میں حضرت امیر معاویہ نے ان کے بیٹے سے خرید لی جسے اموی خلفاء عیدین کے موقعہ پر اوڑھ کر نکلتے تھے۔

☆ آنحضور ﷺ کا پانی پینے والا پیالہ حضرت انس بن مالکؓ کے پاس محفوظ تھا۔ایک بار وہ ٹوٹا تو انہوں نے اسے چاندی کے تاروں سے جڑوایا۔اسی طرح حضرت سہلؓ اور حضرت عبداللہ بن سلامؓ نے بھی آپؐ کے پیالے بطور تبرک محفوظ رکھے ہوئے تھے۔

☆ آنحضور ﷺ کے چند بال حضرت ام سلمہؓ نے بطور تبرک شیشی میں محفوظ کئے ہوئے تھے۔کئی بیمار برتن میں پانی بھیجتے تو آپؓ وہ بال اس پانی میں ڈالتیں اور پھر اس متبرک پانی کو مریض اپنی شفا کیلئے پیتا تھا۔

محترم چودھری محمد شفیع صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 11/اپریل 2008ء میں مکرم نذیر احمد سانول صاحب کے قلم سے محترم چودھری محمد شفیع صاحب کی یادوں پر مشتمل ایک مضمون شائع ہوا ہے۔

محترم چودھری احمدالدین صاحب کے دو بیٹے مکرم چودھری محمد شفیع صاحب اور مکرم محمد اشرف صاحب تھے۔مکرم محمد اشرف صاحب پڑھے لکھے اور محکمہ مال میں پٹواری تھے۔ جبکہ مکرم چودھری محمد شفیع صاحب معمولی پڑھے لکھے، سادہ منش اور درویش صفت انسان تھے۔آپ کی سادگی علاقہ میں ضرب المثل تھی۔ دنوں بھائی معزز راجپوت خاندان اور معروف زمیندار فیملی سے تعلق رکھتے تھے اور مکرم چودھری احمد خاں رانا صاحب سابق امیر ریاست بہاولپور کے داماد تھے۔

مکرم چوہدری محمد شفیع صاحب سادہ طبیعت کے مالک تھے۔سر پر عام ڈھیلی ڈھالی پگڑی اور پاؤں میں چمڑے کی دیسی طرز کی جوتی پہنتے۔ہاتھ میں ہمیشہ سوٹی رکھتے تھے۔فضول بات نہ کرتے اور نہ ہی بے مقصد کسی کی گفتگو میں شریک ہوتے۔گرمیوں کی دوپہر کو میرے پاس آتے تاکہ میرے زیرمطالعہ جو بھی کتاب ہو، اُسے مَیں بلند آواز میں پڑھوں اور آپ سنتے رہیں۔اس طرح کئی کتب آپ نے سن لیں۔نماز سے کافی دیر قبل مسجد آتے اور نماز و نوافل بہت انہماک سے ادا کرتے۔ بیماری کی حالت میں بھی تکلیف اٹھا کر مسجد آکر نماز ادا کرنے کی کوشش کرتے۔کثرت تلاوت کی وجہ سے قرآن کریم کا ادراک تھا۔نماز فجر کے بعد مسجد میں گھنٹوں تلاوت کرتے رہتے۔ پھر اشراق اور چاشت کے نوافل پڑھتے۔لمبے سجدے کرتے۔

آپ کی یہ خوبی نمایاں تھی کہ ہر تحریک میں حصہ لیتے۔آپ کو ادائیگی چندہ جات کے ساتھ ادائیگی حصہ جائیداد کی بڑی فکر تھی۔آپ کی آمد صرف زرعی رقبہ سے تھی اور وہ بھی سال بعد آتی جب ٹھیکہ جات کی رقوم وصول ہوتی۔حصہ جائیداد کی ادائیگی کے لئے آپ نے رقبہ بجائے ایک سال ٹھیکہ دینے کے چندسال کا یکبار ٹھیکہ دیدیا اور چندسال بڑے قناعت اور صبر سے اپنے اخراجات کو محدود کرلیا۔اپنی زندگی میں ہی اپنا حساب بیباق کرچکے تھے۔

موصوف کی اہلیہ کافی عرصہ قبل وفات پاگئی تھیں جب ابھی چھوٹی بیٹی گود میں تھی۔ چنانچہ بڑے صبر اور محنت سے آپ نے بچوں کی پرورش اور تربیت کی۔ آپ کی اولاد میں دو بیٹے اور ایک بیٹی ہیں۔تین پوتے بھی ہیں جو تینوں حافظ قرآن اور وقف نو کی تحریک میں شامل ہیں۔ایک نواسی بھی حفاظ قرآن ہے۔

مرحوم بڑے صابر وشاکر تھے۔لمبی بیماری میں بھی شکوہ نہ کیا۔15/اگست 2003ء کو 82 سال کی عمر میں وفات پائی۔ جنازہ ربوہ لے جایا گیا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

ربوہ کے لنگرخانوں میں روٹی پلانٹ کی تنصیب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 12/اپریل 2008ء میں مکرم محمد اسلم صاحب نے ربوہ میں لنگرخانوں میں روٹی پلانٹ کی تنصیب کی تاریخ بیان کی ہے جس میں حضرت میر داؤد احمد صاحب (افسر جلسہ سالانہ) اور احمدی انجینئرز کی ناقابل فراموش خدمات سے پردہ اٹھایا گیا ہے۔

1968ء میں لنگر نمبر 1 دارالصدر میں گیس لگ گئی تو گیس تندوروں نے کام شروع کردیا۔لیکن یہ احساس ہوا کہ نانبائیوں کی رفتار اتنی نہیں کہ بروقت مطلوبہ تعداد میں روٹی حاصل کی جاسکے۔ چنانچہ روٹی پلانٹ کی تیاری کا کام شروع ہوا۔اس کے لئے مکرم منیر احمد خانصاحب انجینئر اور مکرم نعیم احمد خانصاحب انجینئر نے کراچی کے ایک کارخانہ میں ابتدائی کام کیا اور ایک چھوٹی مشین تیار کرواکے ربوہ بھجوائی جو دارالضیافت میں لگائی گئی۔اس میں ایک ایک کرکے روٹی لگائی جاتی تھی۔روٹی مشین پر بھی لگی رہ جاتی تھی۔ پھر حضرت میر صاحب کی ہدایت پر چوڑی مشین تیار کی گئی جس میں دو قطاروں میں روٹی لگتی تھی۔ پھر اس طرح کی دس مشینیں بنوائی گئیں جو کہ لنگرخانہ نمبر 2 میں فٹ کی گئیں۔لیکن جلسہ سالانہ پر جب ان مشینوں کو چلایا گیا اور روٹی لگانی شروع کی گئی تو معلوم ہوا کہ جس مشین کو چلایا جاتا کچھ چل کر جام ہوجاتی اور پھر گریس وغیرہ دے کر چلانا پڑتا۔ جلسہ کے بعد خاکسار نے ایک ڈرائنگ بنا کردی اور میری گزارش پر ایک مشین میں تبدیلی کرکے دیکھا گیا تو وہ مشین قریباً بارہ گھنٹے چلتی رہی۔ چنانچہ پھر ساری مشینوں کو اُسی ڈرائنگ کے مطابق بدل دیا گیا۔

پھر ایک دوسرے کارخانہ سے بیس مشینیں تیار کروائی گئیں۔جلسہ سے چندروز پہلے مشینیں نصب ہوگئیں لیکن جب چلائی گئیں تو ہر مشین کچھ دیر بعد جام ہوجاتی۔کوئی کوشش کامیاب نہ ہوئی۔ چار دن رات مَیں اور میرے شاگرد کوشش کرتے رہے۔ مَیں نے رات کو اُن سے کہا کہ اب سب آرام کرو اور سو جاؤ۔ وہ تو آرام سے سوگئے لیکن خاکسار جاگتا رہا۔ مغرب اور عشاء کی نماز پڑھنے لگ گیا اور قریباً دو گھنٹے نماز میں رو کر دعا کرتا رہا کہ یہ سب کچھ حضرت مسیح موعودؑ کے مہمانوں کے لئے ہے، خدایا ہماری مدد فرما۔ رات بارہ بجے مجھے نیند آگئی۔ ہم سوئے ہوئے تھے کہ بڑی زور سے آواز آئی پلیٹیں نکال دو۔ میں نیند سے جاگ اٹھا اور اپنے شاگردوں کو جگانا شروع کیا۔اُن سے کہا کہ ہر مشین کے کنویئر سے ایک پلیٹ نکال دو۔ پہلی مشین سے پلیٹ نکال کر چلایا گیا تو وہ بالکل ٹھیک چلتی رہی۔ پھر ساری مشینوں سے پلیٹیں نکال کر چلادی گئیں۔روٹی لگنی شروع ہوگئی۔ 6 دن تک مشینیں چلتی رہیں اور کوئی بھی مشین بند نہیں ہوئی۔

جلسہ کے بعد حضرت میر صاحب نے فیصلہ کیا کہ اب مشین ربوہ میں ہی تیار کی جائے۔اس کام کے لئے مکرم مرزا لقمان احمد صاحب لیکچرار تعلیم الاسلام کالج اور مکرم منور احمد صاحب آف لاہور (لیکچرار کالج) نے بہت اخلاص سے کام کیا۔ ہم سب نے پندرہ بیس دن میں مشین تیار کردی اور پھر دو مزید مشینیں تیار کیں۔ یہ تینوں مشینیں دارالضیافت میں اب تک چل رہی ہیں۔ اس کے بعد محترم چودھری حمیداللہ صاحب افسر جلسہ سالانہ بنے تو انہوں نے مجھے بیس عدد مشینیں تیار کرنے کا آرڈر دیا۔سامان لاہور سے خریدا گیا اور مکرم مرزا لقمان احمد صاحب لیکچرار کی نگرانی میں یہ کام لنگر 3 میں مکمل کیا گیا اور اس طرح پہلی مشینوں کے نقائص بھی دُور ہوگئے۔بعد میں خاکسار نے دو دیگر لنگروں کے لئے مزید بیس مشینیں بھی تیار کیں۔

حضرت میر صاحب کے دَور میں ہی آٹومیٹک روٹی پلانٹ کی تیاری کا کام شروع ہوچکا تھا لیکن کامیابی بعد میں ہوئی۔ خاکسار نے جلسہ سالانہ کے لئے پیاز کاٹنے کی بارہ مشینیں بھی تیار کی ہیں۔ ایسی ایک مشین جرمنی کے جلسہ والوں کو بھی بھجوائی گئی ہے۔

خاکسار نے دس سال کی عمر میں یہ کام سیکھا تھا۔ قریباً بارہ سال ملتان میں کام کرتا رہا پھر ربوہ آکر حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے کارخانہ میں ملازم ہوگیا۔ جب کارخانہ کی آمد بہت کم ہوگئی تو مَیں نے خود میاں صاحب سے عرض کیا کہ مجھے فارغ کردیں، مَیں خراد چلاکر گزارہ کرلوں گا۔لیکن آپ نے مجھے کہا تم کام کرتے رہو۔ پھر بڑی مشکل سے اجازت دی اور کہا کہ ہر ہفتہ آکر آپ کو بتایا کروں کہ میرا کام کیسا چل رہا ہے۔ پھر خدا کے فضل سے مجھے جلسہ سالانہ کا کام ملتا رہا جو مَیں نے قریباً چالیس سال تک کیا۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 10 مئی 2008ء میں مکرم ناصر احمد سیّد صاحب کا کلام شامل اشاعت ہے۔اِس کلام میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

کسی گلی کا نہ کوچے کا پھر اسیر ہوا
غریب جب سے تری راہ کا فقیر ہوا
تمہارے قدموں سے لپٹا تو بن گیا گوہر
وگرنہ میں تو حقیقت میں اک حقیر ہوا
کسی بھی حرف سے کیسے کروں تیری تعریف
کہ کوئی حرف بھی تیری نہیں نظیر ہوا
یہ مہر و ماہ تو اپنی مثال میں کم ہیں
تمہارا حسن تو ہے اس سے بھی کثیر ہوا

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
21st May 2010 – 27th May 2010

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 21st May 2010

00:00 MTA World News & Khabarnama
00:40 Tilawat
00:50 Insight & Science and Medicine Review
01:25 Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 15th October 1997.
02:25 Historic Facts: part 27.
03:00 MTA World News & Khabarnama
03:40 Tarjamatul Qur'an Class: an in-depth explanation of Qur'anic verses, rec. on 8th September 1994.
04:45 MTA Travel: Amboseli National park, Kenya.
05:10 Jalsa Salana Germany 2004: address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, on 21st August 2004 from the ladies Jalsa Gah.
06:05 Tilawat, Dars-e-Hadith, Insight & Science and Medicine News Review
07:00 Gulshan-e-Waqf-e-Nau Lajna class with Huzoor, recorded on 9th January 2010.
08:10 Siraiki Service
09:00 Reply to Allegations: an Urdu programme with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra), replying to allegations made against the Jama'at, rec. on 30th March 1994.
10:05 Indonesian Service
11:05 Seerat Sahaba Rasool (saw)
12:00 Live Friday sermon
13:10 Tilawat, Dars-e-Hadith, Insight & Science and Medicine Review
14:10 Bengali Service
15:15 Seerat Sahaba Rasool (saw) [R]
16:00 Khabarnama: daily international Urdu news.
16:15 Friday Sermon [R]
17:25 Majlis Ansarullah UK Ijtema: concluding address delivered by Huzoor on 14th September 2003.
18:00 MTA World News
18:30 Arabic Service
20:35 Insight & Science and Medicine Review
21:10 Friday Sermon [R]
22:20 Honey Bee
22:55 Reply to Allegations [R]

Saturday 22nd May 2010

00:00 MTA World News & Khabarnama
00:40 Tilawat, Dars-e-Hadith & International Jama'at News
01:35 Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 16th October 1997.
02:45 MTA World News & Khabarnama
03:15 Friday Sermon: rec. on 21st May 2010.
04:25 Rah-e-Huda: interactive talk show answering questions about the Ahmadiyya Muslim Community, rec. on 15th May 2010.
06:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & International Jama'at News
07:00 Jalsa Salana Germany 2004: concluding address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, on 22nd August 2004.
08:15 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recorded on 25th February 1996. Part 1.
08:55 Friday Sermon [R]
10:05 Indonesian Service
11:00 French Service
12:05 Tilawat
12:25 Yassarnal Qur'an
12:55 Live Intikhab-e-Sukhan: poem request programme
13:55 Bangla Shomprochar
14:55 Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor, recorded on 16th January 2010.
16:00 Khabarnama
16:15 Live Rah-e-Huda: interactive talk show.
17:45 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 MTA World News
18:30 Arabic Service
20:30 International Jama'at News
21:00 Bustan-e-Waqfe Nau class R]
22:15 Rah-e-Huda [R]
23:45 Friday Sermon [R]

Sunday 23rd May 2010

00:55 MTA World News & Khabarnama
01:25 Yassarnal Qur'an
01:45 Tilawat
01:55 Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 21st October 1997.
03:00 Khabarnama
03:20 Friday Sermon: rec. on 21st May 2010.
04:30 Faith Matters
05:30 Wayne Clements Oil Painting: part 5.
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:25 Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat class with Huzoor, recorded on 2nd January 2010.
07:35 Faith Matters: no. 25.
08:40 Hotel de Glace: ice hotel in Canada.
09:15 Jalsa Salana Switzerland 2004: address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, on 4th September 2004.
10:00 Indonesian Service
11:00 Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon. Recorded on 4th April 2008.
12:00 Tilawat
12:10 Dars-e-Hadith
12:25 Yassarnal Qur'an
12:50 Bengali Service
13:50 Friday Sermon [R]
15:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat class [R]
16:10 Khabarnama: daily international Urdu news.
16:30 Faith Matters [R]
17:30 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 MTA World News
18:30 Arabic Service
20:35 Hotel de Glace [R]
22:20 Friday Sermon [R]
23:25 Kuch Yaadain Kuch Baatain

Monday 24th May 2010

00:00 MTA World News & Khabarnama
00:35 Tilawat
00:50 Yassarnal Qur'an
01:25 International Jama'at News
02:00 Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 22nd October 1997.
03:00 MTA World News & Khabarnama
03:35 Friday Sermon: rec. on 21st May 2010.
04:40 Hotel de Glace: ice hotel in Canada.
05:10 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking guests. Recorded on 24th June 1996. Part 2.
06:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & International Jama'at News
07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna class with Huzoor, recorded on 9th January 2010.
08:10 Seerat-un-Nabi (saw)
09:05 Rencontre Avec Les Francophones: French mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 23rd December 1997.
10:10 Indonesian Service: Indonesian translation of the Friday sermon delivered on 19th March 2010.
11:10 Jalsa Salana Speeches: Munir Ahmad Khaddim on the bounties of Khilafat.
12:00 Tilawat & International Jama'at News
13:00 Bangla Shomprochar
14:05 Friday Sermon: rec. on 15th May 2009.
15:05 Jalsa Salana Speeches [R]
16:00 Khabarnama
16:15 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna class [R]
17:35 Le Francais C'est Facile
18:00 MTA World News
18:30 Arabic Service
19:30 Liqa Ma'al Arab
20:35 International Jama'at News
21:05 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna class [R]
22:15 Jalsa Salana Speeches [R]
23:00 Friday Sermon [R]

Tuesday 25th May 2010

00:00 MTA World News & Khabarnama
00:35 Tilawat, Insight & Science and Medicine Review
01:35 Liqa Ma'al Arab
02:40 Le Francais C'est Facile
03:00 MTA World News & Khabarnama
03:45 Rencontre Avec Les Francophones: French mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 23rd December 1997.
05:15 Jalsa Salana Switzerland 2004: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 5th September 2004.
06:00 Tilawat, Dars-e-Malfoozat, Insight & Science and Medicine Review
07:05 Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor recorded on 20th February 2010.
08:05 Question and Answer Session: rec. on 28th June 1996.
09:30 Tour of UK Mosques
10:00 Indonesian Service
11:00 Sindhi Service: Sindhi translation of the Friday sermon delivered on 17th July 2009.
12:05 Tilawat, Insight & Science and Medicine Review
12:50 Yassarnal Qur'an: lesson no. 19.
13:05 Bangla Shomprochar
14:05 Khuddamul Ahmadiyya UK Ijtema: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, on 19th September 2004.
14:55 Bustan-e-Waqfe Nau class [R]
16:00 Khabarnama: daily international Urdu news.
16:10 Question and Answer Session [R]
17:35 Yassarnal Qur'an [R]
17:50 Historic Facts
18:20 MTA World News
18:35 Arabic Service
19:40 Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon delivered on 21st May 2010.
20:40 Insight & Science and Medicine Review
21:15 Bustan-e-Waqfe Nau class [R]
22:15 Khuddamul Ahmadiyya UK Ijtema
22:55 Intikhab-e-Sukhan

Wednesday 26th May 2010

00:00 MTA World News & Khabarnama
00:35 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
01:00 Yassarnal Qur'an
01:30 Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 30th October 1997.
02:30 Learning Arabic: lesson no. 6.
03:00 MTA World News & Khabarnama
03:45 Question and Answer Session: rec. on 28th June 1996.
05:15 Khuddamul Ahmadiyya UK Ijtema: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, on 19th September 2004. Khuddamul Ahmadiyya Germany Ijtema: opening address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, on 19th May 2004.
06:05 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35 Land of the Long White Cloud: part 4.
07:00 Talaba Jamia kay Saath Aik Nasisht with Huzoor recorded on 23rd Janurary 2010.
08:05 MTA Variety: Waqf-e-Nau Tarbiyyati Class.
09:15 Question and Answer Session: rec. on 2nd November 1996.
10:30 Indonesian Service
11:30 Swahili Service
12:35 Tilawat
12:45 Yassarnal Qur'an
13:10 From the Archives: Friday sermon delivered on 14th September 1984 by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) on the injustice of courtrooms.
13:45 Bangla Shomprochar
14:50 Jalsa Salana Belgium 2004: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, rec. on 12th September 2004.
15:35 Khabarnama
15:50 Talaba Jamia kay Saath Aik Nasisht [R]
16:55 Question and Answer Session [R]
18:05 MTA World News
18:25 Arabic Service
19:25 Liqa Ma'al Arab: rec. on 5th November 1997.
20:25 MTA Variety [R]
21:40 Talaba Jamia kay Saath Aik Nasisht [R]
22:45 Jalsa Salana Belgium 2004 [R]
23:30 From the Archives [R]

Thursday 27th May 2010

00:10 MTA World News & Khabarnama
00:50 Tilawat
01:00 Yassarnal Qur'an
01:15 Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 5th November 1997.
02:20 MTA World News & Khabarnama
02:50 MTA Variety: Waqf-e-Nau Tarbiyyati Class.
04:10 From the Archives: rec. 14th September 1984.
04:45 Land of the Long White Cloud: part 4.
05:10 Jalsa Salana Belgium 2004: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, rec. on 12th September 2004.
06:00 Tilawat
06:35 MTA Travel: Chargan Rabwah.
06:50 The Life of Hadhrat Mirza Masroor Ahmad
08:00 Faith Matters: part 31.
09:00 MTA Variety: Jalsa Khilafat day, Rabwah.
10:05 Majlis Ansarullah UK Mosha'irah
11:20 Coming of the Messiah
12:00 Tilawat
12:45 MTA Travel: Chargan Rabwah. [R]
13:00 Bengali Service: Bengali translation of the Friday sermon, recorded on 21st May 2010.
14:00 Islam Ahmadiyyat Revival of Faith
15:05 MTA Variety: Jalsa Khilafat day, Rabwah. [R]
16:20 Khilafat Jubilee Address by Huzoor
18:10 MTA World News
18:30 Majlis Ansarullah UK Mosha'irah [R]
19:45 Coming of the Messiah [R]
20:30 Faith Matters [R]
21:40 Jalsa Salana Qadian 2009: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, rec. on 27th May 2009.
22:50 Islam Ahmadiyyat Revival of Faith [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 17 | Friday 14 May, 2010 | Issue No. 20

خدا کے بنائے ہوئے نوفلائی زون (No fly zone) کے آگے ساری دنیا بے بس ہے

(خالد سیف اللہ خان: آسٹریلیا)

سڈنی کے ایک شخص نے گزشتہ ماہ (اپریل 2010ء) کے وسط میں ایک سکول کے ہیڈ ماسٹر کو خط لکھا کہ آئس لینڈ میں ایک آتش فشان پھٹنے کی وجہ سے میری بیٹی سکول حاضر ہونے سے قاصر ہے۔ اس کی بیٹی چھٹیوں پر یورپ گئی ہوئی تھی اور آتش فشاں سے اٹھنے والے راکھ کے بادلوں نے اس علاقہ کو ''نوفلائی زون'' بنا رکھا تھا جس کی وجہ سے اس کی بیٹی انگلینڈ میں پھنس کر رہ گئی تھی۔ کیا زمانہ آ گیا ہے! لیکن وہ اس مخمصہ میں اکیلی نہ تھی۔ پچاس لاکھ مسافر اور بھی تھے جو آٹھ روز تک مختلف مقامات پر ہوائی جہازوں کی پروازوں کے منسوخ ہونے کی وجہ سے بے یار ومددگار پڑے تھے۔ ائیر لائنوں کو کروڑوں ڈالروں کا روزانہ نقصان ہوا۔ یہی نہیں اس انڈسٹری سے متعلقہ شعبہ ہائے زندگی اور کاروبار متاثر ہوئے۔ اکیلے برطانیہ ہی میں روزانہ 7500 جہاز جو آتے جاتے ہیں بند ہو گئے۔ یورپ کے مسافر ٹرینوں، ٹیکسیوں اور کشتیوں کی طرف بھاگے اور رش کی وجہ سے کئی جگہ جھگڑے ہوئے۔ آسٹریلیا اگرچہ دنیا کے پچھواڑے کا ایک ملک سمجھا جاتا ہے وہ بھی باوجود دور ہونے کے اس قدرتی آفت سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ یہاں کی Qantas ائیر لائن نے بھی تمام یورپ کی پروازیں منسوخ کر دیں اور آسٹریلیا کے ہزاروں شہری یورپ کے مختلف مقامات پر بے یار ومددگار پڑے رہے۔

لوگوں نے کسی سُپر پاور کا لگایا ہوا ''نوفلائی زون'' (No fly zone) تو سنا تھا لیکن یہ نہ سوچا ہوگا کہ جب خدا چاہے وہ اُن کے اپنے ملکوں کو بھی خود ان کے لئے ''نوفلائی زون'' بنا سکتا ہے۔ انسانوں کے مقرر کردہ ''نوفلائی زون'' میں تو چوری چھپے کوئی جہاز داخل ہوسکتا ہے جو اِن کے راڈار پر بھی نہ آئے لیکن خدا کے مقرر کردہ ایسے علاقہ میں تو چوری چھپے بھی اگر کوئی جہاز اڑنے کے کوشش کرے گا تو اُس کے جہاز کے انجن بند ہو جائیں گے۔ کھڑکیوں اور شیشوں پر راکھ کی دبیز تہ جم کر جہاز کو اندھا کر دے گی۔ ہوا کی سرکولیشن کا نظام بھی راکھ سے اَٹ کر پھنس جائے گا اور ایسے میں جہاز لڑھک کر زمین پر نہ آ گرے تو کیا ہو۔

جنوبی آئس لینڈ کے علاقہ ''ایجاف جَلّا جوکُل'' EYJAFJALLAJOKULL (جس کے نام کے اتنے حروف ہیں جتنی شاید وہاں کی ساری آبادی بھی نہیں) میں واقعہ ایک آتش فشاں پہاڑ (Volcano) ہے۔ یہ سارا علاقہ برف سے ڈھکا ہوا ہے اور 200 میٹر برف کی موٹی تہ کے نیچے سے اس کا دہانہ (Crater) ایسی خوفناک آگ اُگل رہا ہے جو اب تک کروڑوں ٹن کاربن ڈائی آکسائیڈ راکھ کے بادلوں کی صورت میں فضا میں بکھیر چکا ہے۔ برف کی موجودگی کی وجہ سے پانی کے بخارات بھی آسمان کی طرف اٹھ رہے ہیں۔ آتش فشانی کا عمل اگرچہ پہلے سے کم ہو گیا ہے لیکن ختم نہیں ہوا بلکہ جاری ہے۔ اور خطرہ ہے کہ دوبارہ کسی وقت پہلے کی سی طاقت کے ساتھ لاوا اگلنا شروع کر دے۔ یہی آتش فشاں پہاڑ تقریباً دوسو سال پہلے بھی پھوٹا تھا اور مسلسل چھ ماہ تک لاوا اُگلتا رہا تھا۔ تقریباً دو صدیوں تک خوابیدہ رہنے کے بعد اب پھر فعّال ہوا ہے۔ خدا ہی جانے کب تک اور کس طاقت کے ساتھ یہ لاوا اگلتا رہے گا۔

اس واقعہ یا حادثہ کے کئی پہلو ایسے ہیں جو اہل دانش کو غور وفکر کی دعوت دیتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ آج ساری دنیا یوں باہم مل جل ہوگئی ہے کہ گویا ایک عالمگیر گاؤں (گلوبل ویلج) کی صورت اختیار کر گئی ہے۔ دنیا کے ایک غیر معروف کونہ پر ایک واقعہ رُونما ہوتا ہے اور ساری دنیا کو متاثر کر دیتا ہے۔ قرآن کریم میں اس کی بابت واضح پیشگوئی موجود ہے جو ان الفاظ میں ہے کہ اِذَاالنُّفُوْسُ زُوِّجَتْ (التکویر 81:8) اور جب نفوس ملا دیئے جائیں گے۔ سورۃ التکویر میں قیامت کُبریٰ کے جو حالات بیان کئے گئے ہیں وہ قرب قیامت کے زمانہ پر بھی ظلّی طور پر پورے اترتے ہیں جیسے کہا جاتا ہے کہ آنے والے واقعات اپنا سایہ ڈالنا شروع کر دیتے ہیں۔ بعض اوقات جب ایک آدمی چلتا ہے تو اس کا سایہ اس کے وجود سے پہلے نظر آ جاتا ہے۔ عین اس پیشگوئی کے مطابق آج لوگ باہم ملا دیئے گئے ہیں۔ سفر آسان ہو گئے ہیں۔ لاکھوں لوگ ہوائی جہاز وغیرہ سواریوں کے ذریعہ دنیا کے مختلف حصوں میں آتے جاتے ہیں۔ مصنوعی سیارچوں کے ذریعہ جو مواصلاتی نظام وجود میں آیا ہے اس سے تو فون، ٹی وی اور انٹرنیٹ وغیرہ کے ذریعہ وہ باہمی رابطہ جو پہلے سالوں اور مہینوں میں ہوا کرتا تھا اب سیکنڈوں میں ہو جاتا ہے۔ میں نے سوسال پرانا سڈنی مارننگ ہیرلڈ کا پرچہ دیکھا ہے اُس میں انڈیا، برطانیہ وغیرہ میں جو واقعات چھ ماہ پہلے ہوئے اور جن کی اطلاع بحری جہازوں وغیرہ کے

باقی صفحہ 11 پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ: از رپورٹ جلسہ سالانہ سپین صفحہ 8

نائب امیر ومشنری انچارج جماعتِ احمدیہ سپین نے ''پردہ کی حکمت واہمیت'' کے موضوع پر کی۔ آپ نے قرآنِ کریم اور احادیث کی روشنی میں پردہ کی حکمت و اہمیت کو احسن انداز سے واضح کیا۔ دوسری تقریر مکرم کلیم احمد صاحب مربی سلسلہ بارسلونا نے ''آنحضرت ﷺ کا دشمنوں سے حسنِ سلوک'' کے موضوع پر کی جس میں انہوں آنحضرت ﷺ کی سیرت کے اس پہلو کو ایمان افروز واقعات کی روشنی میں نہایت خوبصورت انداز میں پیش کیا۔ تیسری تقریر مکرم فضل احمد مجوکہ صاحب مربی سلسلہ پرتگال نے ''سیرت صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام'' کے موضوع پر کی جس میں انہوں نے صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت، اطاعت اور ایثار کے پہلوں کو مختلف واقعات کی روشنی میں نہایت دلکش انداز میں پیش کیا۔ اسکے ساتھ ہی جلسہ سالانہ کے دوسرے سیشن کا اختتام ہوا۔

جلسہ لجنہ اماء اللہ

11 بجے جلسہ سالانہ کے دوسرے سیشن کے دوران لجنہ اماء اللہ کا الگ اجلاس حضرت بیگم صاحبہ مدظلھا کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوتِ قرآنِ کریم اور نظم کے بعد لجنہ اماء اللہ نے مندرجہ ذیل موضوعات پر چار تقاریر پیش کیں: 1۔ رسولِ کریم ﷺ کا اندازِ تربیت 2۔ توحیدِ الٰہی 3۔ خدمتِ دین 4۔ صحبتِ صالحین۔ جلسہ کے اختتام پر حضرت بیگم صاحبہ مدظلھا نے دعا کروائی۔

لجنہ اماء اللہ نے جلسہ سالانہ کے موقع پر صنعت ودستکاری کی نمائش بھی لگائی جس میں ممبرات لجنہ اور ناصرات نے اپنی تیار کردہ چیزیں رکھیں۔ اس کے علاوہ کھانے پینے کی مختلف چیزوں کے سٹالز بھی لگائے گئے۔

دستی بیعت

اپریل 2010ء بروز ہفتہ نمازِ ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد مسجد بشارت پیدروآباد میں مندرجہ ذیل افراد نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دستِ مبارک پر بیعت کر کے احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں شامل ہونے کی سعادت پائی۔

1۔ مکرم عمر بورگبہ صاحب (مراکش)
2۔ مکرم حسن رافال صاحب (مراکش)
3۔ مکرم عبداللہ الطنوجی صاحب (مراکش)
4۔ مکرم محمد لیاقت علی صاحب (پاکستان)
5۔ مکرم عمران علی صاحب (پاکستان)

اس مبارک موقع پر جلسہ میں شامل دیگر احمدیوں کو بھی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دستِ مبارک پر تجدید بیعت کی سعادت حاصل ہوئی۔ الحمد للہ

اختتامی سیشن

مؤرخہ 3 اپریل بروز ہفتہ 5 بجے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ سپین کے اختتامی اجلاس کے لئے جلسہ گاہ تشریف لائے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پر معارف اختتامی خطاب فرمایا جو انٹرنیٹ کے ذریعہ ایم ٹی اے پر براہِ راست نشر کیا گیا۔ (خطاب کا خلاصہ حضور انور کے دورہ کی رپورٹ میں الفضل میں شائع کیا جا رہا ہے)

خطاب کے بعد حضور ایدہ اللہ نے جلسہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد 571 بتاتے ہوئے اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ آئندہ جلسہ کی تعداد ہزاروں میں ہونی چاہیے۔ جلسہ کے اختتام پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

دعا کے بعد خدام اور اطفال نے قصیدہ ''یا عین فیض اللّٰہ والعرفان'' کے چند اشعار پڑھے۔ اس کے بعد حضورِ انور لجنہ کے جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے جہاں لجنہ اماء اللہ نے حضورِ انور کی موجودگی میں نظمیں پڑھیں۔

پریس کوریج

جلسہ سالانہ جماعتِ احمدیہ سپین کے انعقاد کی خبر اخبار Cordoba اور Alto Guadal Quivir نے تصویروں کے ساتھ شائع کی۔ ذیل میں ایک خبر کا ترجمہ پیشِ خدمت ہے۔

اخبار قرطبہ 4/اپریل 2004ء

احمدی عورت کے ساتھ اچھے سلوک کا پرچار کرتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے عالمی سربراہ مرزا مسرور احمد کی جلسہ میں شمولیت ممبران کی تعداد 170 مما لک میں 150 ملین سے زائد ہوگئی

مختلف مما لک کے تقریباً 570 افراد پیدروآباد کی مسجد بشارت میں جمعہ اور ہفتہ کے روز جماعتِ احمدیہ مسلمہ سپین کے پچیسویں سالانہ جلسہ کے لئے اکٹھے ہوئے۔ یہ جلسہ جماعتِ احمدیہ جو کہ مذہبی جماعت ہے کے عالمی سربراہ اور پانچویں خلیفہ مرزا مسرور احمد (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کی صدارت میں ہوا جنہوں نے کئی خطابات ارشاد فرمائے جو کہ ٹیلی ویژن کے ذریعہ 170 مما لک میں 150 ملین سے زائد افرادِ جماعت تک براہ راست پہنچائے گئے۔ حضرت مرزا (صاحب) نے موجودہ دور کے بہت سے امور مثلاً عورت کے ساتھ کس طرح کا برتاؤ کیا جائے، معاشرہ کا بہترین فرد بننے کے لئے کیا کرنا چاہیے وغیرہ جن کا ذکر قرآن جو کہ مسلمانوں کی مقدس کتاب ہے میں آیا ہے اردو زبان میں بیان فرمائے۔ آپ کے خطابات کا رواں ترجمہ سپینش، عربی اور بنگالی زبان میں کیا گیا۔

احمدیوں کے پانچویں خلیفہ نے سیاسی اور دنیاوی امور کو چھوڑتے ہوئے روحانی امور بھی بیان فرمائے۔ احمدیوں کے سربراہ نے اپنی جماعت کے دو افراد پاکستان میں جو کہ ان کا اصلی ملک ہے اور جہاں جماعتِ احمدیہ پر حکومت کی طرف سے ظلم کیا جاتا ہے قتل کر دیئے گئے ہیں کے لئے دعا بھی کی۔ 1984ء سے اب تک 107 افراد قتل کیے جا چکے ہیں اور 719 گرفتار۔ حاضرین میں مختلف صوبوں سے نمائندگان تھے۔ خلیفہ اب دوسری مرتبہ پیدروآباد تشریف لائے ہیں جبکہ پہلی مرتبہ 2005ء میں آئے تھے۔

کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ: عبدالحفیظ کھوکھر۔ ترسیل: قاضی نجیب الدین احمد